خوش خبری کیا ہے؟

اہم سوالات

آر۔ سی۔ سپرول

خوشخبری کیا ہے؟

اہم سوالات

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول

UCRT
URDU CENTER FOR
REFORMED THEOLOGY
اُردُو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

جُملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

Originally published in English under the title:
What is the Gospel?
© 2020 by R.C. Sproul

Published by Ligonier Ministries
421 Ligonier Court, Sanford, FL 32771, U.S.A.
Ligonier.org
Translated by permission. All rights reserved.

نام کتاب: خوش خبری کیا ہے؟

مصنف: آر۔ سی۔ سپرول

مترجم: شہباز صادِق اور روبن جون

نظرِ ثانی: ڈاکٹر ایلیاہ میسیؔ

اِشاعت: ۲۰۲۶ء

ناشرین: اُردُو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org

اِس کتاب کا ترجمہ اور اِشاعت "لیگنئیر منسٹریز" (Ligonier Ministries) اَمریکہ کی اِجازت سے کیا گیا ہے۔ آپ اِس کتاب کو ہماری ویب سائٹ اُردُو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org سے مفت حاصل کر سکتے ہیں، مگر یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں۔

فہرستِ مضامین

۱۔ خدا کی خوش خبری ۱

۲۔ نجات دینے کی قدرت ۸

۳۔ مسیح واحد نجات دِہندہ ۱۷

۴۔ یسوع مسیح، مجسم خدا ۲۵

۵۔ کامِل قُربانی ۳۴

۶۔ قیامت اور راست باز ٹھہرایا جانا ۴۴

۷۔ منسوبی اور محسوبی راست بازی ۵۴

۸۔ مسیح کی راست بازی ۶۲

۹۔ زندگی تبدیل کرنے والی خوش خبری ۶۹

۱۰۔ نجات بخش اِیمان ۷۵

۱۱۔ مسیح اور عقیدہ ۸۳

۱۲۔ خوش خبری کی منادی ۹۱

پہلا باب

خدا کی خوش خبری

خوش خبری کیا ہے ؟ شاید ہمارے لئے اِس سوال کا جواب دینا سب سے زیادہ اہم ہے، کیوں کہ جو جواب ہم دیں گے وہ ہماری اَبدی منزل کا تعین کر سکتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کل اپنے آپ کو بشارتی مسیحی کہنے والوں میں خوش خبری کی حقیقت کے بارے میں گہری لاعلمی پائی جاتی ہے۔ خوش خبری کا اَصل مضمون کیا ہے ؟ خوش خبری کیا ہے، یہ خوش خبری کیوں ہے اور مسیح یسوع کی خوش خبری پر اِیمان لانے کا کیا مطلب ہے ؟ ہمیں نہ صرف خوش خبری کے ماخذ کو بلکہ خوش خبری کے مفہوم کو بھی سمجھنا چاہئے۔ یہ ایک نہایت ضروری اَمر ہے کہ ہم مسیحی خوش خبری کو دُرُست طور پر سمجھیں۔ کیوں کہ اگر ہم اِنجیل کو ہی صحیح معنوں میں نہ سمجھیں، تو اپنے اِیمان کی گہرائیوں کو بھی دُرُستی کے ساتھ نہیں سمجھ سکیں گے۔

خوش خبری ہمیں بتاتی ہے کہ ہم اپنے گُناہوں سے کیسے نجات پا سکتے ہیں ؟ اگر ہم اِسے غلط سمجھتے ہیں تو ملعون قرار دیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ پولُس رسول گلتیوں ۱: ۶-۹، میں لکھتا ہے، لیکن اگر ہم اِسے دُرُست طور پر سمجھتے ہیں تو ہمیں اُمید ملتی ہے۔ اِس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کلامِ مُقدّس کا بارِیک بینی سے مطالعہ کریں تاکہ واضح طور پر بیان کر سکیں کہ خدا ہمیں نجات کا کیا طریقہ بتاتا ہے۔

اِسی مقصد کے تحت فروری ۱۹۹۸ء کو واشنگٹن ڈی سی میں بشارتی مسیحی راہ نُماؤں کا ایک اِجلاس منعقد ہوا۔ اِس اِجلاس کے شُرکا اِس بات پر متفق تھے کہ بشارتی دُنیا میں کچھ سنگین

مسائل موجود ہیں جو اُس اِتحاد کے ٹوٹنے کی علامت ہیں جو سولھویں صدی میں پروٹسٹنٹ اِصلاحِ کلیسیا کے دَور سے قائم ہوا تھا، ایسا اتحاد جو تقریباً ۴۵۰ سالوں تک مضبوط رہا۔ اگرچہ بشارتی کلیسیاؤں میں کئی نکات پر اِلٰہیاتی اِختلافات رہے ہیں، لیکن وہ ہمیشہ "فقط ایمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جانے" کے عقیدے پر متفق رہے، جسے تارِیخی طور پر بشارتی مسیحیوں نے نئے عہد نامے کی خوش خبری کا بنیادی نکتہ سمجھا تھا۔

اِسی دوران، اِقرارالایمان کے حامی بشارتی مسیحیوں کا اِجلاس فلدیفیہ میں منعقد ہوا، جس میں دَورِ حاضر کے سب سے اہم اِلٰہیاتی مسئلے پر غور کیا گیا۔ اِس گروہ نے اِس بات پر اِتفاق کیا کہ سب سے اہم اِلٰہیاتی مسئلہ خود خوش خبری ہے۔

فلدیفیہ اور واشنگٹن ڈی سی کے اِجلاسوں کے نتیجے میں ایک متحدہ اِیمان کے اِقرار کا مسوّدَہ تیار کیا گیا تاکہ بشارتی مسیحیوں کے درمیان، خاص طور پر توثیق یعنی راست باز ٹھہرائے جانے کی سمجھ بوجھ میں، اِس اِتحاد کو بحال کیا جا سکے۔

یہ دستاویز "یسوع مسیح کی خوش خبری: ایک بشارتی تقریب" کے نام سے جانی جاتی ہے، اور اِسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ اُن اہم نکات کا خلاصہ ہے جن کی توثیق کی گئی۔ اِس میں عام لوگوں کی زُبان میں خوش خبری کی وضاحت کی گئی ہے، اور مشکل اِلٰہیاتی اِصطلاحات سے گریز کیا گیا ہے۔ دُوسرا حصہ زیادہ دقیق اِلٰہیاتی زبان میں بیان کیا گیا ہے، جس میں توثیق اور تردِید کی طرز اِختیار کی گئی ہے۔ یہ کتاب خوش خبری کے پیغام کو واضح طور پر بیان

کرنے کے لئے توثیق اور تردِید کا جائزہ پیش کرے گی۔[1] اب ہم اِس پس منظر کے ساتھ بیان کی طرف توجہ دیں گے۔

توثیق ۱ بیان کرتی ہے: ”ہم اِس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ کلیسیا کے سپرد کی گئی خوش خبری، سب سے پہلے، خُدا کی خوش خبری ہے“ (مرقس ۱: ۱۴؛ رومیوں ۱: ۱)۔ خدا اِس کا مصنف ہے اور وہ اِسے اپنے کلام میں اور اپنے کلام کے وسیلے سے ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ اِس کا اِختیار اور سچائی صرف اُسی پر منحصر ہے۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

”ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ خوش خبری کی سچائی یا اِختیار کسی اِنسانی بصیرت یا اِیجاد سے ماخوذ ہے (گلتیوں ۱: ۱-۱۱)۔ ہم یہ بھی اِنکار کرتے ہیں کہ خوش خبری کی سچائی یا اِختیار کسی خاص کلیسیا یا اِنسانی اِدارے کے اِختیار پر منحصر ہے“۔

یہ پہلا بیان اِس بات کی توثیق کرتا ہے کہ خدا اِس خوش خبری کا مالک اور خالق ہے۔ پولُس رسول رومیوں کی کلیسیا کے نام اپنے خط میں فرماتا ہے: ”پولس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ ہے اور رسُول ہونے کے لئے بُلایا گیا ہے اور خدا کی اُس خوش خبری کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جس کا اُس نے پیشتر سے اپنے نبیوں کی معرفت کِتاب مُقدّس میں، اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نسبت وعدہ کیا تھا“ (رومیوں ۱: ۱-۲)۔ پولُس یہاں ”خدا کی خوش خبری“ کا لفظ اِستعمال کرتا ہے۔ جب وہ ”خدا کی خوش خبری“ کہتا ہے، تو وہ ہمیں بتاتا ہے کہ خوش خبری صرف

[1] The full statement can be found at https://www.ligonier.org/learn/articles/gospel-jesus-christ-evangelical-celebration.

خدا کے بارے میں محض ایک پیغام نہیں ، حالانکہ یہ یقیناً وہ بھی ہے ، بلکہ یونانی متن میں یہاں "کی" کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ خوش خبری خدا کی ملکیت ہے۔ یہ اُس کا اِعلان ہے ، اُس کا پیغام ہے ، وہی خوش خبری کا بانی اور مصنف ہے۔

ہم "مصنف " اور "اِختیار" کے اَلفاظ کے درمیان ایک قریبی تعلق بھی دیکھتے ہیں۔ خدا ہی وہ ہستی ہے جس نے سب سے پہلے خوش خبری کا اِعلان کیا۔ وہی اِس کا اصل مصنف ہے ، اور چُوں کہ وہی اِس کا مالک اور مصنف ہے ، اِس لئے خوش خبری کا مستقل اِختیار بھی اُسی کی طرف سے ہے۔ چناں چہ جو پیغام ہم مسیحی ہونے کے ناطے سُناتے ہیں، جسے ہم خوش خبری کہتے ہیں، وہ کوئی ایسا تصوُّر نہیں جو کسی مذہبی اُستاد نے پُرانے وقتوں میں خود سے گھڑ لیا ہو۔ حتیٰ کہ پُرانے عہد نامے میں بھی ہمیں خوش خبری کے اِشارے ملتے ہیں، اور یقیناً نئے عہد نامے کی کلیسیا نے بھی یہ پیغام براہِ راست مسیح اور اُس کے رسُولوں سے حاصل کیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ خوش خبری کا پہلا عظیم رسُول خود مسیح ہے، لیکن جب مسیح نے بھی خوش خبری سُنائی، تو وہ باپ کی مرضی کو پُورا کر رہا تھا۔ باپ ہی تھا جس نے بیٹے کو بھیجا تا کہ وہ یہ اِعلان کرے۔ باپ ہی تھا جس نے بیٹے کو اِختیار دیا کہ وہ اپنے زمانے کے لوگوں سے یہ بات کہے (یوحنا۵: ۱۹، ۳۰)۔

سولہویں صدی میں جب اِصلاحِ کلیسیا کا آغاز ہوا، تو اُس وقت کا ایک مرکزی مسئلہ ہمارے راست باز ٹھہرائے جانے سے متعلق تھا۔ مُصلحین نے " صرف اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جانے" (Sola fide) کے عقیدے کا دِفاع کیا، جس کا مطلب ہے کہ ہم صرف اِیمان کے ذریعہ سے ، بغیر کسی اَعمال کے ، خدا کے حضُور راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں ۔ اور یہی اِصلاح مذہب کا مرکزی عقیدہ کہلایا۔ ہمارے راست باز ٹھہرائے جانے کے مسئلے کو

خوش خبری میں مرکزی حیثیت حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ اِس عقیدے کی اہمیت کی بنا پر اِصلاحی مسیحی بعد میں بشارتی مسیحی کہلانے لگے۔

لفظ "اِیونجیلیکل" یونانی لفظ "یُواین گیلی آن" (euangelion) سے نکلا ہے، جو نئے عہد نامے میں "خوش خبری" کے لئے اِستعمال ہوتا ہے۔ پروٹسٹنٹ مُصلحین کو "اِیونجیلیکلز" کہا جاتا تھا، کیوں کہ اُن کا اِیمان تھا کہ راست بازی کے عقیدے پر جاری تنازعے میں اصل اور مرکزی مسئلہ خود خوش خبری کے مواد کا تھا لیکن اِس سارے تنازعے کے پیچھے ایک بڑا مسئلہ اِختیار کا تھا۔

لُوتھر نے کس بنیاد پر اپنی مادرِ کلیسیا (کیتھولک کلیسیا) کی تعلیمات سے اِختلاف کرنے کی جرات کی؟ لُوتھر کو عوامی طور پر یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اُس کے خیال میں پوپ اور کلیسیائی مجالس غلطی کر سکتی ہیں۔ اُس نے کہا کہ وہ راست بازی کے متعلق اپنا موقف بدلنے کے لئے تیار ہے، اگر اُسے یہ ثابت کر دیا جائے کہ اُس کی تعلیم بائبل کے مطابق نہیں۔ لُوتھر کے نزدیک آخری اِختیار صرف اور صرف کلامِ مُقدّس تھا۔ فیصلہ کُن لمحہ ۱۵۲۱ء میں "ڈائٹ آف ورمز" میں آیا، جب لُوتھر پر مقدّمہ چلایا گیا اور اُسے اپنی تعلیم سے دست بردار ہونے کو کہا گیا۔ تو اُس نے مشہور جواب دیا: "جب تک مجھے بائبل اور واضح دلیل سے قائل نہ کیا جائے، نہ کہ پوپ اور مجالس کے کہنے پر جو اکثر ایک دُوسرے سے متصادم ہوتے ہیں، میرا ضمیر خدا کے کلام کا اسیر ہے۔ اور ضمیر کے خلاف جانا نہ تو دُرُست ہے اور نہ ہی محفوظ۔ مَیں دست بردار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہوں گا"
۔

اِس بیان میں، اِصلاح کلیسیا کی بنیادی وجہ عوامی طور پر بیان ہوئی: صرف کلامِ مُقدّس ہی اِیمان داروں کے ضمیر پر حتمی اِختیار رکھتا ہے۔ اِیمان داروں کے ضمیر پر اِختیار کے بارے میں ، رومن کیتھولک کلیسیا یہ دلیل دیتی تھی کہ کلامِ مُقدّس کے اِختیار کا اِنحصار کلیسیا پر ہے اور یہی کلیسیا ہے جو کلامِ مُقدّس کے اِبتدائی اِختیار کا اِعلان کرتی ہے۔

یاد رکھیں کہ پہلا اِقرار یہ کہتا ہے کہ خدا ہی خوش خبری کا مصنف ہے اور وہ اِسے اپنے کلام کے وسیلے سے ہم پر ظاہر کرتا ہے۔اور خوش خبری کی سچائی اور اِختیار کا اِنحصار صرف اور صرف خدا پر ہے۔ صرف خدا کا کلام ہی وہ واحد اور مطلق اِختیار رکھتا ہے جو ہمارے ضمیر کو باندھ سکتا ہے۔اِسی طرح تردِید یہ بیان کرتی ہے: ”ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ خوش خبری کی سچائی یا اِختیار کسی اِنسانی فہم اور اِیجاد سے حاصل ہوتا ہے۔ ہم اِس بات کی بھی تردِید کرتے ہیں کہ خوش خبری کی سچائی یا اِختیار کسی خاص کلیسیا یا کسی اِنسانی اِدارے کے اِختیار پر قائم ہے۔ خوش خبری کا اِختیار صرف اور صرف خدا پر ہے۔

جب ہم خوش خبری کا اِعلان اور مُنادی کرتے ہیں تو ہم خدا کے اِختیار کے تحت یہ کام کرتے ہیں۔اِنسان ہونے کے ناطے ہم کسی کو اپنے ذاتی اِختیار کی بنیاد پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ یسوع مسیح کو اپنا نجات دِہندہ قبول کرے، بلکہ جب ہم خوش خبری سُناتے ہیں تو ہم صرف پیغام رساں ہوتے ہیں جو ایک ایسا پیغام پہنچا رہے ہیں جس کا ماخذ خود خدا ہے۔ یہی بات پولُس رسول اپنے رومیوں کے نام خط کے آغاز میں کہتا ہے۔اِس سے پہلے کہ وہ خوش خبری کے مضمون کو کھولے، وہ اپنے آپ کو ایک رسُول کے طور پر بیان کرتا ہے، ایسا شخص جو خدا کی طرف سے بُلایا گیا اور اُس کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، مگر جو ایک ایسا پیغام پہنچا رہا ہے جو اُس (پولُس) کی اپنی

اِیجاد نہیں ہے۔ پوُلس کا رسُولی اِختیار اُس پیغام کا حتمی اِختیار نہیں ہے۔ خدا اِس کا اِعلان کرتا ہے ۔ خدا خود اُس کا مالک ہے اور خدا ہی اُسے اِختیار بخشتا ہے۔

دُوسرا باب

نجات دینے کی قدرت

"یسوع مسیح کی خوش خبری: ایک بشارتی تقریب" کے مضامین ۲ اور ۳ کی توثیق نئے عہد نامہ کی سچائی میں پیوست اور قائم ہے۔ مضمون ۲ اِس ضرورت پر زور دیتا ہے کہ ہم اپنی رُوحانی زِندگی میں موثر قوت حاصل کرنے کے لئے خدا اور اُس کی خوش خبری کی طرف رُجوع کریں۔

شق ۳ ہمیں شاید یہ سوچنے اور ٹھہرنے پر مجبور کرے کہ اُس کے اِقرار میں ہم "خوش خبری" کہاں پاسکتے ہیں۔

توثیق ۲ یوں بیان کرتی ہے:

ہم اِقرار کرتے ہیں کہ خوش خبری خدا کی نجات بخش قدرت ہے، کیوں کہ یہ ہر ایک اِیمان لانے والے کے لئے بِلااِمتیاز نجات کا باعث بنتی ہے (رومیوں ۱: ۱۶)۔ خوش خبری کی یہ تاثیر خدا کی اپنی قدرت سے ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱:۱۸)۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ خوش خبری کی قدرت واعِظ کی فصاحت، مبشر کی تکنیک / مہارت، یا عقلی دلائل کی قائل کرنے والی صلاحیت پر قائم ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱: ۲۱؛ ۲: ۱۔۵)۔

پولُس رسول لکھتا ہے ''مَیں یُونانیوں اور غیر یُونانیوں، داناؤں اور نادانوں کا قرض دار ہوں۔ پس مَیں تم کو بھی جو رومہ میں ہو خوش خبری سُنانے کو حتیٰ المقدُور تیار ہوں کیوں کہ مَیں اِنجیل سے شرماتا نہیں۔ اِس لئے کہ وہ ہر ایک اِیمان لانے والے کے واسطے پہلے یہودی پھر یُونانی کے واسطے نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے'' (رومیوں ۱:۱۴-۱۶)۔ یہاں پولُس رسول اِس خوش خبری کے مطلب اور مضمون کو بیان کر رہا ہے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ یہ نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے۔

یہ بیان تارِیخی بشارتی مسیحیت کے لئے اِتنا واضح ہے کہ ہم حیران ہوتے ہیں کہ آج کے دَور میں اِس قسم کی توثیق کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کیوں اِس واضح حقیقت کی طرف توجہ دِلائی جائے کہ خوش خبری ہی نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے؟ پس یہ بھی کیوں ضروری ہے کہ ہمارے بیان میں موجود تردِید اُن تصوُّرات کی نفی کرے کہ خدا کی نجات بخش قدرت بشارت کے طریقہ کار، واعِظ کی فصاحت پر یا عقلی دَلائل کی چالاکی پر موقوف ہے؟ میرے نزدیک موجودہ دَور میں اِس قسم کے بیان کی ضرورت اِس لئے ہے کہ ہم خدا کے کلام کی بجائے مارکیٹنگ کی مہارتیں سیکھنے میں ماہر ہو گئے ہیں۔ اور اکثر ہم اُن منصوبہ جات پر بھروسا رکھتے ہیں جن کے بارے میں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نجات کی حالت میں لانے کا کام دیں گے۔ ہم یہ سوچنے لگتے ہیں کہ لوگوں کی زندگیوں کو بدلنے کی قدرت ہمارے پروگراموں میں یا ہمارے طریقہ کار میں پائی جاتی ہے اور بعض اوقات ہم اپنی مہارتوں یا صلاحیتوں سے اِس قدر سرشار ہو جاتے ہیں کہ خوش خبری کی واضح اور بے باک پیش کش کے منفی اَثر سے خوف کھانے لگتے ہیں۔

لُوتھر نے خبردار کیا کہ جب بھی خوش خبری کو دلیری اور وضاحت کے ساتھ سُنایا جائے، تو اُس کا نتیجہ تنازعے کی صُورت میں نکلے گا۔ یہ وہی تصادم ہے جس سے بہت سے لوگ بے حد شدت کے ساتھ بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات، ہم خوش خبری کے پیغام کو دُھندلا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کیوں کہ ہمیں ڈر ہوتا ہے کہ اُس کی قدرت ہماری کلیسیا میں تنازع پیدا کر کے ہماری جماعت پر منفی اَثر ڈالے گی۔ ہم ہر چیز پر توجہ دیتے ہیں مگر اِنجیل کو بھول جاتے ہیں، حالانکہ یہی خوش خبری ہے جسے خدا نے اپنی اور رُوحُ القدس کی قدرت عطا کی ہے۔

جب پولُس رسول کہتا ہے کہ اِنجیل نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے، تو وہ یہ کہہ رہا ہے کہ اِس پیغام میں خدا نے اِنسانوں کی نجات کے لئے آسمان کے وسائل سونپے ہیں۔ یہ خدا ہی ہے جو اپنی اِنجیل کو قدرت بخشتا ہے۔ یہ خوش خبری ہی ہے جس کے ساتھ روحُ القدس رفاقت کرتا ہے اور جسے وہ دُنیا کو گناہ اور راست بازی کے بارے میں قائل کرنے اور لوگوں کو اِیمان لانے اور اَبدی زندگی کے لئے زندہ کرنے کے وسیلے کے طور پر اِستعمال کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ اگر ہم اُس قدرت کو ختم کر دیں اور کسی دُوسری اِنسانی طاقت کو اُس کی جگہ لانے کی کوشش کریں، تو ہم کلیسیا کے مقصد سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ہمیں بار بار یہ یاد دِلایا جانا چاہیے کہ اگر ہم اپنی کلیسیاؤں میں خدا اور رُوح القدس کی قوی موجودگی دیکھنا چاہتے ہیں، تو ہمیں یہ یاد رکھنا ہو گا کہ یہ قدرت خوش خبری کی مُنادی کے ذریعے سے ظاہر ہوتی ہے۔ ہاں، وہاں پر کشمکش ہو گی۔ ہاں، کچھ لوگ ناراض ہوں گے۔ لیکن یہ وہ

قیمت ہے جو وفاداری کے لئے اور خدا کی قدرت کے ذریعے لوگوں کو نجات کی طرف لانے کے لئے ادا کرنی پڑتی ہے۔

تردِید، اِس بات کو بیان کرتی ہے کہ خوش خبری کا اِنحصار واعِظ کی فصاحت پر نہیں ہے ۔ فصاحت میں کوئی گُناہ نہیں اور واعِظین کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کی کوشش میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سیمنری کورسز واعِظین کو موثرٔ عوامی گفتگو کے طریقوں کو بہتر بنانے اور اپنے وعظ کے مواد کو بہتر طور پر ترتیب دینا سکھاتے ہیں۔ لیکن ہم خوش خبری کی اَثر انگیزی کی قدرت کے لئے اُن ظاہری اُمُور اور فصاحت پر بھروسا نہیں کرتے۔ پولُس رسول لکھتے ہیں: "کیوں کہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک تو بیوقوفی ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے ۔ کیوں کہ لکھا ہے کہ مَیں حکیموں کی حکمت کو نیست اور عقل مندوں کی عقل کو ردّ کروں گا۔ کہاں کا حکیم ؟ کہاں کا فقیہ ؟ کہاں کا اِس جہان کا بحث کرنے والا ؟ کیا خدا نے دُنیا کی حکمت کو بے وقوفی نہیں ٹھہرایا؟ اِس لئے کہ جب خدا کی حکمت کے مطابق دُنیا نے اپنی حِکمت سے خدا کو نہ جانا تو خدا کو یہ پسند آیا کہ اِس مُنادی کی بیوقوفی کے وسیلے سے اِیمان لانے والوں کو نجات دے (۱۔ کرنتھیوں ۱:۱۸۔ ۲۱)۔

اور پھر بعد میں: "اور اَے بھائیو! جب مَیں تمہارے پاس آیا اور تم میں خدا کے بھید کی مُنادی کرنے لگا تو اعلیٰ درجے کی تقریر یا حِکمت کے ساتھ نہیں آیا۔ کیوں کہ مَیں نے یہ اِرادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیحِ مصلُوب کے سِوا اور کچھ نہ جانوں گا۔ اور مَیں کمزوری اور خوف اور بہت تھرتھرانے کی حالت میں تمہارے پاس رہا۔ اور میری تقریر اور میری مُنادی میں حِکمت کی لُبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ رُوح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔

تاکہ تمہارا اِیمان اِنسان کی حِکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقُوف ہو "(۱۔ کرنتھیوں ۲: ۱۔۵)۔

پولُس رسول اِس بات کا اِشارہ دیتا ہے کہ شاید اُس کی گفتگو میں کسی قسم کا نقص تھا، لیکن اگر اُس کے خطوط کو دیکھا جائے تو کوئی بھی پولُس رسول پر یہ اِلزام نہیں لگا سکتا کہ وہ غیر فصیح تھا۔ کم از کم اپنی تحریروں میں تو پولُس رسول یقینی طور پر نہایت فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ پولُس غیر معمولی حِکمت کا اِظہار کرتا ہے اور اُس کی ذہانت اور اُس کے عقلی دلائل کی قوت نہایت موثر اور قائل کرنے والی ہے۔ لیکن پولُس رسول نے اِنسانی صلاحیتوں پر بھروسا نہیں کیا۔ وہ اِس بات پر پوری طرح سے قائل تھا کہ قدرت اُس کی مہارت یا اُس کے طریقہ کار میں نہیں، بلکہ خدا میں ہے۔ اور وہ چیزیں جو خدا کی نظر میں حِکمت سمجھی جاتی ہیں، دُنیا اکثر اُنہیں حماقت سمجھتی ہے۔ لہٰذا، یہاں پھر جو چیز ردّ کی جا رہی ہے وہ فصاحت، بشارتی طریقے، یا عقلی دلائل کی اہمیت نہیں بلکہ اِن چیزوں کی نجات دینے کی صلاحیت کا اِنکار ہے۔

مضمون ۳ میں ہماری توجہ اِنسانی حالت کی گُناہ آلودہ کیفیت کی طرف مبذول ہوتی ہے

۔

توثیق یہ بیان کرتی ہے:

ہم اِس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ خوش خبری، عالم گیر اِنسانی حالت کی تشخیص اِس طور پر کرتی ہے کہ یہ خدا کے خلاف گُناہ آلود بغاوت میں مبتلا ہے، جو کہ اگر تبدیل نہ ہوئی تو ہر شخص کو خدا کی طرف سے سزا کے تحت اَبدی ہلاکت کی طرف جائے گا۔

اور اِس کے بالمقابل تردِیدیوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِنسانی فطرت کے گراوٹ میں ہونے کے کسی بھی اِنکار کو یا اِنسانی نسل کی فطری نیکی یا اُلوہیت کے کسی بھی دعوے کو ردّ کرتے ہیں۔

اِنجیل خوش خبری ہے۔ یہ مسیح کی ذات اور اُس کے کاموں کا خلاصہ بیان کرتی اور ہمیں بتاتی ہے کہ ہم کس طرح اُس کام کے فوائد حاصل کر سکتے ہیں جو مسیح نے ہمارے لئے کئے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ خدا کے حضور گناہ آلود بغاوت کی عالم گیر اِنسانی حالت کا اِعلان خوش خبری کا حصہ ہو اور یہ دستاویز ایسے بیان کو کیوں شامل کرے گی؟ اِس سوال کا جواب دینے کے لئے ہم ایک بار پھر پولُس رسول کی طرف رُجوع کر سکتے ہیں۔

رومیوں کے پہلے باب میں پولُس رسول اِنجیل کا تعارف کراتا ہے، وہ وضاحت کرتا ہے کہ اِنجیل نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے، اور اِس خوش خبری کے اِنکشاف کے بارے میں بات کرتا ہے۔ بعد میں وہ خوش خبری کے مواد کی وضاحت کرتا ہے۔ لیکن اِس سے پہلے کہ وہ اِس نکتے پر پہنچے، ایسا لگتا ہے کہ وہ اِنسانی حالت کی گراوٹ کے بارے میں بحث میں اُلجھ جاتا ہے ۔ پولُس رسول لکھتا ہے "کیوں کہ خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دِینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں" (رومیوں ۱:۱۸)۔

رومیوں ۱ تا ۳ ابواب میں پولُس رسول اِنجیل کی ضرورت کے لئے بنیاد رکھتا ہے ۔ اِنجیل اُس بیماری کا علاج ہے جس نے ہمیں ایسی تباہی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ جس طرح سے کوئی بھی ڈاکٹر بیماری کو ختم کرنے سے پہلے اپنے مریض کا معائنہ کرتا اور تشخیص کرتا ہے، اُسی طرح اِنجیل کو بطور خوش خبری سُننے کے لئے ضروری پیشگی شرط یہ ہے کہ وہ بُری خبر کو سمجھے ، اور یہ سمجھے کہ ہمیں اصل میں خوش خبری کی ضرورت کیوں ہے۔

تاریخی طور پر، پروٹسٹنٹ پاسبانوں اور اَساتذہ نے کلیسیا کے لوگوں کے لئے خدا کی شریعت کی نشان دِہی اور وضاحت کر کے یہ سمجھانے میں مدد دی ہے کہ ہمیں اِنجیل کی ضرورت کیوں ہے۔ جب تک لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ شریعت کیا ہے، اور یہ کہ ہم نے اِس شریعت کو توڑا ہے، اور اِس لئے ہم خدا کی عدالت میں جواب دہ ہیں، تب تک اِنجیل کی خوش خبری میں کوئی حقیقی خوشی نہیں ہے۔ آج بہت سے لوگ اِنجیل سُنتے ہیں اور کہتے ہیں "اِس میں کیا خاص بات ہے" کیوں کہ وہ بطور باغی، خدا کے سامنے اپنی اُس خطرناک حالت سے بے خبر ہیں۔

خوش خبری کا مرکزی پیغام مصالحت ہے اور مصالحت کی پہلی لازمی شرط اجنبیت ہے۔ آج لوگ انجیل کے متعلق جوش و جذبہ اِس لئے نہیں رکھتے کیوں کہ وہ یہ نہیں مانتے کہ اُن کے اور خدا کے درمیان کوئی حقیقی اجنبیت ہے۔ لیکن کلام مُقدّس میں، خاص طور پر پولُس رسول رومیوں کے نام خط کے دُوسرے اور تیسرے ابواب میں، یہ سکھاتا ہے کہ سب نے خُدا کے خلاف بغاوت کی ہے۔ سب نے اُس کی سچائی کو مسخ کیا ہے۔ خدا کی مخلوق میں باغی ہونے کے ناطے، ہم اُس خدا کی تعظیم اور شکر گزاری کرنے سے اِنکار کرتے ہیں (رومیوں ۱:۲۱)۔ یہ بات ہر شخص پر صادِق آتی ہے۔ پوری دُنیا خدا کی عدالت کے سامنے مجرم ٹھہرتی ہے۔ "کوئی راست باز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ اِس لئے کہ سب نے گُناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" (رومیوں ۳:۱۰۔۱۲، ۲۳)۔ جب تک ہم یہ حقیقت نہیں سمجھتے، ہم اِنجیل کی اہمیت کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے۔

صرف اِیمان سے راست باز ٹھہرنا کیوں اِتنا اہم ہے؟ کیوں کہ خدا عادِل ہے اور ہم نہیں۔ آسمان و زمین پر حکومت کرنے والا خدا پاک اور راست باز خدا ہے جو اپنی کامل عدالت

کے مطابق ہمارا اِنصاف کرے گا اور ہم عادِل نہیں ہیں۔ اگر خدا ہمارا اِنصاف اپنے منصفانہ معیار کے مطابق کرے، تو ہم سب ہمیشہ اُس کی سزا کے ماتحت رہیں گے۔ جب تک ہم یہ باتیں نہ سمجھیں راست بازی کا عقیدہ غیر اہم لگتا ہے۔ لیکن اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ خدا عادِل ہے اور ہم عادِل نہیں ہیں، تو یہ سوال کہ ایک ایسا شخص جو عادِل نہیں ہے کس طرح ایک پاک اور عادِل خدا کے حضور راست باز ٹھہر سکتا ہے، ہماری زندگی کا سب سے اہم سوال بن جاتا ہے (رومیوں ۳:۲۱۔۲۸)۔ چناں چہ، مضمون ۳ کی تردِید میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم اِنسانی فطرت کی گراوٹ کے اِنکار یا اِنسانی نسل کی موجودہ نیکی یا اُلوہیت کے کسی بھی دعوے کو ردّ کرتے ہیں۔

لگونئیر اسٹیٹ آف تھیولوجی سروے (Ligonier State of Theology survey) میں شامل پچپن فیصد ایسے اَفراد جو خود کو اِنجیل کے مطابق چلنے والا مسیحی سمجھتے ہیں، اِس بیان سے متفق پائے گئے کہ "اگرچہ ہر کوئی تھوڑا بہت گُناہ کرتا ہے، لیکن زیادہ تر لوگ فطرتاً اچھے ہیں"۔ یہ نظریہ حقیقی گُناہ کی حقیقت اور ہمارے نجات دِہندہ کی ضرورت کا اِنکار کرتا ہے، اور یہ بہت خوف ناک بات ہے۔ جو کوئی بھی اِس پر یقین رکھتا ہے وہ ریت کے گھر پر بھروسا کر رہا ہے اور خدا کے اِنصاف کی عدالت کے سامنے ناکام ہونے کے شدید خطرے میں ہے۔ بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ ہم گُناہ میں پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے مُنصفانہ فیصلے کے ماتحت ہیں (اِفسیوں ۲:۱۔۳)۔ ہم اپنی ذات میں کوئی اچھائی نہیں رکھتے اِس لئے ہم خود کو بچا نہیں سکتے۔ ہمیں ایک نجات دِہندہ کی ضرورت ہے۔ اپنے گُناہ کی وجہ سے ہمیں خوش خبری کی ضرورت ہے۔

تیسرا باب

مسیح، واحد نجات دِہندہ

ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ اَمریکی عوام کی طرف سے کسی اَور توثیق کو اِتنی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا جتنا کہ توثیق ۴ کو ہو گا۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بالکل غیر اَمریکی ہے۔ کسی ایک مذہب کے اِنفرادیت کے دعوے سے تکثریت اور نسبیت کی جڑیں کٹتی ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ اِس سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کیا یقین رکھتے ہیں، بس یہ ضروری ہے کہ آپ مخلص ہوں اور یہ کہ تمام راستے آسمان کی طرف راہ نُمائی کرتے ہیں۔ کیا خدا اِس قدر محدُود ہے کہ وہ ایک ہی راستے کی سخت پیروی کا مطالبہ کرتا ہے؟ لیکن ظاہر ہے کہ ہماری اِس دستاویز کو مرتب کرنے والے کتاب مُقدّس کی شفاف تعلیم کے پابند ہیں۔

توثیق ۴ بیان کرتی ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نجات کا واحد راستہ، خدا اور اِنسانوں کے بیچ واحد درمیانی ہے (یوحنا ۱۴: ۶؛ ۱ تیمتھیس ۲: ۵)۔

اور اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ کوئی بھی شخص یسوع مسیح اور اُس کی خوش خبری کے علاوہ کسی اَور طریقے سے نجات پا سکتا ہے۔ بائبل اِس بات کی کوئی اُمید پیش نہیں کرتی کہ دِیگر مذاہب کے مخلص عبادت گُزار، یسوع مسیح پر ذاتی طور پر اِیمان لائے بغیر نجات پائیں گے۔

یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا: ”راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا“(یوحنا۱۴: ۶)۔ پولُس رسول نے لکھا کہ مسیح یسوع خدا اور اِنسانوں کے بیچ واحد درمیانی ہے: ”کیوں کہ خدا ایک ہے اور خدا اور اِنسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو اِنسان ہے۔ جس نے اپنے آپ کو سب کے فدیہ میں دیا کہ مُناسب وقتوں پر اِس کی گواہی دی جائے“(۱ تیمتھیس ۲: ۵۔۶)۔

ایک ثالث وہ ہوتا ہے جو دو فریقوں کے درمیان کھڑا ہوتا ہے، عام طور پر اِس لئے کہ وہ ایک دُوسرے سے دُور ہو چکے ہوتے ہیں یا کسی قسم کے تنازع میں ملوث ہوتے ہیں۔ بائبلی تارِیخ، خاص طور پر عہدِ عتیق میں متعدد اَفراد نے ثالثی کا کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر، موسیٰ عہدِ عتیق کا درمیانی تھا۔ اُس نے خدا کے ساتھ گفتگو میں بنی اِسرائیل کی نمائندگی کی اور وہ بنی اِسرائیل کے لئے خدا کا ترجمان بھی تھا۔ عہدِ عتیق کے نبیوں کا کردار بھی مصالحانہ (درمیانی کا) تھا ، وہ لوگوں کے لئے خدا کے ترجمان تھے۔ وہ لوگوں اور خدا کے درمیان کھڑے ہوتے تھے، اور اِس طرح خدا خود کو اُن پر ظاہر کرتا یا اُن سے کلام کرتا تھا۔ پھر نبی بطور ثالث لوگوں سے کہا کرتے تھے ”کہ خدا یوں فرماتا ہے“۔ بنی اِسرائیل کے کاہن اور ہارونی کاہنوں کی جماعت نے بھی ثالث کا کردار ادا کیا، اِس لحاظ سے کہ اُنہوں نے لوگوں کی طرف سے خدا سے بات کی۔ وہ لوگوں کی جانب سے شفاعت کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ اِسرائیل کا بادشاہ بھی ایک قِسم کا درمیانی تھا، کیوں کہ وہ اپنی ذاتی طاقت کے بل بُوتے پر حکومت نہیں کر رہا تھا، بلکہ وہ لوگوں کے لئے خدا کا نمائندہ تھا۔ اِسی لئے خدا نے بادشاہ کو راست بازی کے ساتھ، شریعت کے مطابق حکومت کرنے کا پابند ٹھہرایا۔

جب پولُس رسول کہتا ہے کہ یسوع مسیح، خدا اور اِنسانوں کے بیچ واحد درمیانی ہے تو وہ اِن دُوسرے درمیانیوں کے منصب کا اِنکار نہیں کر رہا۔ بلکہ وہ ثالثی کے کردار کے لحاظ سے مسیح کے مصالحانہ (درمیانی کے) منصب کی اِنفرادیت پر زور دے رہا ہے۔ بطور درمیانی مسیح کا کردار مکمل طور پر مُنفرد ہے اور یہ اِنفرادیت نہ صرف اُس کے ثالثی کے کام میں بلکہ اُس کی ذات میں بھی پائی جاتی ہے، کیوں کہ مسیح اور صرف مسیح ہی کامِل خدا اور کامِل اِنسان ہے۔ وہ مُجسم خدا ہے ، خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور خدا، اِنسانوں اور خدا کے درمیان مصالحت اور نجات کا کام کس طرح سے سر اَنجام دیتا ہے؟ خدا کا بیٹا اِنسانی جسم اِختیار کرتا اور خدا اور اِنسان کے درمیان حائل خلیج میں آ کھڑا ہوتا ہے تاکہ خدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان صُلح کرائے۔ شفاعت کے اِس کام میں، خاص طور پر کفارہ کے کام میں، صرف اور صرف مسیح ہی اُن خُوبیوں کا حامل تھا جو بالآخر مصالحت کے لئے درکار تھیں۔

اپنی کتاب "Cur Deus homo" (خدا نے، اِنسانی جسم کیوں اِختیار کیا؟) میں اینسلم آف کینٹربری (Anselm of Canterbury) نے یہ واضح کیا کہ ہماری نجات کے لئے یہ کیوں ضروری تھا کہ ہمارا شفاعتی وہ ہو جو اُلوہیت اور بشریت دونوں خصُوصیات کا حامل ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا چیز مسیحی اِیمان کو دُنیا کے تمام دُوسرے مذاہب سے منفرد اور مختلف بناتی ہے؟ جواب بہت سادہ سا ہے: وہ مسیح یسوع ہے۔ کسی اَور مذہب میں کوئی اِلٰہی اور اِنسانی صفات رکھنے والا درمیانی نہیں ہے۔ نہ ہی اِس دُنیا میں کسی اَور مذہب میں وہ کفارہ موجود ہے جو خدا اور اِنسان کے درمیان حائل خلیج کو پُر کر سکے۔ کوئی دُوسرا عالمی راہ نُما یا عالمی مذہبی راہ نُما مُردوں میں سے زندہ نہیں ہوا۔ کنفیوشیس کے پاس حکمت تھی، لیکن وہ مَر گیا، اور آج تک مُردہ ہے۔ محمد مَر کر

قبر میں ہے۔ بُدھا بھی مَر چکا ہے اور اِسی طرح سے دُوسرے بھی۔ لیکن صرف مسیح کے پاس خدا اور اِنسان کو ملانے کی صلاحیت تھی۔ کوئی بھی اَور شخص گُناہ سے مُبرا نہیں تھا۔ ہم اِقرار کرتے ہیں کہ مسیح یسوع ہی نجات کا واحد راستہ ہے کیوں کہ صرف اُنہی کی ذات میں وہ اہلیت اور اِختیارات پائے جاتے ہیں جو درمیانی کا وہ کام سر اَنجام دینے کے لئے ضروری ہیں جو خدا اور اِنسان کے درمیان مصالحت کے لئے کیا جانا چاہیے۔

لوگ کبھی کبھی سوال کرتے ہیں کہ "خدا اِتنا تنگ نظر کیوں ہے کہ اُس نے صرف ایک ہی نجات دِہندہ مہیا کیا؟"۔ لیکن لوگوں کو اِس کے بجائے یہ سوال پوچھنا چاہیے "خدا نے ہمیں کوئی نجات دِہندہ کیوں مہیا کیا؟ وہ ہم سب کو سزا کیوں نہیں دیتا اور ہم سب کو وہی کچھ دے کر جس کے ہم مستحق ہیں اپنا اِنصاف ظاہر کیوں نہیں کرتا؟ خدا اپنے فضل کی گہرائیوں اور فراوانیوں میں ہمیں ایک درمیانی دینے کی زحمت کیوں کرتا ہے، جو ہماری جگہ کھڑا ہو اور اُس سزا کو اپنے اُوپر لے لے جس کے ہم مستحق ہیں، اور جو ہمیں وہ راست بازی عطا کرے جس کی ہمیں سخت ضرورت ہے؟"۔ لوگوں کو بہت احتیاط کرنی چاہیے خاص طور پر اُن مسیحیوں کو جو مسیح کی اِنفرادیت کے بارے میں لاپرواہی کا مُظاہرہ کرتے ہیں۔ خدا اپنے بیٹے کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ مسیح یسوع اُس کا اِکلوتا بیٹا ہے۔ نئے عہد نامے میں تین مرتبہ، خدا کو واضح طور پر یہ کہتے ہوئے سُنا گیا ہے، اور اُن میں سے دو مرتبہ آسمان سے اُس کے بیٹے کی شناخت کے بارے میں اِعلان کیا گیا۔ "یہ میرا بیٹا ہے۔ اِس کی سُنو" (دیکھیں متی ۳:۱۷؛ ۱۷:۵؛ یوحنا ۱۲:۲۸)۔ لوگ اُس مقام کو نہیں چھین سکتے، جو خدا نے اَزل سے اپنے بیٹے مسیح کو دیا ہے، کیوں کہ وہی اکیلا ہے جو

جلال، عزت، اِختیار اور قدرت پانے کے لائق ہے۔ خدا نے دُنیا کے ہر اِنسان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ مسیح یسوع کو قبول کرے اور اُس کی تعظیم کرے۔ خدا کسی متبادل کو قبول نہیں کرے گا۔

غور کریں کہ پولُس رسول نے جب یہ فرمایا کہ "صرف ایک ہی درمیانی ہے" تو اِس سے پہلے وہ یہ واضح کرتا ہے کہ صرف ایک ہی خدا ہے۔ یہی اِنفرادیت پورے عہدِ عتیق میں بیان کی گئی تھی، جہاں خدا نے بُت پرستی کو اِنتہائی ناپسند کیا تھا۔ پہلا ہی حکم اِنفرادیت کا حکم ہے :"میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا" (خروج ۲۰:۳)۔ خدا نے جھوٹے معبودوں کی عبادت کی سخت مذمت کی۔ خدا جھوٹے مذہب سے خوش نہیں تھا، بلکہ اُس نے اِن میں اپنے جلال کے خلاف منظم بغاوت دیکھی۔ پولُس رسُول اِن تمام دھاگوں کو ایک دُوسرے کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔ صرف ایک ہی خدا ہے اور خدا کا ایک ہی بیٹا ہے، اور خدا اور اِنسان کے بیچ درمیانی بھی ایک ہی ہے۔ یہ بات اُن لوگوں کے لئے مشکل ہوتی ہے جو ہمیشہ کثیر المذاہب کے نظریے کے حامی ہیں، لیکن اگر اُنہیں اِس نکتے سے اِنکار ہے تو اُنہیں مسیح اور اُس کے رسُولوں کے ساتھ بحث کرنی پڑے گی۔ بائبل مُقدّس ایسی کوئی اُمید نہیں دِلاتی کہ دُوسرے مذاہب کے مخلص عبادت گزار یسوع مسیح پر شخصی اِیمان کے بغیر نجات پائیں گے۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دُوسرے عالمی مذاہب کے پیروکار بھی مسیح کے وسیلہ سے نجات پاسکتے ہیں، وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ وہ کسی اَور چیز یا کسی اَور شخص کی عبادت کرکے نادانستہ طور پر مسیح ہی کی عبادت کر رہے تھے۔ اِس نظریے کے مطابق اگر کوئی شخص مخلصانہ طور پر مذہبی ہو یا مخلصانہ طور پر عبادت گزار ہو، تو خدا اُس پر مسیح کے کام کے فوائد کو لاگو کرے گا۔ مضمون کی تردِید میں کہا گیا ہے کہ نہ صرف مسیح یسوع ضروری ہے بلکہ مسیح پر شخصی

اِیمان بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ پولُس رسول نے اتھینے کے یونانیوں سے اریوپگُس پر خطاب کرتے ہوئے کہا: ”پس خدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ تَوبہ کریں۔ کیوں کہ اُس نے ایک دِن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جِسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے جِلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے “(اَعمال ۱۷: ۳۰۔۳۱)۔ تمام اِنسانوں سے یہ عالم گیر تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ مسیح یسوع کی عبادت کریں اور اُس پر اِیمان کا اِقرار کریں۔ اب ہم مضمون ۵ پر نظر ڈالتے ہیں۔ توثیق ۵ یوں بیان کرتی ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ خدا نے کلیسیا کو حکم دیا ہے اور اِس لئے وہ ہر ذی رُوح کو انجیل کی مُنادی کرنے کے الٰہی فریضے کے تحت ہیں (لوقا ۲۴: ۴۷؛ متی ۲۸: ۱۸۔۱۹)۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم تردِید کرتے ہیں کہ کسی بھی خاص طبقہ یا گروہ، خواہ اُن کی نسلی یا ثقافتی شناخت کچھ بھی ہو، کو خوش خبری کی مُنادی میں نظر انداز کیا جا سکتا ہے یا چھوڑا جا سکتا ہے (۱۔ کرنتھیوں ۹: ۱۹۔۲۲)۔ خدا ایک عالم گیر کلیسیا کا اِرادہ رکھتا ہے جو ہر قبیلے، زبان یا قوم کے لوگوں سے مِل کر بنے (مکاشفہ ۷: ۹)۔

مضمون ۵، کلیسیا کے مِشن کی توثیق کرتا ہے، جسے کلیسیا کے خداوند (یسوع مسیح) نے مقرر کیا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے کہ کلیسیا خوش خبری کی مُنادی میں مصروف رہے۔ کلیسیا کے لئے خوش خبری کی منادی اِختیاری کام نہیں ہے۔ اگر کلیسیا خداوند، جو کہ کلیسیا کا سر ہے، کی

فرماں بردار میں رہنا چاہتی ہے تو مشن کبھی بھی کلیسیا کے لئے اِختیاری حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ (مسیح خداوند) کلیسیا کو حکم دیتا ہے کہ وہ تمام اِنسانوں میں خوش خبری کی مُنادی کریں۔

تارِیخی مسیحیت کا ایک المیہ یہ ہے کہ کلیسیا اُس حکم کی تعمیل میں کتنی زیادہ سُستی اور بے رُخی سے کام لیتی رہی ہے۔ آج دُنیا میں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کبھی یسوع مسیح کا نام تک نہیں سُنا۔ ہم نے اِرشادِ اعظم کو پورا نہیں کیا ہے۔ ہم نے وہ کام نہیں کیا جس کو کرنے کے ہم بحیثیتِ کلیسیا پابند ہیں۔

مضمون ۵ کی تردِید میں کہا گیا ہے: "ہم تردِید کرتے ہیں کہ کسی بھی خاص طبقہ یا گروہ، خواہ اُن کی نسلی یا ثقافتی شناخت کچھ بھی ہو، کو خوش خبری کی مُنادی میں نظر انداز کیا جا سکتا ہے یا چھوڑا جا سکتا ہے"۔ مختلف قسم کی کلیسیائیں ایسے لوگوں پر توجہ مرکوز کرتی ہیں جو نسل، قومیت، طبقے، سماجی و اِقتصادی حیثیت، ثقافتی پس منظر کے لحاظ سے اُن سے مطابقت رکھتے ہوں۔ ہم ایک خاص سِمت میں بڑھتے ہیں اور اپنی بشارتی خدمت کو اپنے جیسے لوگوں پر مرکوز کرتے ہیں۔ لیکن مضمون ۵ کی تردِید میں کہا گیا ہے کہ ہمیں اِس اِنتخاب میں مخصوص یا محدُود نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں ہر طرح کے پس منظر، ہر نسل اور ہر مذہبی گروہ کے لوگوں میں خوش خبری کی مُنادی کرنی ہے۔ بعض اوقات ہم دُوسرے عالمی مذاہب سے وابستہ لوگوں تک خوش خبری نہیں پہنچاتے، کیوں کہ ہم کسی نہ کسی طرح سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ شاید وہ کلیسیا کی بشارتی خدمت کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ نہیں، خدا کا اپنے لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ہر زبان، ہر قوم، ہر قبیلے اور ہر ذی رُوح کو بِلا تفریق اِنجیل کی خوش خبری سُنائیں۔ یہ ایک عظیم فریضہ ہے اور ایک ایسی ذِمے داری ہے جس کو پورا کرنے میں ہم کوتاہی کے مُرتکب ہوئے ہیں۔

چوتھا باب

یسوع مسیح، مجسم خدا

مسیح کی اُلوہیت خوش خبری کا ایک لازمی نقطہ ہے۔ خوش خبری کا وہ مواد جو ہمیں نئے عہد نامے میں مِلتا ہے وہ مسیح یسوع کی ذات اور اُن کے کام پر مرکوز ہے۔ اور اگرچہ ہم مسیح یسوع کی ذات اور اُن کے کام میں فرق کرتے ہیں لیکن ہم اُن دونوں کو الگ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اُس کی ذات کی اہمیت ہی اُس کے کام کو معتبر اور موثر بناتی ہے اور اُس کے کام کے وسیلے سے ہم اُس کی ذات کو اَور زیادہ گہرائی سے جانتے ہیں۔ پس یہ بات کہ وہ کون ہے اور کیا کام کرتا ہے، یعنی ہمارے لئے کیا کام اَنجام دیتا ہے، یہ دونوں چیزیں آپس میں گہرے طور مربوط ہیں ۔ مضمون ۶ میں اِسی بات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ مضمون ۶ یوں بیان کرتا ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ مسیح یسوع پر بطور کلامِ اِلٰہی (یا لوگوس Logos، یوحنا ۱: ۱)، تثلیث کے دُوسرے اَقنُوم، جو باپ اور رُوح القُدس کے ساتھ اَزل سے ہے اور اُس کی ذات کا نقش ہے (عبرانیوں ۱: ۳)، اُس پر اِیمان خوش خبری کے اِیمان کی بنیاد ہے۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کے بارے میں کوئی بھی نظریہ جو اُس کی کامل اُلوہیت کو کم کرے یا رڈ کرے، خوش خبری کا اِیمان ہے یا نجات کے لئے کافی ہو گا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کے بارے میں سب سے پہلی بات جس کی ہم توثیق کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ وہ اِلٰہی کلام ہے۔ یہ صریحاً یوحنا پہلے باب کی طرف اِشارہ ہے جہاں مسیح کی

شناخت اَزلی لوگوس (logos) یا کلام سے کی گئی ہے: "اِبتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا" (یوحنا ۱:۱)۔ اِس کے بعد ہم پڑھتے ہیں کہ "اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا" (آیت ۱۴)۔

یہ اُس عقیدے کی طرف اِشارہ ہے جسے ہم "عِلم المسیح" کہتے ہیں۔

یوحنا کی اِنجیل میں بیان کردہ "اِلٰہی کلام" یا اَزلی لوگوس کا یہ تصوُّر کلیسیائی تارِیخ کی پہلی تین صدیوں تک مسیحی اِلٰہیات میں خاص توجہ کا مرکز رہا۔ اِبتدائی کلیسیا میں جو لوگ یونانی فلسفے کی روایات سے واقف تھے، وہ لوگوس کی اِصطلاح کا مکمل مفہوم فلسفے کے تناظر میں سمجھتے تھے۔ لوگوس اُس مافوق الفطرت نظم وضبط کے اُصول کو ظاہر کرتا تھا جو تمام چیزوں کو یکجا کر کے ایک متحد کائنات کو بناتا ہے۔ یونانیوں کے نزدیک، لوگوس ایک مجرد اُصول تھا اور ہرگز ایک شخص کے طور پر نہیں سمجھا جاتا تھا۔ یوحنا نے یہ اِصطلاح یونانی فلسفیانہ ثقافت سے مستعار تو لی لیکن اِس کو ایسا ہی نہیں چھوڑا، بلکہ اِس کے برعکس، اُس نے ذاتی و شخصی خدا کے عبرانی تصوُّر کو اِس اِصطلاح میں ڈال دیا۔

ہم یسوع مسیح کی اَزلیت کا اِقرار کرتے ہیں اور یسوع مسیح کو ایک مخلوق تک محدُود کرنے کی کسی بھی کوشش کی تردِید کرتے ہیں۔ اِس کی مزید توثیق ۶ میں ہوتی ہے جس میں مسیح یسوع کو باپ اور رُوح القدس کے ساتھ اَزل سے موجود اور "ہم جوہر" قرار دیا گیا ہے۔ یہ مختصر طور پر تثلیث کے عقیدے کو بیان کرتا اور ہمیں اِبتدائی صدیوں کی عظیم کلیسیائی مجالس کی طرف واپس بلاتا ہے، بالخصوص نقایہ کی مجلس اور خلقیدون کی مجلس کی طرف۔ نقایہ کی مجلس ، جس نے ہمیں "نقایہ کا عقیدہ" دیا، اِس لئے منعقد کی گئی کیوں کہ چوتھی صدی کے آغاز میں

کلیسیا کو ایک شخص، آریوس کی تعلیمات کی وجہ سے سنگین بحران کا سامنا تھا۔ آریوس اور اُس کے ساتھیوں نے تثلیث اور مسیح کی اُلوہیت کا اِنکار کیا، اُن کا کہنا تھا کہ مسیح وہ پہلی مخلوق ہے جسے خدا نے تخلیق کیا، اور پھر مسیح یا لوگوس نے دُنیا کو تخلیق کیا۔ لیکن اگرچہ وہ دُنیا کا خالق تھا، پھر بھی لوگوس (کلمہ) خود ایک مخلوق تھا اور اِس طرح اُس کا وجود وقت کے ساتھ شروع ہوا اور ایک مخلوق ہونے کے ناطے وہ یقیناً خدا سے کم تر تھا۔

اُس نے یہ دلیل پیش کی کہ یہ لوگوس (کلمہ) کچھ پہلوؤں کے لحاظ سے خدا کی مانند ہے ۔ اُس نے کہا کہ لوگوس (کلمہ) خدا کے ساتھ "ہم جوہر"(*homoousios*) ہے ، یعنی "مشابہ ذات یا مشابہ جوہر" رکھتا ہے۔ آریوس اِس بات پر متفق تھا کہ لوگوس (کلمہ) اپنی ہستی میں باپ کی مانند ہے لیکن اُس نے کہا کہ لوگوس (کلمہ) اُس جوہر کا مالک نہیں تھا جو باپ میں پایا جاتا ہے۔ یعنی وہ اِلٰہی ذات میں شریک نہیں تھا۔ وہ خدا نہیں تھا۔ کلیسیا کے راسخ العقیدہ گروہوں نے، جو تثلیث کے عقیدے کے حامی تھے، چوتھی صدی میں آرین اِزم (*Arianism*) کی مذمت کی۔ اُنہوں نے ہم جوہر (*homoousios*) کی اِصطلاح کے اِستعمال پر زور دیا، جس کا مطلب ہے "ایک ہی جوہر کا ہونا"۔ چوتھی صدی سے راسخ العقیدہ لوگوں کا نقطۂ نظر یہی رہا ہے کہ اُلوہیت کے تینوں اَقنوم اپنی ہستی اور جوہر میں ایک ہیں، اگرچہ شخصیت میں تین ہیں۔ لہٰذا جب توثیق ٦ یہ بیان کرتی ہے کہ اِلٰہی کلام اَزل سے ہے اور اَزلی طور پر باپ اور رُوح القُدس کے ساتھ ایک ہی جوہر رکھتا ہے، تو اِس سے یہی بات مُراد ہوتی ہے۔ یسوع مسیح کی کامل اُلوہیت کا اِقرار خوش خبری کے اِیمان کی بنیاد اور اصل ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص نجات دِہندہ کے

طور پر مسیح کی طرف دیکھے اور ساتھ ہی ساتھ اُس کی اُلوہیت کا اِنکار کرے جیسا کہ آریائیوں نے کیا تھا۔

آریوسیت، نقایہ اور خلقیدون کے بعد بھی ختم نہیں ہوئی۔ چرچ آف جیزز کرائسٹ آف لیٹر ڈے سینٹس، مورمنز اور یہوواہ کے گواہ، آریوس کی پیروی کرتے ہوئے مسیح کی اُلوہیت کا اِنکار کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ مذاہب، مسیح یسوع کو ایک بلند مُقام دیتے ہیں لیکن وہ باپ کے ساتھ مسیح یسوع کی اَزلیت اور اُن کے ایک ہی جوہر ہونے کا اِنکار کر کے آریوسی موقف اِختیار کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر مورمنز مسیح یسوع کی اِس دُنیا کے وجود سے پہلے موجودگی پر یقین رکھتے ہیں، یعنی وہ (مسیح) اِس دُنیا کے وجود میں آنے سے پہلے موجود تھا۔ لیکن وہ اُس کی اَزلیت کا اِنکار کرتے ہیں۔ یہاں پر ہم آریوسیت سے اُن کا تعلق دیکھ سکتے ہیں: خدا نے پہلے دُنیا کو بنایا اور پھر مسیح نے یہ دُنیا بنائی، لہٰذا، مسیح یسوع اِس دُنیا کی تخلیق سے پہلے موجود تھا، لیکن وہ اَزل سے موجود نہیں تھا۔ وہ ایک مخلوق ہے، سب سے بُلند مرتبہ مخلوق، لیکن، ایک مخلوق۔

آریوسیت نے نہ صرف کلیسیائی علم اِلٰہی کے لئے بلکہ کلیسیائی عبادت کے لئے بھی مسئلہ پیدا کیا۔ مسیحیت کا تعلق، تارِیخی یہودِیت سے ہے اور نیا عہد نامہ پُرانے عہد نامے کی تردِید نہیں کرتا۔ پُرانا عہد نامہ واضح طور پر کسی بھی مخلوق کی عبادت کرنے سے منع کرتا ہے۔ کسی مخلوق کی عبادت کرنا، چاہے وہ مخلوق کتنی ہی اعلیٰ مرتبہ کیوں نہ ہو، درحقیقت بُت پرستی ہے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ کیوں نیا عہد نامہ، کُلسیوں اور عبرانیوں کے خطوط میں، اِس خیال کی سختی سے تردِید کرتا ہے کہ مسیح یسوع ایک مُقرب فرشتہ ہے۔ کلامِ مُقدّس اِس بات کو بالکل واضح کرتا ہے

کہ مسیح یسوع فرشتگان سے افضل ہے اور درحقیقت باپ اور رُوح القُدس کے ساتھ ایک ہی اِلٰہی ذات رکھتا ہے۔

جس طرح مسیح کی اُلوہیت کی واضح تصدیق بائبلی خوش خبری کے لئے لازم ہے، اُسی طرح مسیح کی اِنسانی ذات کی واضح توثیق بھی لازمی ہے۔ توثیق ۷ اِس بات کو یوں بیان کرتی ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ مسیح یسوع مُجسم خدا ہے (یوحنا ۱: ۱۴)۔ کنواری سے پیدا ہونے والا اِبن داؤد (رومیوں ۱: ۳)، وہ ایک حقیقی اِنسانی فطرت رکھتا تھا، اور خدا کی شریعت کا پابند تھا (گلتیوں ۴: ۵) اور سوائے گُناہ کے تمام پہلوؤں کے لحاظ سے ہماری طرح کا تھا (عبرانیوں ۲: ۱۷؛ ۷: ۲۶۔۲۸)۔ ہم توثیق کرتے ہیں کہ مسیح کی حقیقی اِنسانی فطرت پر اِیمان، خوش خبری پر اِیمان رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ جو کوئی مسیح کی اِنسانیت، اُس کے مجسم ہونے یا اُس کی بے گُناہی کا اِنکار کرتا ہے، یا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ حقائق اِنجیل کے لئے بنیادی اور لازمی نہیں ہیں، وہ نجات پائے گا (۱۔یوحنا ۴: ۲-۳)۔

اگر ہم پانچویں صدی کا رُخ کرتے ہوئے خلقیدون کی مجلس تک رسائی حاصل کریں، تو ہم دیکھیں گے کہ کلیسیا اِس بات کا اِقرار کرتی ہے کہ مسیح حقیقی طور پر اِنسان بھی ہے اور خدا بھی، اور اُس میں دو منفرد فطرتیں موجود ہیں: ایک اِنسانی فطرت اور ایک اِلٰہی فطرت۔ جس طرح مسیح کی اِلٰہی فطرت کا اِقرار کرنا نہایت ضروری ہے، جیسا کہ کلیسیا نے چوتھی صدی میں بڑی اِحتیاط کے ساتھ کیا، اُسی طرح مسیح کی اِنسانیت کا اِعلان کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ مسیح اپنی

اِنسانیت میں ہی نیا آدم بنا، شریعت کے تابع ہو کر ہمارااِنسانی نمائندہ ٹھہرا، اور اُس نے کامل راست بازی کی زندگی گزارتے ہوئے، صلیب پر اپنے آپ کو ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے قربانی کے طور پر پیش کیا۔اُس کے نجات بخش کام کے لئے یہ اَمر نہایت لازمی تھا کہ وہ اپنی اِنسانی فطرت میں کامِل طور پر بے گُناہ زندگی بسر کرے۔ہمارا نجات دِہندہ بننے کے لئے لازم تھا کہ مسیح یسوع بے گُناہ ہو۔ مسیح یسوع کو کامل فرماں برداری کی زندگی گزارنی تھی۔اگر اُس نے گُناہ کیا ہوتا تو وہ نہ تو اپنے اور نہ ہی ہمارے گُناہوں کے لئے کفارہ ٹھہر سکتا تھا۔ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح یسوع کی بے گُناہی ہماری نجات کے بائبلی تصوُّر کے ساتھ کس طرح سے وابستہ ہے۔

یہاں پر اِس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ مسیح یسوع مُجسم خدا ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ "کلام مُجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمُور ہو کر ہمارے درمیان رہا" (یوحنا ۱: ۱۴)۔وہ عمانوایل ہے، جس کا مطلب ہے کہ "خدا ہمارے ساتھ ہے"۔وہ کنواری سے پیدا ہونے والا اِبن داؤد ہے ۔یقیناً، مسیح یسوع جس طریقے سے اِس دُنیا میں آیا وہ طریقہ معجزاتی تھا۔لیکن اپنی اِنسانی فطرت کے لحاظ سے وہ داؤد کی نسل میں سے تھا۔

نیا عہد نامہ اِس حقیقت کی اہمیت کی طرف توجہ دِلاتا ہے کہ یسوع مسیح ایک طرف تو اِبنِ داؤد ہے لیکن ساتھ ہی داؤد کا خداوند بھی ہے۔اور زبور ۱۱۰: ۱ آیت بیان کرتی ہے: "یہوواہ نے میرے خداوند سے کہا تُو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ مَیں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں کی چُوکی نہ کر دوں"۔یہ وہی ہے جو داؤد کی جڑ اور نسل سے ظاہر ہوا، لیکن ساتھ ہی ساتھ داؤد کا خداوند بھی تھا۔بائبلی اِصطلاحات میں اُسے داؤد کا عظیم تر بیٹا کہا جاتا ہے۔عہدِ جدید میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ مسیح داؤد کی نسل سے ہو، کیوں کہ پُرانے عہد نامے کی مسیح سے متعلق

نبوتوں میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مسیح داؤد کی مانند ایک بادشاہ ہو گا، اور وہ یہوداہ کے قبیلے سے ہو گا۔ یہوداہ کے قبیلے سے بادشاہی کا وعدہ اُس وقت سے ہی کر دیا گیا تھا جب بہت پہلے یعقوب نے اپنے بیٹوں کو پدرانہ برکات دِیں (پیدایش ۴۹:۱۰)۔ نیا عہد نامہ نہایت اِحتیاط سے یہ بیان کرتا ہے کہ اپنی اِنسانی نسل کے اِعتبار سے یسوع مسیح یہوداہ کے قبیلہ سے تھا اور اِسی مُناسبت سے وہ یہوداہ کا ببر، بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ٹھہرا، اور یوں اُس نے مسیح کے بارے میں پُرانے عہد نامے کی نبوتوں کو پُورا کیا۔

مضمون ے بیان کرتا ہے کہ ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ جو کوئی مسیح کی اِنسانیت، اُس کے مجسم ہونے یا اُس کی بے گُناہی کا اِنکار کرتا ہے، یا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ حقائق خوش خبری کے لئے بنیادی اور لازمی نہیں ہیں، وہ نجات پائے گا (۱۔یوحنا ۴: ۲-۳)۔ یہ ایک شدید تردِید ہے۔ یہ یسوع مسیح کی اِنسانیت کی توثیق کے حوالے سے نجات کے پورے سوال کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ اِس دستاویز کے مرتبین کے پیشِ نظر اِن اِبتدائی بدعتوں، میں سے ایک تھی جن کا کلیسیا کو سامنا کرنا پڑا، اور جس کا ذِکر خود نئے عہد نامہ میں بھی ملتا ہے: یعنی دوسیت (Docetism) کی بدعت۔ دوسیت کے حامی جو یونانی فلسفے اور مادّی دُنیا کے منفی نظریات سے متاثر تھے، اِس بات کا اِنکار کرتے تھے کہ مسیح یسوع حقیقی اِنسانی جسم رکھتے تھے۔ وہ اِس بات پر یقین رکھتے تھے کہ یہ ناقابل تصوُّر بات ہے کہ اُلوہیت کبھی اِنسانی جسم کے ساتھ ایک ہو سکتی ہے، کیوں کہ جو چیز مادّی ہے وہ فطری طور پر ناقص ہوتی ہے۔ یونانیوں کے لئے حقیقی ٹھوکر قیامت یعنی مسیح یسوع کا جی اُٹھنا نہیں بلکہ مسیح یسوع کا مجسم ہونا تھی۔

یوحنا رسول اپنے خطوط میں ، مخالفِ مسیح کی رُوح کے مسئلے سے نمٹتے وقت سخت موقف اِختیار کرتا ہے۔ یوحنا رسول اور نئے عہد نامے کے دِیگر مصنفین کے نزدیک، جو کوئی بھی خدا کے حقیقی تجسد اور یسوع مسیح کی حقیقی اِنسانیت کا اِنکار کرتا تھا، وہ مخالفِ مسیح میں سے تھا ۔چونکہ نیا عہد نامہ یسوع مسیح کی اِنسانی فطرت کی حقیقت پر زور دیتا ہے، اِس لئے اِس دستاویز کے مرتبین مسیح کی اُلوہیت اور مسیح کی اِنسانیت، دونوں کی توثیق کرتے ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ مضمون ۵ میں اِس بات کی توثیق کی گئی ہے کہ مسیح یسوع، خدا اور اِنسان کے درمیان واحد درمیانی ہے اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ صرف وہی ہے جو دو طرح کی فطرت یعنی اِلٰہی فطرت اور اِنسانی فطرت رکھتا ہے۔

جب ہم مسیحیت کی تارِیخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کی اُلوہیت پہلی چار صدیوں کے دوران حملوں کی زدّ میں آئی۔ چوتھی صدی میں آریوسی تنازعے نے سر اُٹھایا اور پانچویں صدی ۴۵۱ء میں منعقد ہونے والی مجلسِ خلقیدون کا اِنعقاد عمل میں آیا۔ پھر ہم نے اُنیسویں صدی کے لبرل علمِ اِلٰہیات کے ظہور کو دیکھا، جس نے تقریباً تمام مافوق الفطرت چیزوں کا اِنکار کیا، خاص طور پر مسیح یسوع کی اُلوہیت کا۔ یہ سلسلہ بیسویں صدی تک جاری رہا۔ مسیح کی کامل اُلوہیت کا اِقرار اُن بنیادی تنازعات میں سے ایک ہے جن کا کلیسیا کو سامنا کرنا پڑا، کیوں کہ اُنیسویں صدی کی لبرل اِزم نے ہمارے اپنے زمانے کی مرکزی کلیسیائی جماعتوں پر گہرا اثر ڈالا ۔ہمیں اِس بات سے باخبر رہنا چاہیے کہ ہم کلیسیا کی تاریخ کے ایک ایسے دَور میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں مسیح کی اُلوہیت پر حملہ کیا جارہا ہے۔ مسیح کی اُلوہیت کو ثابت کرنے کے لئے، اُن لوگوں کے مقابلے میں جو مسیح کو محض ایک اِنسان تک محدُود کر دینا چاہتے ہیں، ہمیں اپنے جوش

میں اِس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ مسیح کی اِنسانیت کی حقیقت کو دُھندلا نہ دیں۔ ہمیں اُس کی اُلوہیت اور اُس کی اِنسانیت دونوں کو قائم رکھنا چاہیے۔

پانچواں باب

کامل قربانی

نئے عہد نامے کی خوش خبری کا اصل مرکز صلیب کا پیغام ہے۔ اپنی موت کے ذریعے مسیح نے ایسا کام سر اَنجام دیا جس کے نتیجے میں خدا اور اُن سب کے درمیان تعلق کی بحالی واقع ہوئی جو مسیح پر اِیمان رکھتے ہیں۔ اسی لئے پولُس رسول نے کہا کہ اُس نے اِرادہ کر لیا تھا کہ وہ مسیح یسوع اور اُس کے مصلُوب ہونے کے سِوا اَور کسی چیز کی منُادی نہیں کرے گا(۱۔کرنتھیوں ۲: ۲)۔ مضمون ۸ کا مرکزی نکتہ یہی ہے۔

توثیق ۸ میں بیان کیا گیا ہے:

ہم یہ توثیق کرتے ہیں کہ مسیح کے کفارہ کا فدیہ، جس کے ذریعے اُس نے اپنی فرماں برداری میں کامل قربانی پیش کی، ہمارے گناہوں کا فِدیہ دے کر باپ کی خوشنُودی حاصل کی اور ہماری خاطر خدا کی عدالت کے تقاضوں کو، خدا کے اَزلی منصوبے کے مطابق پورا کیا، خوش خبری کا ایک لازمی جُزو ہے۔

اِس کے بالمقابل تردِیدیوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ کفارہ کے متعلق کوئی بھی نظریہ، جو اِیمان داروں کی خاطر عوضی کے طور پر خدا کے اِنصاف کے تقاضے کی تکمیل کو ردّ کرتا ہے، خوش خبری کی تعلیم کے ساتھ ہم آہنگ سمجھا جا سکتا ہے۔

کفارہ، گُناہ کی قیمت ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ ایسی ادائیگی ہے جسے ہم نے خود اِنفرادی طور پر اَدا نہیں کیا، کیوں کہ ہم خُدا کو کوئی بھی ایسی قربانی اَدا کرنے کے قابل نہیں ہیں جو اُس کے اِنصاف کے تقاضوں کو پورا کر سکے۔ خدا کی ذات ہی کفارے کو لازمی ٹھہراتی ہے، کیوں کہ وہ مکمل طور پر عادِل ہے۔ وہ اِتنا عادِل ہے کہ نہ تو گُناہ کو نظر انداز کرتا ہے اور نہ ہی اپنی دِیانت اور راست بازی کے ساتھ وابستگی کو ترک کرتا ہے۔ اِنجیل کے خوش خبری ہونے کی وجہ، جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا، یہ ہے کہ یہ اُس سب سے بڑے مسئلے کا جواب دیتی ہے جس کا سامنا کسی بھی اِنسان کو اپنی زندگی میں کبھی ہو سکتا ہے: چونکہ ہم گنہگار ہیں اِس لئے ہم عادِل اور راست باز نہیں ہیں ، اور خدا اَبدی اور لاتبدیل طور پر عادِل اور راست باز ہے۔ سوال یہ ہے کہ کس طرح ایک بے اِنصاف اور گنہگار اِنسان، عادِل اور پاک خدا کی عدالت کا سامنا کر سکتا ہے اور نجات کی اُمید رکھ سکتا ہے؟

اِس مسئلے کا حل خدا کے اَزلی منصوبے میں پایا جاتا ہے، جس کے تحت اُس نے اپنی قوم کے لئے نجات کا ایک ایسا راستہ مہیا کیا کہ اُن کے گناہ ڈھانپ دیے جائیں اور خدا کے اِنصاف کا تقاضا بھی پورا ہو جائے۔ خدا اپنی راست بازی پر کبھی سمجھوتا نہیں کرے گا۔ اِنجیل مُقدّس میں، خدا خود کو عادِل اور گنہگاروں کو راست باز ٹھہرانے والا، دونوں کے طور پر ظاہر کرتا ہے (رومیوں ۳:۲۵۔۲۶)۔

یہاں جس فیصلہ کُن کام کی طرف اِشارہ کیا جا رہا ہے وہ مسیح کا صلیب پر کیا گیا کام ہے، جس کے ذریعے اُس نے اپنے لوگوں کے لئے کفارہ پیش کیا۔ یہ کفارہ جو مسیح یسوع نے مکمل فرماں

برداری کے ساتھ پیش کیا، ایک کامل قربانی ہے جو ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے اور اِلٰہی عدالت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے ذریعے باپ کے غضب کو کم کرتی ہے۔

کفارہ کے تناظر میں اکثر زیر بحث دو اَلفاظ ''تلافی'' اور ''فدیہ ہیں۔ تلافی کا تعلق ہمارے گناہوں کو ہم سے دُور کرنے یا مِٹانے سے ہے۔ پُرانے عہد نامے میں یومِ کفارہ پر ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی اَدا کی گئی (احبار ۱۶)۔ دراصل، سردار کاہن کو خُود اپنی پاکیزگی کے لئے کئی جانوروں کی قربانی دینا پڑتی تھی، اِس سے پہلے کہ وہ خدا کے لئے عوضی قربانی کا کفارہ پیش کر سکے۔ پھر کاہن اپنے ہاتھ برّے کے سر پر رکھتا اور اُس برّہ کو خیمہ اور خدا کی حضُوری سے دُور ،بیابان کی طرف بھیج دیا جاتا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ قوم کے گناہ، خدا کی حضوری سے دُور کر دیئے گئے ہیں، یا پھر جسے ہم گناہوں کی معافی کہتے ہیں، یعنی وہ ختم ہو گئے۔

بائبل مُقدّس میں کفارے کے تصوُّر کو بیان کرنے کے لئے ، اِس قسم کی زبان اِستعمال ہوئی ہے ، ''جیسے پُورب پچھم سے دُور ہے وَیسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دیں '' (زبور ۱۰۳: ۱۲)۔ پس ہمارے گناہوں کا اَزالہ اِس سبب سے ہوتا ہے کہ خدا ہماری خطا اور گناہ کو قانونی طور پر ہمارے حساب سے مسیح کے حساب میں منتقل کرتا ہے ، جو ہمارے گناہ اُٹھانے والا ہے۔ صلیب کے بارے میں نئے عہد نامے کے رسُولی نقطہ نظر کو سمجھنے کے لئے ایک نہایت اہم حوالہ یسعیاہ ۵۳ ہے ، جہاں پر خداوند کے خادِم کا ذِکر ہے جو اپنی قوم کے گناہوں کے بوجھ کو اُٹھاتا ہے۔ خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کُچلے اور سزا دے اور ہمارے سب گناہوں کا بوجھ اُس پر رکھ دے ۔ یہ کفارہ ہے ، یعنی ہمارے گناہ، ہمارے حساب سے نکال کر مسیح کے حساب میں شامل کر دیئے

گئے ہیں۔جب مسیح نے صلیب پر ہماری خاطر اپنے آپ کو ایک کامل قربانی کے طور پر پیش کیا، تو اُس نے وہ سزا اپنے اُوپر لے لی جو ہمارے حصے میں آتی تھی۔

پُرانے عہد نامے میں، خدا کی شریعت کی خلاف ورزی کرنے کا مطلب یہ تھا کہ اِنسان خدا کی لعنت کے نیچے آجاتا ہے۔اِسی طرح سے جب ہم خداوند کے خلاف گناہ کرتے ہیں، تو ہم اُس کی لعنت اور بدی کے خلاف اُس کی عدالت کے تابع ہو جاتے ہیں۔اگر ہمیں اپنے گناہوں کے لئے خدا کی عدالت کا سامنا کرنا پڑتا، تو ہم خدا کے غضب کی مکمل شِدّت کے سامنے بے پردہ کھڑے ہوتے۔لیکن پولس رسول گلتیوں کے خط میں بیان کرتا ہے کہ مسیح نے وہ لعنت اپنے اُوپر لے لی جس کے ہم حق دار تھے (گلتیوں ۳:۱۳)۔وہ یہ سب ہمارے عوضی کے طور پر کرتا ہے ۔وہ لعنت جس کے ہم حق دار تھے، مسیح یسوع نے ہماری خاطر اپنے اُوپر اُٹھالی۔اِس کا مطلب یہ ہے، جیسا کہ کفارہ کے عقیدے میں بیان کیا گیا ہے کہ مسیح یسوع نے عوضی کے طور کفارہ ادا کیا ۔قیمت ایک عوضی کے ذریعے سے ادا کی گئی، یعنی اُس شخص کے ذریعے جو اصل میں مجرم نہیں تھا ۔قانونی نقطہ نظر سے ہم سب نے خدا کے خلاف گناہ کیا ہے اور اِس کی وجہ سے ہم ایک قرض کے نیچے دب گئے ہیں، اُس کے کمال کے مقابلے میں ایک اَخلاقی قرض کے نیچے۔ہم ایسے مقروض ہیں جو اپنا قرض ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

مالی قرض اور اَخلاقی قرض کے درمیان ایک فرق ہے۔مالی قرض وہ ہوتا ہے جو ہم اُس وقت لیتے ہیں جب ہم کسی کے پیسے کے مقروض ہوتے ہیں۔جب ہم دُعائے ربانی میں یہ کہتے ہیں "ہمارے قرض ہمیں معاف کر جس طرح کہ ہم نے بھی اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے" (متی ۶: ۱۲) تو ہم مالی قرضوں کی بات نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اَخلاقی قرضوں کی بات کر رہے

ہوتے ہیں۔اِس کے متعلق میری پسندیدہ مثال ایک چھوٹے لڑکے کی ہے جو آئس کریم کی دُوکان کے کاؤنٹر تک آتا اور چاکلیٹ آئس کریم کے دو سکوپ مانگتا ہے۔ خدمت گزار اُسے آئس کریم دیتی ہے اور کہتی ہے، "اِس کی قیمت دوڈالر ہو گی"۔جب لڑکا جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی ڈالر کا نوٹ نکالتا ہے تو اُس کے چہرے پر مایوسی چھا جاتی ہے، اور وہ کہتا ہے: "لیکن میری امی نے تو مجھے صرف ایک ہی ڈالر دیا ہے"۔ اُس کے پاس آئس کریم کی قیمت یعنی اپنا قرض ادا کرنے کے پیسے نہیں ہیں۔ یہ دیکھ کر مَیں آگے بڑھتا ہوں، خدمت گزار کے پاس جاتا ہوں اور اُسے ایک ڈالر کا نوٹ دے دیتا ہوں۔اب سوال یہ ہے کہ، کیا خدمت گزار اِس بات کی پابند ہے کہ وہ کسی دُوسرے شخص کی طرف سے یہ ادائیگی قبول کرے۔جی ہاں۔مَیں بچے کی طرف سے قانونی زرِ اَدائیگی پیش کرتا ہوں اور اب خدمت گزار کو وہ ادائیگی قبول کرنا ہی پڑتی ہے، کیوں کہ قرض ادا ہو چکا ہے۔اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ قرض کون ادا کرتا ہے بس شرط یہ ہے کہ قرض اُسی شخص کے نام پر ادا کیا جائے۔لیکن فرض کریں کہ صُورتِ حال مختلف ہے۔تصوّر کریں کہ مَیں دُوکان میں کھڑا ہوں اور خدمت گزار باورچی خانے میں ہے۔ایک چھوٹا لڑکا دُوکان میں بھاگتا ہوا داخل ہوتا ہے ، کاؤنٹر کے پیچھے جاتا ہے ، آئس کریم کے دو اسکوپ نکالتا ہے ، اُنہیں کون(Cone) میں رکھتا ہے، اور پھر دروازے سے باہر بھاگنے لگتا ہے۔پھر خدمت گزار اُسے گردن کے پچھلے حصے سے پکڑ لیتی ہے اور کہتی ہے: "ذرارُکو، نوجوان۔تم کیا سمجھتے ہو کہ تم کیا کر رہے ہو؟" پھر وہ پولیس کو بُلاتی ہے کیوں کہ لڑکے نے آئس کریم چوری کی ہے۔پولیس آفیسر آتا ہے اور خدمت گزار بیان کرتی ہے کہ اُس نے اِس چھوٹے لڑکے کو آئس کریم چُراتے ہوئے پکڑا ہے۔اِس ساری بات کو دیکھنے کے بعد، مَیں کہتا ہوں کہ: میرے پاس دوڈالرز ہیں۔مجھے دو

ڈالر ادا کرنے دیں، اور آؤ، اِس ساری بات کو یہیں ختم کرتے ہیں۔" کیا خدمت گزار اِس اَدائیگی کو قبول کرنے کی پابند ہے؟ جی نہیں۔ کیوں کہ یہاں ہمارے سامنے صرف ایک مالی قرض نہیں بلکہ ایک اَخلاقی قرض بھی ہے۔ لیکن اگر کوئی اَور شخص اَخلاقی قرض کے نتائج کو بھگتنے یا نقصان کا خمیازہ ادا کرنے کی پیشکش کرے، تو جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اُس کے پاس یہ اِختیار ہوتا ہے کہ وہ اُس عوضی ادائیگی کو قبول کرے یا نہ کرے۔

مسیح یسوع کے کفارہ کے معاملے میں، باپ اپنے بیٹے کی طرف سے ادا کی جانے والی قربانی کو قبول کرتا ہے اور اُس کے اِنصاف کا تقاضا پُورا ہوتا ہے۔ تلافی کا تعلق ہمارے گناہوں کے ہم سے دُور کیے جانے یا اُن کی معافی سے ہے، جبکہ کفارہ کا تعلق، خدا کے ساتھ ہمارے تعلق سے ہے۔ کفارہ ادا کرنے کے ذریعے سے، مسیح یسوع، خدا کے تقاضوں کو خدا کی مرضی کے مطابق پورا کرتا ہے، جس کے نتیجے میں خدا اُن سب کو نجات کے فوائد عطا کرنے کے قابل ہوتا ہے جن کی نمائندگی کفارہ ادا کرنے والا کرتا ہے، یعنی یسوع مسیح۔

اب کلیسیائی تارِیخ میں کفارے کے کئی نظریات نے کفارے کی اِطمینان بخش اور عوضی نوعیت کو ردّ کیا ہے۔ کچھ لوگوں نے کفارے کو محض اِنسانی قربانی کے دلیرانہ عمل کی ایک مثال یا ایک سبق تک محدُود کر دیا ہے، جو خدا دُنیا کو یہ دِکھانے کے لئے دیتا ہے کہ وہ گُناہ کے بارے میں سنجیدہ ہے۔ مضمون ۸ کی تردِید، اِن بدعتی نظریات کو ردّ کرتی اور کفارے کی عوضی اور اِطمینان بخش نوعیت کی توثیق کرتی ہے۔

ہم اِس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ مسیح کا ہماری خاطر نجات بخش کام اُس کی زِندگی اور اُس کی موت دونوں پر مشتمل تھا (گلتیوں ۳:۱۳)۔ ہم یہ اِقرار کرتے ہیں کہ مسیح کی کامل فرماں

برداری پر اِیمان، جس کے ذریعے اُس نے ہماری خاطر خدا کی شریعت کے تمام تقاضوں کو پُورا کیا، خوش خبری کے لئے بنیادی اور لازمی ہے۔

اِس کے بالمقابل تردید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ ہماری نجات صرف یا خاص طور پر مسیح کی موت کے ذریعے حاصل ہوئی ہو، اور یہ کہ اُس میں اُس کی کامل راست بازی سے بھرپور زندگی کا کوئی حوالہ نہ ہو۔

ایک طرف تو، ہماری خطا اور ہمارے گناہ، ہماری بجائے مسیح کی طرف منتقل کیے جاتے ہیں یا اُس کے کھاتے میں شُمار کیے جاتے ہیں۔ لیکن اِس کے علاوہ، ہماری نجات کی پوری تکمیل اُس وقت واقع ہوتی ہے جب خدا، یسوع مسیح کی اُس کامل فرماں برداری کی زندگی میں حاصل کی گئی خُوبی اور راست بازی کو ہمارے کھاتے میں منتقل کر دیتا ہے۔ اِس لئے اِنجیلِ مُقدّس نہ صرف مسیح یسوع کی موت کے متعلق پیغام ہے، بلکہ یہ مسیح یسوع کی زندگی کے متعلق بھی ایک پیغام ہے۔ مسیح یسوع کی موت اور اُس کی زندگی، دونوں ہی ہماری نجات کے لئے ضروری ہیں۔ نجات اِس لئے عمل میں نہیں آئی کہ مسیح یسوع مسیح مُبارک جمعہ کے دِن زمین پر آیا، مرا اور پھر واپس آسمان پر چلا گیا۔ بلکہ وہ عورت سے پیدا ہوا اور اُس نے اپنی زندگی کے آغاز سے لے کر اپنی موت کے وقت تک شریعت کے ہر تقاضے کے تابع ہو کر خود کو پیش کیا۔ وہ، خدا کے عہد کے لوگوں کا ایک نیا نمائندہ ہے، یعنی پچھلا آدم۔ جس طرح پہلے آدم کی نافرمانی کے سبب، جو پوری اِنسانی نسل کا نمائندہ تھا، موت اور ہر طرح کے ہلاکت خیز نتائج دُنیا میں داخل ہوئے، اُسی طرح نیا عہد نامہ،

پچھلے آدم کا ذِکر کرتا ہے جس کی فرماں برداری کے وسیلے سے ہم راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں اور خدا کے ساتھ میل ملاپ حاصل کرتے ہیں (اکرنتھیوں ۱۵: ۲۱۔ ۲۲، ۲۵)۔

مسیح کی موت میں گناہ پر منفی سزا پوری طرح ادا ہو گئی، اور اُس کی زندگی میں نیکی اور راست بازی کا مثبت حاصل پورا کیا گیا۔ دیکھیں، ہمیں دونوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایسی چیز کی ضرورت ہے جو ہمارے گناہ کے بوجھ کو دُور کر دے اور کفارہ، یہی کام کرتا ہے۔ لیکن اگر یہی سب کچھ ہے جو مسیح نے کیا، تو پھر ہم واپس اُسی حالت میں پہنچ جائیں گے (یعنی ہماری حالت وہی کی وہی رہ جاتی)۔ یہ چیز ہمیں معصومیت تو دے گی، مگر راست بازی نہیں دے گی۔ راست بازی ایسی چیز ہے جسے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور ہم اُسے خود سے حاصل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انجیل مُقدّس بیان کرتی ہے کہ مسیح نے ہماری خاطر جان دی اور ہمارے لئے ہی زندگی بھی گزاری۔ وہ ہمارے گناہ کو منسوب کر کے اپنے اُوپر لے لیتا ہے۔

مسیح کی کامل فرماں برداری پر اِیمان، جس کے ذریعے اُس نے ہمارے لئے خدا کے اِنصاف کے تمام تقاضے پورے کیے، نجات کے لئے ضروری ہے۔ جب ہم مسیح یسوع پر اِیمان رکھتے ہیں، تو صرف اُس کی ذات پر ہی نہیں بلکہ اُس کے کام پر بھی بھروسا کرتے ہیں، یعنی جو کچھ اُس نے ہماری خاطر سر اَنجام دیا۔ خوش خبری پر اِیمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم کبھی خود سے اِتنی راست بازی پیدا نہیں کر سکتے کہ خدا کے اِنصاف کے تمام تقاضے پورے ہوں، بلکہ ہم اُس پر بھروسا اور اِنحصار کرتے ہیں جو مسیح یسوع نے ہماری خاطر اپنی زِندگی اور موت دونوں میں کیا۔

خوش خبری کے واضح اَلفاظ، جو یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم یسوع مسیح پر اِیمان لانے سے خدا کے حضور میں راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں، کے نیچے چھُپا ہوا ایک پوشیدہ مفروضہ یہ ہے کہ

خدا کے حضور راست بازی صرف اور صرف اَعمال کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ کیاہم اِیمان کے وسیلے سے ، صرف اِیمان ہی کے ذریعے راست بازی کے عقیدے کا پُرجوش اور مضبوطی سے دِفاع نہیں کرتے ؟ تو پھر راست بازی صرف اَعمال کے وسیلے سے کیسے ہو سکتی ہے ؟ یہ اِس لئے ہے کہ ہماری راست بازی، مسیح یسوع کے اَعمال کے وسیلے سے آتی ہے ۔جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں، تو اِس سے ہماری یہی مُراد ہوتی ہے۔ یہ اِس لئے ہے کہ ہمارا اِیمان اور بھروسا، اُن اَعمال پر ہے جو ہم نے خود نہیں کیے بلکہ کسی اَور نے ہماری خاطر اَنجام دیے ہیں۔ یہ یسوع مسیح کے ہی اَعمال ہیں جو راست بازی اور خدا کے وعدوں کی برکت کو حاصل کرتے ہیں، اور اُس کے نیک اَعمال ہی کے وسیلے سے وہ اصل عہد پورا ہوا جو خدا نے بنی نوع اِنسان کے ساتھ باندھا تھا۔ جہاں آدم اپنے اَعمال میں ناکام ہوا، وہاں مسیح اپنے اَعمال میں غالب آیا، اور جب ہم اُس پر اِیمان رکھتے ہیں تو اُسی کے نیک اَعمال کے وسیلے سے ہم نجات پاتے ہیں۔ آخر کار حتمی تجزیے میں ہمارا اِنصاف اَعمال کے مطابق ہو گا، اور ہم خدا کے حضور دو میں سے ایک حالت میں کھڑے ہوں گے۔ یا تو ہم خدا کی عدالت میں اپنے اَعمال کی بنیاد پر کھڑے ہوں گے، یا پھر مسیح یسوع کے کام کی بنیاد پر اُس کے حضور کھڑے ہوں گے۔ اگر ہم اپنے اَعمال کی بنیاد پر کھڑے ہوں گے تو مَیں آپ کو یقین دِلاتا ہوں کہ یہ ایک بُری خبر ہو گی۔ لیکن اگر ہم مسیح کے اَعمال کی بنیاد پر کھڑے ہوں گے تو ہم اِنجیل کی خوش خبری پر قائم ہوں گے۔

چھٹا باب

قیامت اور راست باز ٹھہرایا جانا

نئے عہد نامے میں ، جب اِبتدائی کلیسیا نے مسیح کے پیغام کی منادی کی تو اُس منادی میں یسوع کی زِندگی کا ایک خلاصہ شامل تھا، جس میں صلیب اور کفارہ کے ساتھ ساتھ اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا بھی شامل تھا۔ یہ فقرہ "وہ جی اُٹھا ہے" نئے عہد نامے کے پیغام اور پوری تارِیخ مسیحیت کو سمجھنے کے لئے نہایت بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جیسا کہ ہم دستاویز "یسوع مسیح کی خوش خبری" کے مضمون ۱۰ میں اِس کی جھلک دیکھتے ہیں۔ اِس کی توثیق مضمون ۱۰ میں یوں بیان کی گئی ہے:

"ہم اِس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ مسیح کا جسمانی طور پر مُردوں میں سے جی اُٹھنا خوش خبری کے لئے بنیادی اور لازمی ہے" (ا۔کرنتھیوں ۱۵: ۱۴)۔

اِس کے بالمقابل اِس کی ترِدید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم ایسی کسی بھی بیان کی جانے والی خوش خبری کی صداقت کی ترِدید کرتے ہیں جو مسیح کی جسمانی قیامت کی تارِیخی حقیقت کو ردّ کرتی ہو۔

یسوع کی قیامت میں سب سے پہلی بات جو ہم دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ مسیح نے اپنی صفات اور حقانیت میں اپنے آپ کو راست باز ٹھہرایا۔ بذاتِ خود، وہ بے گناہ تھا۔ موت کا اُس پر کچھ اِختیار نہیں تھا کیوں کہ موت گناہ کی سزا ہے جو خدا کی طرف سے مقرر ہے، اور اگر کوئی بالکل

بے گناہ ہو تو خدا کا اُسے ہمیشہ کے لئے گناہ کی سزا دینا ناحق ہو تا۔ ہم اِس بات کو جانتے ہیں کہ مسیح نے ہمارے گناہوں کو خود پر لینے کی رضامندی ظاہر کی اور جو مصیبتیں یسوع نے صلیب پر برداشت کیں، وہ اُس کے اپنی گناہوں کے باعث نہیں بلکہ ہمارے گناہوں کے لئے تھیں۔ پھر بھی خدا مُردوں میں سے زندہ کر کے اپنے بیٹے کی بے گناہی اور راست بازی کا اِعلان کرتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ بائبل مقدّس بیان کرتی ہے کہ مسیح کا موت کے قبضہ میں رہنا ممکن نہیں تھا(اَعمال ۲: ۲۴)۔ شک پرست کہتے ہیں کہ ہم قیامت پر اِیمان نہیں لاسکتے کیوں کہ کسی کے لئے بھی مُردوں میں سے واپس آنا ناممکن ہے۔ نیا عہد نامہ اِس ناممکن بات کو متضاد انداز میں پیش کرتا ہے، یسوع کا مُردوں میں سے واپس نہ آنے کا کوئی اِمکان نہیں تھا، کیوں کہ یسوع بے گناہ تھا۔

دُوسری وجہ جس کی بنا پر مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا خوش خبری کے لئے نہایت اہم ہے، وہ یہ ہے کہ نیا عہد نامہ اِعلان کرتا ہے کہ یسوع نے ہمارے گناہوں کے لئے کفارہ دیا اور وہ ہماری راست بازی کی خاطر جی اُٹھا۔ خدا کے سامنے ہمارے راست باز ٹھہرائے جانے کا دارومدار یسوع کے کام پر منحصر ہے۔ اب تصوّر کریں کہ یسوع نے کامل راست بازی کی زندگی گزاری، وہ مر گیا اور مُردہ ہی رہا۔ تب ہمیں یہ یقین کرنے کی کوئی بنیاد نہ ملتی کہ جس قربانی کو یسوع نے پیش کیا، وہ کبھی باپ کے نزدیک مقبول ٹھہری۔ لیکن جیسا کہ پولس رسول مارس ہِل کے مقام پر اپنی تقریر میں بیان کرتا ہے کہ قیامت کے ذرِیعے باپ اپنے بیٹے کی بے گناہی کو ثابت کرتا اور اُس کے صلح کرنے والے کام کی صداقت کو آشکار کرتا ہے(اَعمال ۱۷: ۲۲-۳۱)۔ خدا اپنے بیٹے کو مُردوں میں سے زندہ کر کے یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اُس کے کام سے مکمل طور پر مطمئن ہے۔

یہ ایک اہم نکتہ ہے جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اکثر، جب مسیحی یسوع کی قیامت کے بارے میں سوچتے ہیں، تو سب سے بڑی برکت جس کی ہم توقع کرتے ہیں وہ یہ اُمید ہوتی ہے کہ ہم قبر سے زندہ کئے جائیں گے۔ یقیناً، نیا عہد نامہ ہم پر واضح کرتا ہے کہ یسوع صرف اپنے لئے نہیں جی اُٹھا، بلکہ قیامت میں شریک ہونے والوں کے لئے پہلے پھل کے طور پر، تاکہ ہم پر یہ ظاہر کرے کہ خدا نے اپنی برکات یسوع کے وسیلہ سے اُن تمام لوگوں میں تقسیم کرنے کا وعدہ کیا ہے جن کی وہ نمائندگی کرتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۲۳)۔ ہم واقعی یہ اُمید رکھتے ہیں کہ یسوع کی قیامت کے ذریعے ہمیں ہمیشہ کی زِندگی کی ضمانت اور توثیق مِل گئی ہے۔ لیکن جب ہم اِس شاندار برکت کے بارے میں سوچتے ہیں کہ ہم قبر سے زندہ کئے جائیں گے تو ہمیں قیامت اور راست باز ٹھہرائے جانے کے ساتھ تعلق کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ ہم قبر سے اِس لئے زندہ کئے جائیں گے کیوں کہ قبر کی طاقت کو یسوع نے اپنے کفارہ اور کامل فرماں برداری کی زندگی کے ذریعے شکست دی ہے۔ اِس اِعتبار سے قیامت ہمارے راست باز ٹھہرائے جانے سے جُدا نہیں اور یہی سبب ہے کہ قیامت خوش خبری کے لئے نہایت ضروری ہے۔

پولُس رسُول کو اُن لوگوں کا سامنا کرنا پڑا جو قیامت کو نظر انداز کر کے مسیحیت کی تشکیل کرنا چاہتے تھے۔ اُس نے قیامت کی حقیقی تارِیخی حیثیت کا سب سے مؤثر دِفاع ۱۔کرنتھیوں ۱۵ میں پیش کیا، جہاں وہ اُن لوگوں سے مخاطب ہوتا ہے جو قیامت کے بغیر مسیحیت قائم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ پولس کہتا ہے: اگر مُردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائِدہ ہے اور تمہارا اِیمان بھی بے فائِدہ۔ تو پھر اِس کے نتائج کیا ہوں گے؟ پولُس یہ مفروضہ قائم کرتا ہے کہ اگر مسیح جی ہی نہیں اُٹھا، اور پھر

اُسے اُس کے منطقی اور مضحکہ خیز اَنجام تک لے جاتا ہے۔ اگر مسیح اب تک مُردہ ہی ہوتا تو کوئی اُس کے ساتھ کسی بھی اہمیت کو کیوں وابستہ کرتا؟ جیسا کہ پولُس لکھتا ہے، اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہم ابھی تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہیں۔ یعنی ہمارے پاس یہ ماننے کی کوئی بنیاد باقی نہیں رہتی کہ ہم راست باز ٹھہرائے گئے ہیں۔ ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرتے ہیں۔ کیوں کہ ہم دُنیا سے نہ صرف یہ کہتے ہیں کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، بلکہ یہ بھی کہ خدا ہی نے اُسے مُردوں میں سے زِندہ کیا۔ اگر یہ بات دُرُست نہیں تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا اِیمان بھی بے فائدہ۔ اور پھر ہم سب لوگوں میں سب سے زیادہ بدنصیب ٹھہرتے ہیں۔ بلکہ جو مسیح میں سو گئے ہیں وہ بھی ہلاک ہُوئے اور موت کے بعد ہمارے پاس کوئی اُمید باقی نہیں رہتی۔ پولُس کہتا ہے کہ مسیحیت کو محض ایک اَخلاقی نظام تک محدُود کرنے کی کوشش، جو قیامت کی مرکزی توثیق کو نظر انداز کرے، سراسر حماقت ہے۔ اُن صدیوں میں جب مسیح کی اُلوہیت کا اِنکار کیا گیا(چوتھی، پانچویں، اُنیسویں اور بیسویں صدی میں) تارِیخِ مسیحیت کو اِس طرح مسمار کر کے دوبارہ تشکیل دینے کی بڑے پیمانے پر کوششیں کی گئیں کہ قیامت کو اُس سے خارج کر دیا جائے۔ مَیں کئی برسوں تک ایک ایسے خادم کے زیرِ تسلّط رہا جو مسیح کی قیامت کی حقیقی تارِیخ پر اِیمان نہیں رکھتا تھا۔ وہ قیامت کو محض ایک علامتی معنویت دیتا تھا، یہ کہتے ہوئے کہ نئے عہد نامے میں قیامت کا پیغام یہ ہے کہ ہم اُٹھ کھڑے ہوں اور نئے دِن کی سحر کا سامنا حوصلے کے ساتھ کریں۔ یہ بات مجھے نئے عہد نامے سے زیادہ فریڈرک نطشے کی سوچ سے مشابہ محسوس ہوئی، اِس لئے مَیں نے اُس سے کہا: ”اگر مسیح مردہ ہے تو مَیں کل صبح سویا ہی رہوں گا۔ اگر یہ ایک جھوٹی اُمید ہے تو مَیں اپنی زندگی کے مزید پانچ منٹ بھی ایک مسیحی کے طور پر گزارنے کا اِرادہ نہیں رکھتا“۔

درحقیقت، اگر قیامت سچ نہ ہوتی تو مَیں بھی اُن لوگوں میں شمار ہوتا جو سب سے زیادہ قابلِ رحم ہیں، کیوں کہ مَیں نے اپنی زندگی ایک زندہ خُداوند کے بجائے ایک مردہ خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دی ہے۔

بیسویں صدی میں عہدِ جدید کی اِس طرح تشریح کرنے کی کوشش کی گئی کہ قیامت کی اہمیت ایک ذاتی تجربہ تھی جسے شاگردوں نے محسوس کیا، جس میں اچانک اُنہیں یہ اِدراک حاصل ہوا کہ یسوع کون تھا اور اُس کا مقصد کیا تھا۔ وہ نئے عہدنامے کی تمام روایتیں جن میں قیامت کے مناظر شامل ہیں، محض تمثیلیں ہیں تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ شاگردوں نے یسوع کو شعوری اِدراک کے ذریعے پہچانا یعنی اب اُنہیں اِس بات کی واقفیت حاصل ہوئی کہ وہ کون تھا۔ اُنہوں نے حقیقت میں براہِ راست کسی ایسے شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا حقیقی تجربہ نہیں کیا جو مُردوں میں سے زندہ ہوا ہو۔

جیسا کہ ہماری دستاویز کہتی ہے، اگر آپ تارِیخی اِعتبار سے یسوع کی جسمانی قیامت کا اِنکار کرتے ہیں تو آپ خوش خبری کی اصل حقیقت کا اِنکار کر چکے ہیں، اور جو بھی اِیمان آپ کے پاس ہے وہ عہدِ جدید میں ہمارے پاس آنے والی خوش خبری پر اِیمان نہیں ہے۔ پھر دستاویز یہ بھی کہتی ہے کہ ہم اُس کسی بھی نام نہاد خوش خبری کی صداقت کو ردّ کرتے ہیں جو یسوع کی جسمانی قیامت کی تارِیخی حقیقت کو نظر انداز کرے۔

اِس اِنکار میں اِستعمال ہونے والی تین اہم خصوصیات کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ پہلی، یہ قیامت تارِیخی ہے، دُوسری، یہ حقیقی ہے اور تیسری یہ بدنی ہے۔ یہ اِقرار بیان کرتا ہے کہ خوش خبری کے مرکز میں یہ دعویٰ موجود ہے کہ **یسوع ناصری** واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، اور یہ

کہ وہ اُسی جسم میں جی اُٹھا جس میں وہ مرا تھا۔ یہ کوئی نیا جسم نہیں تھا۔ یہ ایک تبدیل شُدہ جسم تھا۔ یہ جلالی بدن تھا، لیکن اُس بدن کے درمیان جو قبر میں رکھا گیا تھا اور اُس بدن کے درمیان جو قبر سے باہر آیا، ایک حقیقی اور ناقابلِ اِنکار تسلسل موجود تھا۔

یہ ایک جسمانی قیامت تھی۔ یہ ایک حقیقی قیامت تھی جو وقت اور مکان میں واقع ہوئی۔

اب ہم مضمون ۱۱ کی جانب اپنی توجہ مبذول کریں گے جو راست باز ٹھہرائے جانے کے عقیدے کو بیان کرتا ہے۔

ہم اِس بات کا اِقرار کرتے ہیں کہ فقط اِیمان کے وسیلے سے راست ٹھہرائے جانے کا بائبلی عقیدہ خوش خبری کے لئے نہایت بنیادی اور لازمی ہے(رومیوں ۲۸:۳؛ ۵:۴؛ گلتیوں ۱۶:۲)۔

اِس کے بالمقابل اِس کی تردِیدیوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ کوئی شخص بائبلی خوش خبری پر اِیمان رکھنے کا دعویٰ کرے اور اُسی وقت مسیح میں فقط اِیمان کے وسیلے سے راست ٹھہرائے جانے کی رسُولی تعلیم کو ردّ کرے۔ نیز ہم اِس بات کا بھی اِنکار کرتے ہیں کہ ایک سے زیادہ سچی خوش خبری موجود ہے (گلتیوں ۱:۶-۹)۔

یسوع کی شخصیت اور اُس کے کام خوش خبری کا مرکز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دستاویز مسیح اور اُس کی تجسّم، اُلوہیت، کفارہ اور قیامت کے بارے میں کلیسیا کے تارِیخی عقائد کی توثیق بارہا کرتی ہے۔ لیکن خوش خبری صرف یہ نہیں کہ یسوع کون ہے اور اُس نے تاریخ میں کیا کیا،

بلکہ خوش خبری میں وہ برکات بھی شامل ہیں جو یسوع کے کام کے وسیلہ سے ہمیں حاصل ہوتی ہیں، اور نہ صرف یہ برکات، بلکہ یہ بھی کہ یہ برکتیں کس طرح ہم تک پہنچتی ہیں۔ یعنی، خوش خبری یہ بھی بیان کرتی ہے کہ ہم یسوع سے کس طرح جڑے ہیں اور وہ کس طرح ہماری نجات کا سبب بنتا ہے، یعنی وہ ہمارا نجات دہندہ ہے۔

رومیوں کے خط میں، پولُس رسول خدا کی خوش خبری کے مکاشفہ کا اِعلان کرتا ہے۔ پھر وہ متعدد اَبواب میں اِس خوش خبری کے مضامین کو بیان کرتا ہے۔ وہ ہمیں راست ٹھہرائے جانے کے عقیدے کی مرکزی اہمیت کی طرف لے جاتا ہے، کیوں کہ راست باز ٹھہرایا جانا اُس کام کا پھل ہے جو یسوع نے ہمارے لئے اَنجام دیا۔ ہم اُس کی شخصیت اور اُس کے کام کے باعث خدا کے حضور راست باز ٹھہرائے جانے کے قابل بنتے ہیں۔ یہ تصوُّر کے ہم اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں نہ کہ شریعت پر اَعمال کے باعث، خوش خبری کا جُزوِلازم ہے۔

کلیسیا نے اِصلاحات کے بعد سے اِس بات کا اِقرار کیا ہے کہ ہمارا راست باز ٹھہرایا جانا فقط اِیمان کے وسیلے اور صرف یسوع مسیح میں ممکن ہے۔ در حقیقت، اِصطلاح "**sola fide**" جو راست باز ٹھہرائے جانے کے عقیدے کے لئے لاطینی اِختصار ہے، بالکل یہی معنی رکھتی ہے کہ ہم صرف اِیمان کے وسیلہ سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ صرف اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم صرف یسوع مسیح پر اِعتقاد رکھ کر راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ مصلحین نے سکھایا کہ اِیمان ہمارا واحد آلہ یا سبب ہے جس کے ذریعے ہم راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اِیمان وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم یسوع کے کام کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ جو کچھ یسوع نے ہمارے لئے کیا، وہ اِیمان کے وسیلہ سے ہم تک پہنچتا ہے۔

مضمون ۱۱ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہم اِس بات کا اِنکار کرتے ہیں کہ کوئی شخص بائبلی خوش خبری پر اِیمان رکھ سکتا ہے اور اُسی وقت یسوع مسیح میں فقط اِیمان کے وسیلہ سے راست باز ٹھہرائے **جانے** کی رسُولی تعلیم کو ردّ کرے۔ یہ بات مسیحیت کی تاریخ میں سب سے بڑی بحث کی طرف اِشارہ کرتی ہے، جو سولہویں صدی میں شِدّت کے ساتھ جنم لے کر پھوٹ نکلی اور جس نے پروٹسٹنٹ اِصلاحات کو جنم دیا۔ سولہویں صدی کی بحث خوش خبری کے گرد مرکوز تھی۔ وہ لوگ جو **"sola fide"**یعنی صرف اِیمان کے وسیلہ سے راست باز ٹھہرائے جانے کے عقیدے پر اِیمان رکھتے تھے، کچھ بھی کم تر قبول کیے بغیر، وہ بائبلی اور رسُولی خوش خبری کے لئے جاں فشانی کے ساتھ جدو جُہد کر رہے تھے۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک کلیسیا کا درمیانی تنازعہ دراصل یہی تھا کہ خوش خبری کیا ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا نے **"sola fide"**یعنی صرف اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جانے کے عقیدہ کو مسترد اور ردّ کیا۔

جب پولس رسول گلتیوں کے نام اپنے خط میں یہودیت پسند بدعت سے خطاب کرتا ہے تو وہ لکھتا ہے کہ ہمیں اُس خوش خبری کے سِوا کسی اَور خوش خبری کو قبول نہیں کرنا چاہیئے جو نئے عہد نامے میں پیش کی گئی ہے (گلتیوں ۱:۶-۹)۔ خوش خبری صرف ایک ہی ہے، اور وہی ایک خوش خبری ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہم صرف اِیمان کے وسیلہ سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ یہ اِنکار اِس اَمر کی وضاحت کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ وہ خوش خبری پر اِیمان رکھتا ہے، لیکن اُسی وقت فقط اِیمان کے وسیلہ سے راست بازی کی تعلیم کا اِنکار کرتا ہے، تو جس پر وہ اِیمان رکھتا ہے وہ بائبلی خوش خبری نہیں ہے۔ وہ چاہے کچھ بھی ہو، لیکن وہ نئے عہد نامے کی خوش خبری نہیں ہے، اور اُسے لازماً بُری خبر قرار دیا جانا چاہیئے۔

یہ اثبات بائبلی خوش خبری اور حقیقی خوش خبری کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، اور اِن کے بغیر خوش خبری کی حقیقی رُوح باقی نہیں رہتی۔ ہمارے زمانے میں، جیسے سولہویں صدی میں تھا، راست بازی کے عقیدے کے بارے میں سنگین اِختلافات پائے جاتے ہیں۔ اِن اختلافات کی بڑی وجہ راست بازی کے عقیدے کے بنیادی مفہوم سے ہماری ناواقفیت ہے۔ یہ ایک نہایت نازُک صُورتِ حال ہے، کیوں کہ نیا عہد نامہ صرف اِیمان کے وسیلہ سے راست بازی کو خوش خبری کے ساتھ لازمی اور ناقابلِ جدائی کے طور پر جوڑتا ہے۔ اگر ہم راست بازی کو نہیں سمجھتے تو ہم حقیقت میں خوش خبری کو بھی نہیں سمجھتے۔ اور اگر ہم خوش خبری کی منادی کرنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ ہم صرف اِیمان کے وسیلہ سے راست بازی کی منادی کریں۔

ساتواں باب

منسوبی اور محسوبی راست بازی

دستاویز "یسوع مسیح کی خوش خبری: ایک بشارتی تقریب" میں موجود تمام توثیق ی مضامین میں، مضمون نمبر ۱۲ سب سے جامع انداز میں خوش خبری کی تاریخی بشارتی اِلٰہیات اور روایتی طور پر رومن کیتھولک کلیسیا کی تعلیم کے درمیان فرق بیان کرتا ہے۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ محسوب کیے جانے کا عقیدہ (ہمارے گناہوں کا مسیح پر محسوب کیا جانا اور اُس کی راست بازی کا ہم سے منسوب کیا جانا) جس کے وسیلہ سے ہمارے گناہ پوری طرح معاف کیے جاتے اور ہم خدا کے حضُور پوری طرح قبول کیے جاتے ہیں، بائبلی خوش خبری کے لئے لازمی ہے (۲۔ کرنتھیوں ۵:۱۹-۲۱)۔

اِس کے بالمقابل اِس کی تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم یہ اِنکار کرتے ہیں کہ ہم صرف یسوع مسیح کی راست بازی جو ہمارے اندر داخل کی گئی ہے یا کسی بھی ایسی راست بازی کے ذریعے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں جو ہمارے اندر موجود سمجھی جاتی ہو۔

اِصلاحِ کلیسیا کا آغاز مارٹن لوتھر کی تحریک سے ہوا، لیکن ٹرینٹ کی مجلس سے پہلے، جس میں پروٹسٹنٹ نقطۂ نظر کو رومن کیتھولک کلیسیا نے لعنت قرار دیا، دونوں جماعتوں کو قریب لانے کی کوشش کی گئی۔ اِصلاحِ کلیسیا کے نمائندے اور رومن کیتھولک کلیسیا کے

نمائندے ریگنس برگ، جرمنی میں ملاقات کے لئے جمع ہوئے۔ اُنہوں نے دونوں فریقوں کے درمیان مفاہمت اور سمجھوتا قائم کرنے کی کوشش کی۔ اور مختصر مُدت کے لئے، یہ کامیاب معلوم ہوا۔ حتیٰ کہ آخر کار یہ کوشش ناکام ہو گئی۔

جہاں دونوں فریق کسی معاہدے پر پہنچنے میں ناکام ہوئے، وہ نقطہ راست بازی کی آخری بنیاد کے سوال سے متعلق تھا۔ خدا کس بنیاد پر کسی شخص کو اپنی نظر میں راست ٹھہرائے گا؟ اِس جھگڑے نے دو اَلفاظ کی طرف توجہ مرکوز کر دی۔ اِن میں پہلا لفظ محسوب تھا جو بشارت دینے والوں کا پسندیدہ لفظ تھا۔ لیکن رومن کیتھولک چرچ نے لفظ داخل کرنا پر زور دیا۔ اِن کے فرق کو سمجھنے سے پہلے، یہ جاننا ضروری ہے کہ دونوں فریق یقین رکھتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح ہم یسوع مسیح کی راست بازی کے ذریعے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ لیکن اصل سوال یہ بن گیا: کِن معنوں میں ہم یسوع مسیح کی راست بازی کے ذریعے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں؟ کس طریقے یا انداز میں یسوع مسیح کی راست بازی ہمارے لئے راست بازی حاصل کرنے میں مؤثر ثابت ہو سکتی ہے؟ اِس فرق کو سمجھنے کے لئے، سب سے پہلے رومن کیتھولک نظریات کا جائزہ لیں۔ رومن کیتھولک کلیسیا کے مطابق، راست بازی کا آغاز بپتسمہ سے ہوتا ہے۔ کلیسیا کے مطابق،، بپتسمہ وہ وسیلہ اور آلہ ہے جس کے ذریعے اِبتدائی طور پر راست بازی حاصل ہوتی ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح کی راست بازی بپتسمہ کے وقت رُوح میں داخل کی جاتی ہے۔ وہ جسے داخل کرنا کہتے ہیں اُس کا مطلب یہ ہے کہ راست بازی کا فضل اِیمان دار کی رُوح میں ڈالا جاتا ہے، اور یہ فضل یسوع مسیح کی راست بازی کا فضل ہے۔ پھر وہ شخص جو اُس فضل کا حُصُول پاتا ہے، لازِم ہے کہ اُس فضل کے ساتھ تعاوُن کرے اور اُس کی توثیق کرے۔ ٹرینٹ

کی مجلس کے مطابق، جب حقیقی راست بازی اِیمان دار کے اندر موجود ہو اور وہ راست بازی کسی شخص کے اندر مستقل طور پر موجود ہو، تب ہی خدا اُس شخص کو اپنی نظر میں راست ٹھہرائے گا۔

جب کوئی شخص راست بازی کا فضل حاصل کرتا ہے اور اُس کے ساتھ تعاوُن کرتا اور اُس کی توثیق کرتا ہے، تو وہ شخص نجات کی حالت میں داخل ہو جاتا ہے، اور وہ وہاں برقرار رہتا ہے جب تک کہ وہ کوئی مہلک گناہ سرزد نہ کرے۔ مہلک گُناہ اِس لئے مہلک کہلاتا ہے کیوں کہ یہ رُوح میں موجود ہے اور ہمارے اندر موجود فضل کو برباد کر دیتا ہے۔ اور ایک مرتبہ جب وہ فضل تباہ ہو جائے تو پھر اُس شخص کو دوبارہ راست باز ٹھہرایا جانا ضروری ہوتا ہے، اور دوبارہ راست بازی کا حُصُول ایک اَور مقدّس رسم کے وسیلے سے ہوتا ہے: یعنی توبہ۔ رومن کیتھولک کلیسیا توبہ کی مقدّس رسم کو اُن لوگوں کے لئے راست بازی کا دُوسرا ستون قرار دیتی ہے جن کی رُوحیں تباہ ہو چکی ہیں۔ نجات ضائع ہو جاتی ہے، اور اِسے دوبارہ حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ فضل کو نئے طور پر حاصل کیا جائے۔ جو اب توبہ کی رسم کے وسیلے سے ہی ممکن ہے۔ دراصل، توبہ کی اِس رسم سے متعلق مسائل، خاص طور پر گناہوں کی معافی کے جھوٹے دعوؤں کا مسئلہ، یہی وجوہات تھیں جنہوں نے اِبتدا میں لوتھر اور رومن کیتھولک کلیسیا کے درمیان تنازعے کو جنم دیا۔

رومن کیتھولک کلیسیا کے برعکس، مصلحین نے یہ سکھایا کہ ہماری راست بازی داخل ہونے کے ذریعے نہیں، بلکہ اِنتساب کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہ اِنتساب خدا کے قانونی اِعلان یا فرمان سے متعلق ہے، جس کے ذریعے وہ ایک شخص کے ریکارڈ کو دُوسرے کے لئے محسوب کرتا ہے۔ راست بازی میں اِنتساب دو طرفہ عمل ہے اور یہ دونوں اَطراف میں ہوتا ہے۔ سب سے

پہلے، مسیح صلیب پر ہمارے گناہوں کی سزا اپنے اُوپر لیتا ہے۔ کفارہ میں مسیح ہمارے گناہوں کو برداشت کرتا ہے۔ وہ ہماری خاطر گناہوں کا بوجھ اُٹھانے والا بن جاتا ہے، جب خدا ہمارے گناہوں کو ہم پر سے اُس پر منتقل کر دیتا ہے۔ مسیح پرانے عہد نامے کے یومِ کفارہ کی رسم کو پورا کرتا ہے۔ یوم کفارہ کے دِن، سردار کاہن علامتی طور پر اپنے ہاتھ اُس قربانی کے بکرے پر رکھتا تھا۔ یہ اِس بات کی علامت تھی کہ لوگوں کا گناہ بکرے پر منتقل یا اُس سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ جب گناہ اور قصُور بکرے پر منتقل ہو جاتے، تو بکرے کو بیابان کی طرف، باہر اندھیروں میں بھیج دیا جاتا۔ اِنتساب کا تصوُّر پرانے عہد نامے کے قربانی کے نظام میں گہری جڑیں رکھتا ہے، اور صلیب پر ہمارے گناہ خدا کے قانونی اِعلان یا فرمان کے وسیلے سے مسیح پر منتقل کیے جاتے ہیں۔

لیکن یہ ہماری راست بازی کی پوری کہانی نہیں بلکہ اُس کا صرف ایک پہلو ہے۔ مسیح کے ہمارے قصُوروں کی قیمت ادا کرنے کے بعد، ممکن ہے کہ ہم بے گناہی کی حالت میں ہوں، لیکن ہمارے پاس نہ کوئی راست بازی ہوتی ہے اور نہ کوئی خاص اہلیت، اور خدا راست بازی کے عمل میں یہ دیکھتا ہے کہ اُس کی راست بازی کی شریعت ہمارے اندر پوری کی جائے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مسیح نے نہ صرف اپنے لوگوں کے لئے موت کو برداشت کیا بلکہ وہ ہمارے لئے مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ ہماری مخلصی محض مسیح کی موت کے وسیلے سے مکمل نہیں ہوئی، اگرچہ وہ ہماری نجات کے لئے نہایت ضروری اور بنیادی تھی۔ یعنی یسوع محض مبارک جمعہ کے دِن آسمان سے اُتر کر، صلیب پر جا کر، اور پھر واپس آسمان کو نہیں لوٹ گیا۔ وہ ایک شِیر خوار بچے کی صُورت میں پیدا ہوا، اور اپنی پیدایش کے وقت ہی سے وہ خدا کی پوری شریعت کے تابع کر دیا گیا۔

اُس کی پوری زندگی خدا کی شریعت کے ہر ایک پہلو سے پورا کرنے کے لئے گزاری گئی، اور اُس نے اپنی کامل راست بازی کے وسیلے سے خدا کی برکت کے لئے اہلیت حاصل کی۔ پھر یہی بات ہماری راست بازی میں دوہری نسبت کی صُورت میں سامنے آتی ہے۔ ایک طرف ہمارا قصُور مسیح سے منسوب کیا جاتا ہے اور اُس کی طرف منتقل ہوتا ہے، اور دُوسری طرف مسیح کی راست بازی ہم سے محسوب کی جاتی ہے۔

رومن کیتھولک کلیسیا کے نزدیک راست بازی کا سب سے پہلا سبب بپتسمہ ہے اور اُس کے بعد توبہ کی رسم۔ تاہم اِصلاحِ کلیسیا کے علمائے اِلٰہیات کے نزدیک راست بازی کا سبب اِیمان ہے۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس کے وسیلے سے ہم مسیح کو تھام لیتے ہیں اور جس کے ذریعے مسیح کی اہلیت اِیمان دار کے لئے شمار کی جاتی ہے، یہاں تک کہ جو کوئی مسیح پر اِعتقاد رکھتا ہے اُس کے کھاتے میں مسیح کی راست بازی محسوب کر دی جاتی ہے یا اُس کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا نے اِس تصوّرِ محسوب کو ردّ کر دیا اور کہا کہ اِس میں وہ چیز شامل ہو جاتی ہے جسے وہ ایک قانونی فرضیّت قرار دیتے ہیں۔ یعنی اگر خدا کوئی قانونی اِعلان کرے جس کے ذریعہ وہ ایک شخص کی راست بازی کسی دُوسرے شخص کی طرف منتقل کرے، تو یہ ایک خیالی اَمر ہو گا۔ ایسا کرنا خدا کو ایک خلافِ حقیقت بات میں ملوث کرتا، کیوں کہ یہ سچائی پر مبنی نہ ہوتا۔ رومن کیتھولک مؤقف یہ سوال اُٹھاتا تھا کہ: ایک عادِل اور قدُّوس خدا کس طرح کسی ایسے شخص کو راست باز ٹھہرایا محسوب کر سکتا ہے جو حقیقت میں راست باز نہیں؟ وہ کس طرح کسی کو راست باز قرار دے سکتا ہے جب کہ وہ شخص بذاتِ خود راست باز نہیں ہے؟ رومن کیتھولک کلیسیا کے نزدیک

یہ بات خدا کی دیانت پر سایہ ڈالتی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدا اپنی راست بازی کے معیار میں کسی درجے کی نرمی یا سمجھوتا کر رہا ہے۔

مصلحین نے اِس کے جواب میں کہا کہ بے شک یہ ایک قانونی عمل ہے، لیکن اِس میں کوئی تصوّراتی یا فرضی بات شامل نہیں۔ اوّل، وہ راست بازی جو اِیمان کے وسیلے سے ہمارے لئے محسوب کی جاتی ہے، کوئی غیر حقیقی راست بازی نہیں، بلکہ حقیقی راست بازی ہے۔ یہ یسوع مسیح کی راست بازی ہے اور اُس کی راست بازی میں کسی طرح کا کوئی فریب یا فرضی پن نہیں۔ ثانیاً، جب خدا کسی ایک شخص سے کوئی چیز لے کر دُوسرے کے لئے محسوب کرتا ہے، تو یہ محض تصوُّراتی عمل نہیں ہوتا بلکہ ایک حقیقی اِنتقال ہوتا ہے۔ یہ اِیمان رکھنے والے لوگوں کے لئے حقیقی راست بازی کا حقیقی اِنتساب ہے۔ مَیں یہ بھی کہوں گا کہ اگر ہم اُصولی طور پر اِنتساب کے تصوُّر پر اِعتراض کریں، تو نہ صرف ہمیں مسیح کی راست بازی کو اپنے حق میں محسوب کیے جانے سے اِنکار کرنا پڑے گا بلکہ صلیب کو بھی ردّ کرنا پڑے گا، کیوں کہ واضح طور پر صلیب پر مسیح ہمارے گناہوں کی سزا اپنی جان پر لے رہا ہے۔ خدا اپنی غضب ناک عدالت کو اُس پر منتقل کرتا ہے، بجائے اِس کے کہ وہ ہم پر ڈالے، کیوں کہ خدا نے ہمارے قصُوروں کو اِنتساب کے وسیلے سے مسیح پر منتقل کر دیا ہے۔

فقط اِیمان کے وسیلے سے راست بازی خوش خبری کے لئے بنیاد ہے۔ اگر "sola fide" نہ ہو تو آپ کے پاس خوش خبری نہیں ہے۔ اور اِنتساب کا تصوُّر صرف اِیمان کے وسیلے سے راست بازی کے عقیدے کے لئے لازمی ہے۔ لہٰذا اگر آپ کے پاس اِنتساب نہیں، تو پھر آپ کے پاس "sola fide" بھی نہیں۔ اور اگر آپ کے پاس "sola fide" نہیں تو آپ کے

پاس خوش خبری نہیں ہے۔ کیوں کہ اِنتساب کے اِس عقیدے کے بغیر آپ کے پاس خوش خبری موجود نہیں ہو سکتی، کیوں کہ خوش خبری اِسی خیال پر قائم یا ساقط ہوتی ہے کہ یسوع کی راست بازی ہمارے لئے محسوب یا منتقل کی جاتی ہے۔

ہم اکثر یہ سوچتے ہیں کہ اِن عقائد میں سے کچھ ہماری روز مرہ زِندگی اور عملی زندگی کے لئے کس حد تک اہم ہیں۔ ہماری زندگیوں کے لئے اِس سے زیادہ اہم اور ضروری کچھ نہیں کہ ہم یہ جانیں کہ ہم کس طرح ایک قدّوس اور عادِل خدا کے ساتھ نجات بخش تعلق میں قائم رہ سکتے ہیں۔ اگر ہماری مخلصی کسی حد تک بھی ہماری اپنی راست بازی پر منحصر ہوتی، تو پھر ہماری نجات کی کوئی اُمید نہ ہوتی، کیوں کہ وہ واحد راست بازی جو خدا کی طرف سے اُس کی تمام مخلوقات پر مقرر کردہ معیار پر پورا اُتر سکتی ہے، وہ یسوع مسیح کے وسیلے سے حاصل کی گئی راست بازی ہے۔ یہی سچائی ہے جو ہم خوش خبری میں سُنتے ہیں اور یہی سچائی ہے جسے ہم مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں۔

آٹھواں باب

مسیح کی راست بازی

مضمون ۱۲ نے ہم پر یہ واضح کیا کہ ہماری راست بازی مسیح کی راست بازی کے محسوب کیے جانے پر قائم ہے،اور یہ کسی ایسی راست بازی میں نہیں پائی جاتی جو ہمارے اندر قائم یا موجود سمجھی جائے۔ پہلی نظر میں یوں محسوس ہو سکتا ہے کہ مضمون ۱۳ محض وہی بات دُہرا رہا ہے جو مضمون ۱۲ میں بیان کی گئی تھی۔ لیکن چونکہ محسوب کیے جانے کا معاملہ اور ہماری راست بازی میں مسیح کا کردار خوش خبری کی دُرُست تفہیم کے لئے نہایت مرکزی حیثیت رکھتا ہے،اِس لئے اُس دستاویز کے مرتبین، جس کا ہم جائزہ لے رہے ہیں،اُنہوں نے ضروری سمجھا کہ مضمون ۱۳ میں اِس بات کو مزید صراحت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ توثیق ۱۳یوں ہے:

ہم اِس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ مسیح کی وہ راست بازی جس کے وسیلہ سے ہم راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں، فی الحقیقت اُسی کی اپنی راست بازی ہے، جسے اُس نے ہماری کسی شراکت کے بغیر، اپنی کامل فرماں برداری میں اور اُس کے وسیلے سے حاصل کیا۔ یہ راست بازی خدا کے عدالتی (یعنی قانونی) اعلان کے ذریعہ ہمارے لئے شمار کی جاتی ہے، محسوب کی جاتی ہے، یا ہمارے حق میں ٹھہرائی جاتی ہے اور یہی ہماری راست بازی کی واحد بنیاد ہے۔

اِس کے بالمقابل اِس کی تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ ہماری زندگی کے کسی بھی مرحلے میں ہمارے کیے ہوئے کسی بھی اَعمال سے نہ تو مسیح کی اہلیت میں کوئی اِضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی ہمارے اَعمال کسی بھی طور پر ہماری راست بازی کی بنیاد بن سکتے ہیں (گلتیوں ۲:۱۶؛ اِفسیوں ۲:۸-۹؛ ططس ۳:۵)۔

جب ہم یسوع مسیح کی راست بازی کی بات کرتے ہیں، تو اِس سے ہماری مراد وہ راست بازی ہے جو یسوع نے اپنی کامل فرماں برداری میں حاصل کی۔ تارِیخی اِعتبار سے، ماہرینِ الٰہیات نے یسوع کی فرماں برداری کے دو اَقسام میں فرق بیان کیا ہے۔ ایک کو یسوع کی غیر فعال فرماں برداری کہا جاتا ہے، اور دُوسری کو اُس کی کامل اور عملی فرماں برداری۔ یہ اِصطلاحات اِس دستاویز میں براہِ راست اِستعمال نہیں ہوئیں، تاہم بِلا شُبہ یہ سطح کے تھوڑا سا نیچے موجود ہیں اور اِس بیان کے تارِیخی پس منظر کو قائم کرتی ہیں۔

یسوع مسیح کی غیر فعال فرماں برداری سے مراد اُس کا شریعت کی سزا کو برداشت کرنا ہے جو اُس کی زندگی کے دوران اُس پر عائد ہوئی، اور جو آخر کار صلیب پر اُس کی موت میں مکمل ہوئی۔ اُس نے خدا کے اُس فرمان کی مکمل فرماں برداری کی کہ وہ ہماری طرف سے خدا کے فیصلے کو قبول کرے۔ یسوع مسیح کی عملی فرماں برداری سے مراد اُس کی شریعت کی پاسداری اور اُس کے تمام مطالبات کو کامل طور پر پورا کرنا ہے۔ اُس نے ہر جُزو اور ہر پہلو میں خدا کی شریعت کی کامل فرماں برداری کا عملی مظاہرہ کیا۔

جب لُوتھر نے اُس راست بازی کی بات کی جس سے ہم راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں، تو اُس نے دو مددگار اِصطلاحات اِستعمال کیں۔ پہلی اِصطلاح ہے "justitia alienum" جس کا مطلب ہے "غیر مُلکی یا اجنبی راست بازی"۔ Justitia alienum اُس راست بازی کی طرف

اِشارہ کرتی ہے جو کسی اَور کے ذریعے حاصل کی گئی ہو۔ یہ کسی اَور کی راست بازی ہے، نہ کہ ہماری اپنی۔ جس راست بازی سے ہم راست باز ٹھہرائے گئے، وہ یسوع مسیح کی وہ راست بازی ہے جو دراصل خود اُس کی اپنی ہے۔ اصل میں یہ ہماری اپنی نہیں ہے۔ ہم اِسے صرف اِنتساب کے ذریعے ہی حاصل کرتے ہیں۔

لُوتھر نے دُوسری اِصطلاح "extra nos" اِستعمال کی، جس کا مطلب ہے "ہم سے باہر یا ہم سے جُدا "۔ یعنی، وہ راست بازی جو ہماری راست بازی کی بنیاد ہے، نہ کہ ہماری اپنی راست بازی، بلکہ یہ وہ راست بازی ہے جو یسوع مسیح نے ہمارے لئے حاصل کی۔ یہ راست بازی خدا کے قانونی اِعلان کے ذریعے ہمیں شمار، محسوب، یا اِنتساب کی جاتی ہے، تاکہ یہ ہماری راست بازی کی واحد بنیاد قرار پائے۔

مضمون ۱۳ اِس بات کی تردِید کرتا ہے کہ ہماری زندگی کے کسی بھی مرحلے میں ہمارے کیے ہوئے کوئی بھی اَعمال مسیح کی اہلیت میں کسی بھی طرح اِضافہ کریں، یا ہمارے لئے کوئی ایسی اہلیت پیدا کریں جو کسی بھی صُورت میں ہماری راست بازی کی بنیاد میں داخل ہو۔ یہاں رومن کیتھولک تعلیم کے اہلیت کے تصوُّر کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ یہ اہلیت رومن کیتھولک میں توبہ کی رسم کی مشق میں عملی طور پر ظاہر ہوتی ہے جو، جیسا کہ ہم یاد رکھتے ہیں، اُن لوگوں کے لئے ضروری ہے جو مہلک گناہ کے مرتکب ہو چکے ہوں، تاکہ وہ دوبارہ راست باز ٹھہرائے جائیں۔ وہ صرف اُس وقت دوبارہ راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں جب وہ توبہ کی رسم کے مختلف مراحل سے گزرتے ہیں، جن میں اِقرار، پشیمانی کا عمل، کشیش کی معافی اور کفایتی اَعمال شامل ہیں۔ تاہم، ہماری راست بازی کے لئے جو اہلیت شمار کی جاتی ہے وہ صرف مسیح کی اہلیت ہے، اور یہ اہلیت کامل

ہے، لہٰذا اِسے نہ بڑھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی کم کیا جاسکتا ہے۔ ہم کاملیت میں کچھ اِضافہ نہیں کر سکتے ۔ ہم کوئی بھی ایسی اہلیت پیدا نہیں کر سکتے جو خدا کی راست بازی کے تقاضوں کو پورا کرے، اگر وہ پہلے ہی یسوع نے اپنی کامل فرماں برداری کے ذریعے حاصل نہ کی ہو۔

اب ہم ایک نازُک اور دقیق حصے پر پہنچ گئے ہیں۔ ہماری دستاویز میں وہ فرق بیان کیا گیا ہے جو راست بازی اور تقدیس کے درمیان پایا جاتا ہے۔ توثیق ۱۴ کچھ یوں بیان کرتی ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ اگرچہ تمام اِیمان داروں میں رُوح القدس سکونت پذیر ہے اور وہ مقدّس بننے اور مسیح کی صُورت کے مطابق ڈھلنے کے عمل میں ہیں، مگر راست بازی کے یہ نتائج اِس کی بنیاد نہیں ہیں۔ خدا ہمیں صرف اپنے فضل اور فقط اِیمان کے وسیلے سے اور صرف مسیح کی وجہ سے، ہمارے تاحال گنہگار ہونے کے باوجود، ہمیں راست باز ٹھہراتا ہے، ہمارے گناہ معاف کرتا ہے اور ہمیں لے پالک بچوں کے طور پر قبول کرتا ہے (رومیوں ۴:۵)۔

اِس کے بالمقابل اِس کی تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ اِیمان داروں کو خدا کے زِندگی بدل دینے والے فضل کے ساتھ اپنی شراکت کی وجہ سے فطری طور پر راست باز ہونا ضروری ہے، اِس سے پہلے کہ خدا اُنہیں مسیح میں راست باز قرار دے۔ ہم ابھی بھی گنہگار ہونے کے باوجود راست باز قرار پاتے ہیں۔

ہم خدا کی نظر میں ابھی بھی گنہگار ہونے کے باوجود راست باز قرار پاتے ہیں۔ یا پھر جیسا کہ لوتھر نے کہا: ہم "**simul justus et peccator**" ہیں، یعنی ایک ہی وقت میں راست باز اور بیک وقت گنہگار۔ اُس کا مطلب یہ تھا کہ جب کوئی شخص مسیح پر اپنا اِیمان رکھتا ہے،

خدا اُسے مسیح کی راست بازی کے اِنتساب کے ذریعہ راست باز ٹھہراتا ہے۔ لیکن ہماری راست بازی فوراً ہماری گناہ آلود فطرت کو ختم نہیں کرتی، ہم راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں، لیکن ہم گناہ کرنا جاری رکھتے ہیں۔ تاہم، جو کوئی راست باز ٹھہرایا جاتا ہے، وہ بھی خدائے رُوح القدس میں سکونت پاتا ہے، اور راست باز ٹھہرائے جانے کے وقت سے ہی رُوح القدس اِیمان دار کی رُوح اور زندگی میں اپنا تقدیس کا کام شروع کر دیتا ہے۔ لہٰذا، اگرچہ ہمیں راست باز ٹھہرائے جانے کے لئے یہ اِنتظار کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہم پہلے خود راست باز بن جائیں، تب بھی ہم راست باز بنتے جارہے ہیں۔ یہ عمل کہ ہم مسیح کی صُورت پر ڈھلتے جائیں اور مسیح کی کاملیت میں بڑھتے جائیں، ہماری رُوحانی پیدایش اور ہماری راست بازی کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہماری دستاویز اِس بات کی تردِید نہیں کرتی کہ مسیحی اچھے اَعمال کے بارے میں فکر مند ہوں۔ یعقوب رسول لکھتا ہے: "اَے میرے بھائِیو! اگر کوئی کہے کہ مَیں اِیمان دار ہُوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائِدہ؟ کیا اَیسا اِیمان اُسے نِجات دے سکتا ہے؟ "(یعقوب ۲:۱۴)۔ ہمارے اچھے اَعمال ہماری راست بازی سے سرایت کرتے ہیں اور وہ ہماری راست بازی کی وجہ یا بنیاد نہیں ہیں۔ ہماری راست بازی میں صرف یسوع کے اچھے اَعمال ہی حصہ ڈالتے ہیں۔ ہمارے اچھے اَعمال راست بازی کے بعد اُس کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ پھر، دستاویز یہ توثیق کرتی ہے کہ تمام اِیمان دار رُوح القدس میں سکونت پذیر ہیں اور وہ مسیح کی صورت کے مطابق ڈھلنے کے عمل میں ہیں۔ ہمیں مسیح کی مانند بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اہم بات یہ ہے کہ مضمون ۱۴ اِس بات کی تردِید کرتا ہے کہ "اِیمان داروں کو خدا کے زندگی بدل دینے والے فضل کے ساتھ اپنی شراکت کی وجہ سے فطری طور پر راست باز ہونا

ضروری ہے، اِس سے پہلے کہ خدا اُنہیں مسیح میں راست باز قرار دے۔ ہم گنہگار ہونے کے باوجود اب بھی راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں"۔ یہاں کلیدی لفظ "اِس سے پہلے" ہے۔ رومن کیتھولک اور بشارتی اِیمان دار دونوں یقین رکھتے ہیں کہ راست بازی ایک عدالتی اِعلان پر مشتمل ہے۔ اِس راست بازی کا اِعلان اُس وقت کیا جاتا ہے جب خدا ایک عدالتی فیصلہ کرتا اور یہ کہتا ہے کہ کوئی شخص اُس کی نظر میں راست باز ہے۔ دونوں فریق اِسی پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ بحث اِس بارے میں ہے کہ خدا یہ اِعلان کب اور کس بنیاد پر کرتا ہے۔ اِصلاحی مبلغین نے اِس بات پر زور دیا کہ خدا یہ اِعلان اُس وقت کرتا ہے جب ہمارے اندر ابھی فطری راست بازی موجود نہیں ہوتی۔ وہ یہ اِعلان اُس وقت کرتا ہے جب ہم اِیمان رکھتے ہیں، یہاں تک کہ ہم ابھی بھی گنہگار ہوں۔ یہی خوش خبری کا سب سے اچھا پہلو ہے۔ ہم اپنے گناہوں کی معافی پاسکتے ہیں، ہم خدا کے خاندان میں لے پالک بنائے جاسکتے ہیں، اور ہم اُس وقت جب ہم یسوع کو قبول کرتے ہیں، اپنے خالق کی طرف سے راست باز قرار دیے جاسکتے ہیں، کیوں کہ اُس لمحے اُس کی تمام ذات اور اُس کی تمام کامرانی ہمارے حصے میں آجاتی ہے۔

نیا عہد نامہ ہمیں کہتا ہے کہ "ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کے کام کئے جاؤ" (فلپیوں ۲:۱۲)۔ بعض اوقات ہم یہ پڑھ کر اُلجھن کا شکار ہو جاتے ہیں، کیوں کہ راست بازی اور نجات کے اَلفاظ اکثر ایک دُوسرے کے متبادل کے طور پر اِستعمال ہوتے ہیں۔ یہ بات صداقت پر مبنی ہے کہ جب ہم یسوع پر اِیمان لاتے ہیں تو ہم نجات میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہماری حتمی اور کامل نجات اُس وقت تک واقع نہیں ہوتی جب تک ہم آسمان میں اپنی جلالی صورت میں داخل نہ ہو جائیں۔ اِس لئے نجات کے عمل کا ایک حصہ تقدیس ہے۔ لیکن راست بازی پہلے آتی ہے۔

ہم اپنی راست بازی حاصل کرنے کے لئے کام نہیں کر رہے۔ ہم اُس راست بازی کے پھل کو اپنی تقدیس میں ظاہر کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔

نواں باب

زِندگی تبدیل کرنے والی خوش خبری

جس لمحے ہم حقیقی اِیمان کے ساتھ مسیح کو قبول کرتے ہیں، خدا مسیح کی راست بازی کے اِنتساب کے سبب ہمیں راست باز ٹھہراتا ہے۔ لیکن اگرچہ ہمیں راست باز ٹھہرایا گیا ہے، ہم پھر بھی گناہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ عمر بھر جاری رہنے والا عمل جس کے ذریعے ہمیں مقدّس بنایا جاتا اور مسیح کی صُورت کے مطابق ڈھالا جاتا ہے، اور جو ہمارے راست باز ٹھہرائے جانے کے وقت سے شروع ہوتا ہے، تقدیس کہلاتا ہے۔ مضمون ۱۵ راست باز ٹھہرائے جانے اور تقدیس کے باہمی تعلق سے متعلق بحث کرتا ہے۔ توثیق ۱۵ یوں بیان کی گئی ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ نجات بخش اِیمان کا نتیجہ تقدیس کی صُورت میں ظاہر ہوتا ہے، یعنی رُوح القدس کی قدرت کے وسیلے سے زندگی میں ایسی تبدیلی واقع ہوتی ہے جو مسیح کے ساتھ بڑھتی ہوئی مطابقت کی جانب لے جاتی ہے۔ تقدیس سے مراد مسلسل توبہ ہے، یعنی ایسی زندگی جس میں اِنسان گناہ سے رُخ موڑ کر یسوع مسیح کی خدمت کرتا، اُسے اپنا خداوند اور آقا مانتے ہوئے اُس کی شکرگزاری کرتا اور اُس پر مکمل اِنحصار کرتا ہے (گلتیوں ۵:۲۲-۲۵؛ رومیوں ۸:۴؛ ۱۳:۱۴)۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم ہر اُس نقطۂ نظر کی تردِید کرتے ہیں جو راست باز ٹھہرائے جانے کے لئے مسیح کے ساتھ ہماری تقدیس بخش رفاقت سے جُدا کر دے، اور جو دُعا، توبہ، صلیب اُٹھانے، اور رُوح میں زندگی گزارنے کے وسیلے سے اُس کی شبیہ کے ساتھ بڑھتی ہوئی مطابقت کو نظر انداز کرے۔

جیسا کہ ہم باب ۸ میں ذِکر کر چکے ہیں کہ مارٹن لوتھر نے کہا کہ راست باز ٹھہرایا گیا گنہگار ایک ہی وقت میں راست باز بھی ہوتا ہے اور گنہگار بھی۔ وہ مسیح کی راست بازی کے اُس پر منتقل ہونے کے باعث راست باز ہے، لیکن اپنی ذات میں وہ گنہگار ہی رہتا ہے۔ جس لمحے ہم مسیح پر اِیمان رکھتے ہیں، اُسی لمحے ہم گناہ کرنے سے فوری طور پر آزاد نہیں ہو جاتے۔ لوتھر نے کہا کہ جب خدا کسی شخص کو راست باز قرار دیتا ہے تو یہ ایسا ہے جیسے وہ مریض کو دوا کی ایک خوراک دیتا ہے، جو اُسے بالآخر تندرُست کر دے گی۔ لیکن یہ اَثر وقت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی گناہ سے ہماری رِہائی تقدیس کے عمل میں پائی جاتی ہے، اور تقدیس ایک عمر بھر جاری رہنے والا عمل ہے جو اُس وقت تک نامکمل رہتا ہے جب تک ہم اِس دُنیا سے رحلت کر کے اُس حالت میں داخل نہیں ہو جاتے جسے بائبل جلال کی حالت کہتی ہے۔ جلال کی حالت، تقدیس کے طویل عمل کا اِختتام ہے۔

جس دستاویز کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں، وہ تقدیس کو راست باز ٹھہرائے جانے کا ایک لازمی نتیجہ یا پھل سمجھتی ہے۔ یہ کوئی ممکنہ اَنجام نہیں بلکہ حتمی نتیجہ ہے۔ اور یہ بات اِس لئے اہم ہے کہ بعض لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تقدیس کے عمل کا آغاز کئے بغیر راست باز ٹھہرایا جا سکتا ہے، اور یہ کہ لوگ اپنی پوری زندگی اُس حالت میں رہ سکتے ہیں جسے ”جسمانی مسیحی“ کہا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سوچ اُس مسئلے سے جنم لیتی ہے جو ہم اکثر دیکھتے ہیں، یعنی لوگ کسی قسم کی بشارتی کوشش کے جواب میں مسیح پر اِیمان کا اِقرار تو کرتے ہیں، لیکن پھر اُن کی

زندگیوں میں کوئی ظاہری اور نمایاں تبدیلی دِکھائی نہیں دیتی۔ بعض لوگ خوش فہمی کے تحت اِیمان کے اِقرار پر بھروسا کرنا چاہتے ہیں، اِس لئے وہ اِس خیال کو قبول کر لیتے ہیں کہ یہ لوگ حقیقت میں مسیحی تو ہیں لیکن ابھی تک اُن کی تقدیس کا آغاز نہیں ہوا۔ لیکن تارِیخی اور بائبلی مسیحیت دوبارہ یہ بات واضح کرتی ہے کہ جب کوئی شخص راست باز ٹھہرایا جاتا ہے تو اُسی وقت اُس کی تقدیس کا عمل بھی شروع ہو جاتا ہے۔

یقیناً، جو شخص راست باز ٹھہرایا گیا ہے اُس نے ایک نمایاں تبدیلی کا تجربہ کیا ہے، یعنی خدا کی لعنت کے ماتحت ہونے کی حالت سے نکل کر اُس کی نظر میں راست باز ٹھہرائے جانے کی حالت میں داخل ہونا۔ کوئی بھی شخص حقیقی اِیمان کے بغیر راست باز نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ تاہم مسیحیوں کے درمیان اِس بات پر اِختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ اِیمان نئی پیدایش یا نئے سرے سے پیدا ہونے کے ساتھ کس مرحلے پر واقع ہوتا ہے۔ نئے سرے سے پیدا ہونے سے مراد رُوح القدس کا وہ عمل ہے جس کے ذریعے اِنسان رُوحانی موت کی حالت سے زندہ کیا جاتا اور رُوحانی زندگی کی حالت میں منتقل کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ مانتے ہیں کہ پہلے اِیمان ہوتا ہے، اور پھر اُسی اِیمان کے فوری نتیجے کے طور پر اِنسان نہ صرف راست باز ٹھہرایا جاتا ہے بلکہ نئے سرے سے پیدا بھی کیا جاتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ راست باز ٹھہرائے جانے کے ساتھ دو نمایاں تبدیلیاں وابستہ ہوتی ہیں۔ جیسے ہی کوئی شخص اِیمان لاتا ہے، وہ بے اِیمان کے بجائے اِیمان دار ہو جاتا ہے، اور وہ نئی پیدایش پاتا ہے، نہ کہ نئی پیدایش سے محروم رہتا ہے۔

اِصلاحی اِیمان، اِیمان اور نئے سرے سے پیدا ہونے کے اِن دونوں عناصر کی ترتیب کو اُس کی اصل صورت کی طرف واپس لے آتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ نئے سرے سے پیدا ہونا

اِیمان سے پہلے آتا ہے۔ جب ہم "پہلے" کہتے ہیں تو اِس سے ہماری مراد زمانی ترتیب نہیں ہوتی، یعنی اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ کوئی شخص نئے سرے سے پیدا ہو اور پھر پندرہ برس بعد اِیمان لائے، یا یہ کہ کوئی شخص نئے سرے سے پیدا ہو اور پانچ منٹ بعد اِیمان لائے۔ ہم یہاں بیک وقت وقوع پذیر ہونے والے اَعمال کی بات کر رہے ہیں۔ لیکن جب ہم اِسے منطقی ترتیب کے اِعتبار سے دیکھتے ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ نئے سرے سے پیدا ہونا اِیمان سے پہلے آتا ہے، اِس معنی میں کہ نئے سرے سے پیدا ہونا اِیمان کی موجودگی کے لئے ایک لازمی شرط اور ایک پیشگی تقاضا ہے۔ اِصلاحی اِلٰہیات یہ تعلیم دیتی ہے کہ کسی شخص کی زندگی میں حقیقی اِیمان اُسی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے جب خدا پہلے رُوح القدس کے عمل کے وسیلے سے اُس کی زندگی میں فضل کا کام کرتا ہے، جس کے ذریعے وہ رُوحانی موت کی حالت سے روحانی زندگی کی حالت میں زندہ کیا جاتا ہے، اور یوں وہ نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ یسوع مسیح نے نیکدیمس سے فرمایا: "جب تک کوئی نئے سِرے سے پَیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا" (یوحنا ۳:۳)۔

جس شخص میں حقیقی اِیمان موجود ہے، وہ نئے سرے سے پیدا شُدہ شخص بھی ہے، یعنی وہ شخص جو نئی پیدائش پا چکا ہے۔ اور اِسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ تقدیس، راست باز ٹھہرائے جانے کا لازمی نتیجہ ہے۔ کیوں کہ اگر اِیمان موجود ہے اور کوئی شخص نئے سرے سے پیدا ہو چکا ہے، تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی باطنی حالت میں رُوح القدس کے عمل کے وسیلے سے تبدیلی واقع ہو چکی ہے، اور یوں تقدیس کا عمل، یعنی مسیح کی شبیہ کے ساتھ بڑھتی ہوئی مطابقت، یقیناً شروع ہو چکا ہے۔

تقدیس میں مسلسل توبہ کا عمل شامل ہے۔ بعض مسیحی یہ سمجھتے ہیں کہ مسیحی شخص سے توبہ کا مطالبہ صرف مسیحی زندگی کے آغاز ہی میں کیا جاتا ہے۔ یہ خوش خبری کے نتیجے میں ہمارا اِبتدائی جواب ہوتا ہے، جب ہم خدا کے حضور اپنے گناہوں کا اِقرار کرتے ہیں اور ہمارے دِل و دِماغ میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو اِسی تبدیلی کو ہم توبہ کہتے ہیں۔ لیکن یہ دستاویز واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ توبہ عمر بھر جاری رہنے والا عمل ہے۔ مسیحی زندگی توبہ کرنے والی زندگی ہے، کیوں کہ جب تک ہماری زندگیوں میں گناہ موجود رہتا ہے، گناہ کا اِقرار اور اُس سے رُخ موڑنے کی ضرورت بھی باقی رہتی ہے۔ لہٰذا وہ اِبتدائی توبہ جو ہم صلیب کے قدموں میں پیش کرتے ہیں، کوئی ایک ہی بار کی توبہ نہیں ہوتی۔ ہمیں توبہ کی زندگی گزارنے کے لئے بلایا گیا ہے، تاکہ ہم روزانہ اُس کے حضور اپنے گناہوں کا اِقرار کریں، اور جیسے جیسے ہم تقدیس میں بڑھتے جائیں، ویسے ویسے گناہ آلُود عادتوں اور اَعمال سے زیادہ سے زیادہ دُور ہوتے جائیں۔ ہماری زندگی گناہ سے رُخ موڑ کر یسوع مسیح کی خدمت کرنے والی زندگی ہے، جس میں ہم اُسے اپنا خداوند اور آقا مانتے ہوئے شکر گزار دِل کے ساتھ اُسی پر اِنحصار کرتے ہیں۔

جب ہم نجات پاتے ہیں اور مسیح کے ساتھ نجات بخش رفاقت میں داخل ہو جاتے ہیں تو ہماری راست بازی کی جستجو ختم نہیں ہو جاتی، بلکہ حقیقت میں وہیں سے شروع ہوتی ہے۔ ہم اکثر خدا کی تلاش کو یوں سمجھتے ہیں کہ جیسے اُسے پا لینے کے بعد یہ عمل مکمل ہو گیا ہو، حالانکہ کلامِ مقدّس ہمیں بتاتا ہے کہ اِنسان اپنی فطری حالت میں خدا کا طالب نہیں ہوتا۔ ہم در حقیقت خدا کی تلاش اُس وقت شروع کرتے ہیں جب خدا خود ہمیں تلاش کر لیتا ہے۔ خدا اور اُس کی بادشاہی کی تلاش ایک عمر بھر جاری رہنے والا عمل ہے اور اِس کا آغاز ہمارے راست باز ٹھہرائے جانے

سے ہوتا ہے۔ ہم ابھی منزل تک نہیں پہنچے اور نہ ہی ہمارے سفر کا اِختتام ہوا ہے۔ ہم اُس اِطمینان بخش حالت میں ہیں کہ خدا کی طرف سے ہمیں راست باز قرار دیا جا چکا ہے، لیکن ہم ابھی بھی اُس کی شبیہ کے مطابق ڈھلنے کے عمل میں ہیں۔ یہ مطابقت مسلسل دُعا، توبہ، صلیب اُٹھانے اور اپنی پوری زندگی کو رُوح القدس کی حضوری اور قدرت کے نور میں گزارنے کے وسیلے سے پیدا ہوتی ہے۔

دسواں باب

نجات بخش اِیمان

دستاویز "مسیح کی خوش خبری: ایک بشارتی اِقرار" میں مضمون ۱۶ نجات بخش اِیمان کے تین عناصر پر غور کرتا ہے، اور اِس کی توثیق ۱۶ یوں بیان کی گئی ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ نجات بخش اِیمان میں خوش خبری کے مضمون کی ذہنی تصدیق، اپنے گناہوں کا اِقرار کرنے کی ضرورت کو تسلیم کرنا اور مسیح اور اُس کے کام پر ذاتی بھروسا اور اِنحصار شامل ہے۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردید کرتے ہیں کہ نجات بخش اِیمان صرف خوش خبری کی ذہنی قبولیت تک محدُود ہو، یا یہ کہ راست بازی صرف اِیمان کے ظاہری اِقرار کے ذریعے حاصل ہو جاتی ہے۔ مزید برآں ہم اِس بات کی بھی تردِید کرتے ہیں کہ نجات بخش اِیمان کا کوئی بھی عنصر ایسا عمل ہو جو اہلیت رکھتا ہو، یا ہمارے لئے نجات کا باعث بنے۔

مضمون ۱۶ سب سے پہلے خوش خبری کے مضمون کے ساتھ ذہنی توثیق کو بیان کرتا ہے۔ جب لوتھر نے راست باز ٹھہرائے جانے کے عقیدے کے جوہر کو واضح اور یکجا صُورت میں پیش کیا، تو فقط اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جانے کے مفہوم کے بارے میں بہت سی اُلجھنیں پیدا ہو گئیں۔ کیا صرف یہ کہنا کہ "مَیں خوش خبری کی سچائی کی توثیق کرتا ہوں" اِنسان کو

آسمان میں داخل کرنے کے لئے کافی ہے؟ ایسی ہی اُلجھنوں کے باعث سولہویں صدی میں مصلحین کے لئے یہ ضروری ہو گیا کہ وہ حقیقی نجات بخش اِیمان کے بنیادی اور تشکیل دینے والے عناصر کا بارِیک بینی سے جائزہ لیں۔

مصلحین نے یہ متعین کیا کہ نجات بخش اِیمان تین عناصر پر مشتمل ہے: "notitia, assensus, and fiducia"۔ "**notitia**" سے مراد خوش خبری کی معلومات یا اُس کا مضمون ہے۔ ہم یہ یقین نہیں رکھتے کہ لوگ محض کسی بھی چیز پر اِیمان رکھنے سے نجات پاتے ہیں۔ جب نیا عہد نامہ اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جانے کی بات کرتا ہے تو اُس کے پیشِ نظر بعض مخصوص سچائیوں پر اِیمان یا یقین ہوتا ہے، اور سب سے بڑھ کر ایک خاص شخصیت پر اِیمان، یعنی ہمیں مسیح پر اِیمان رکھنا ہے۔ جب خوش خبری کا اِعلان کیا جاتا ہے تو اُس میں یسوع مسیح کی ذات اور اُس کے کام کے بارے میں خاص معلومات پائی جاتی ہیں: یعنی وہ صلیب پر مر گیا، وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اِس کی مانند دِیگر حقائق۔ یہ سب نجات بخش اِیمان کے "notitia" کا حصہ ہیں۔

دُوسرا عنصر "assensus" ہے، جس سے مراد فکری یا ذہنی توثیق ہے۔ اگر مَیں یہ سوال کروں کہ "کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے؟" تو دراصل مَیں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آیا آپ اپنے ذہن میں "notitia" یعنی خوش خبری کے مضمون کی سچائی کی توثیق کرتے ہیں یا نہیں۔ محض یہ جان لینا کافی نہیں کہ خوش خبری کیا تعلیم دیتی ہے، نجات بخش اِیمان رکھنے کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ ہم یقین کریں کہ وہ تعلیمات سچی ہیں، یعنی یہ کہ وہی یسوع مسیح جو مر گیا اور قبر میں رکھا گیا، واقعی اور تاریخی طور پر مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اِس کی

مانند دِیگر حقائق بھی دُرُست ہیں۔ اگر کوئی یہ یقین نہیں رکھتا کہ یسوع مسیح نجات دِہندہ ہے، اگر وہ اِس تصوُّر کی سچائی پر قائل نہیں، یا اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یسوع مسیح اب بھی مرا ہوا ہے، یا اِس بات پر اِیمان نہیں رکھتا کہ اُس کی مصلوبیت کفارہ تھی، تو ایسا شخص اُس چیز کا حامل نہیں جسے بائبل اور مصلحین نجات بخش اِیمان کہتے ہیں۔ نجات پانے کے لئے لازم ہے کہ اِنسان اپنے ذہن میں یسوع مسیح کی ذات اور اُس کے کام کے بارے میں بیان کر دہ باتوں کی سچائی سے حقیقی طور پر اِتفاق کرے۔

نجات بخش اِیمان میں ایک تیسرا عنصر بھی شامل ہے۔ "تُو اِس بات پر اِیمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے" اور یہاں اُس کے قلم میں طنز کی جھلک نمایاں ہے "خَیر، اچھّا کرتا ہے۔ شیاطِین بھی اِیمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں" (یعقوب ۱۹:۲)۔ یعقوب یہ بیان کر رہا ہے کہ محض خدا کے وجود کے بارے میں بیان کی توثیق کرنا کافی نہیں۔ اِبلیس بھی جانتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ اِسی طرح، اگر کوئی محض یہ ذہنی یقین رکھتا ہو کہ یسوع مسیح وہی ہے جس کا اُس نے دعویٰ کیا، اور یہ کہ وہ صلیب پر کفارے کی موت مرا اور قبر میں دفن ہوا اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا، تو ایسی حالت میں یہ یقین اُسے نجات تک نہیں پہنچاتا، کیوں کہ بدرُوحیں بھی اِن حقائق کی سچائی سے واقف ہیں۔ اگرچہ ذہنی توثیق کے بغیر راست باز ٹھہرایا جانا ممکن نہیں، تاہم اُس کی محض موجودگی راست باز ٹھہرائے جانے کی ضمانت نہیں بنتی۔ ہمیں "fiducia" کی ضرورت ہے، یعنی ذاتی بھروسا اور اِنحصار۔ جب بائبل مقدّس مسیح کو قبول کرنے، مسیح کو تھام لینے یا اِیمان کے ساتھ مسیح کے پاس آنے کی بات کرتی ہے تو اِس سے مراد صرف یہ یقین رکھنا نہیں کہ وہ نجات دِہندہ

ہے، بلکہ اُسے اپنا شخصی نجات دِہندہ مان کر اُس پر بھروسا رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہمیں اپنی نجات کے لئے اُس کے کام اور اُس کی راست بازی پر اِنحصار کرنا ہے۔ یہی بھروسا، یا "fiducia" ہے۔

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ اگر ہم دِل سے اِیمان لائیں اور اپنے مُنہ سے اِقرار کریں کہ مسیح خداوند ہے، تو ہم نجات پائیں گے (رومیوں ۱۰:۹) اور متعدد مقامات پر کتابِ مقدّس خدا کے لوگوں کو اِیمان کے ظاہری اِقرار کی دعوت دیتی ہے۔ کلیسیا میں شمولیت کے لئے عموماً کسی نہ کسی صورت میں اِیمان کے عوامی اِقرار کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے آج ہماری ثقافت میں یہ تصوُّر پایا جاتا ہے کہ مسیحیت ایک ایسا مذہب ہے جو محض ذاتی اور نجی نوعیت رکھتا ہے۔ لوگ مسیح پر اپنے اِیمان کی عوامی گواہی دینے سے ہچکچاتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ذاتی اور نجی معاملہ ہے۔ بے شک مسیحیت ایک گہرا ذاتی معاملہ ہے، مَیں اِیمان کے باعث کسی شخص کے مسیح کے ساتھ قائم ہونے والے رِشتے سے زیادہ ذاتی کسی اور چیز کا تصوُّر نہیں کر سکتا، لیکن مسیحیت نجی معاملہ نہیں ہے۔ اگرچہ ہمارا اِیمان جتنا بھی ذاتی کیوں نہ ہو، ہمیں ہمیشہ خدا کے پیروکاروں کے طور پر اِس بات کے لئے بلایا گیا ہے کہ ہم عوامی طور پر یہ بات واضح کرنے پر آمادہ ہوں کہ ہم مسیح کے خادِم ہیں اور ہمیں یسوع مسیح کی طرف سے سنجیدہ تنبیہات بھی ملتی ہیں کہ اگر ہم لوگوں کے سامنے اُس سے شرمائیں گے، تو وہ باپ کے سامنے ہم سے شرمائے گا (متی ۱۰:۳۳)۔ اگر ہم لوگوں کے سامنے یہ اِقرار کرنے پر آمادہ نہیں کہ مسیح ہمارا فدیہ دینے والا ہے تو وہ بھی باپ کے حضور ہمارا اِقرار نہیں کرے گا۔ لہٰذا مسیح پر اِیمان کا عوامی اِقرار مسیحیوں کے لئے کوئی اِختیاری اَمر نہیں ہے۔

یسوع مسیح نے اُن لوگوں کو بھی سنجیدہ تنبیہات دی ہیں جو اُس پر اِیمان کا ایسا اِقرار کرتے ہیں جو نہ دِیانت دار ہو اور نہ ہی حقیقی۔ ہمارا خداوند فرماتا ہے: "یہ اُمّت زبان سے تو میری عِزّت کرتی ہے مگر اِن کا دِل مُجھ سے دُور ہے" (متی ۸:۱۵)۔ شاید یسوع مسیح کا سب سے ہولناک پیغام وہ ہے جو اُس نے پہاڑی وعظ کے اِختتام پر دیا۔ اُس نے کہا کہ روزِ آخر بہت سے لوگ آ کر کہیں گے: "اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نِکالا اور تیرے نام سے بہُت سے معجزے نہیں دِکھائے؟ اُس وقت مَیں اُن سے صاف کہہ دُوں گا کہ میری کبھی تُم سے واقفِیت نہ تھی اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ" (متی ۷:۲۱-۲۳)۔ ہمارا خداوند ہمیں اِس نہایت حقیقی اِمکان سے آگاہ کرتا ہے کہ بعض لوگ مسیح پر اپنے اِیمان کی زبانی گواہی تو دیتے ہیں، مگر درحقیقت مسیح پر حقیقی اِیمان کے حامل نہیں ہوتے۔ دُوسرے لفظوں میں، ہم محض اِیمان کے اِقرار کے باعث نہیں بلکہ حقیقی اِیمان رکھنے کے سبب سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص اِیمان کا اِقرار تو کرے، لیکن اُس میں حقیقی اِیمان پایا ہی نہ جاتا ہو۔ یہی بات اِس مضمون کی تردِید میں مقصود ہے: یہ اِس بات کی تردِید کرتا ہے کہ راست باز ٹھہرایا جانا محض اِیمان کے ظاہری اِقرار کے ذریعے حاصل ہو جاتا ہے۔

آیئے اِس بات کو عملی پہلو سے دیکھیں۔ امریکہ میں، خصوصاً عوامی بشارت کے طریقوں میں، خوش خبری کی منادی کے بعد اکثر مسیح کو قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے، جسے بعض اوقات "Altar call" کہا جاتا ہے۔ عمومی مفروضہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مسیح کو اپنا نجات دِہندہ قبول کرنے کے لئے دُعا کرے اور اِس میں سنجیدہ ہو، تو وہ نجات پا لے گا۔ لیکن یہ

ممکن ہے کہ لوگوں کو جذباتی طور پر اِس حد تک اُبھارا جائے کہ وہ اِیمان کا ایک ظاہری اِقرار کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ تاہم بائبل مقدّس یہ تعلیم نہیں دیتی کہ ہم محض کسی دُعائیہ اَلفاظ دُہرانے سے خدا کے حضور راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ نہ ہم صرف ہاتھ اُٹھانے سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں اور نہ ہی مذبح تک چل کر آنے سے۔ ہم اِیمان کے وسیلے سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ یہ سب طریقے اِیمان کے اِقرار کی محض بیرونی نشانیاں ہیں، اور یہ حقیقی اِیمان کی موجودگی کے بغیر بھی واقع ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں یہ فرض نہیں کر لینا چاہیے کہ صرف اِس وجہ سے کہ ہم نے درمیانی گُرز گاہ میں قدم رکھا، ہاتھ اُٹھایا، یا کوئی دُعا کی اور ہم محفوظ طریقے سے مسیح کے گلہ میں شامل ہو گئے۔ اصل اور فیصلہ کُن تقاضا اِیمان ہے۔

آخر کار تردِید یہ بیان کرتی ہے: ”ہم مزید اِس کی تردِید کرتے ہیں کہ نجات بخش اِیمان کا کوئی بھی عنصر اہلیت رکھنے والا عمل ہو یا ہمارے لئے نجات حاصل کر سکتا ہو“۔ یہاں کچھ اُلجھن پیدا ہو سکتی ہے، کیوں کہ یسوع مسیح نے ایک موقع پر فرمایا: ”خُدا کا کام یہ ہے کہ جِسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر اِیمان لاؤ“ (یوحنا ۶:۲۹)۔ بعض لوگوں نے اِس قول کو یوں سمجھا ہے کہ وہ ایک نیک عمل جو ہمیں راست باز ٹھہراتا ہے، وہ اِیمان کا عمل ہی ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ حقیقی اِیمان کے ساتھ کسی نہ کسی درجے کی اہلیت وابستہ ہوتی ہے، اور اِس طرح اِیمان اور اَعمال کے درمیان اِمتیاز قائم نہیں رہتا بلکہ مِٹ جاتا ہے۔ اب، جب آپ لوگوں کے ساتھ علمِ الٰہیات پر گفتگو کرتے اور یہ سوال اُٹھاتے ہیں کہ: ”کیا آپ یہ اِیمان رکھتے ہیں کہ اِیمان کوئی اہلیت رکھنے والا عمل ہے؟“ تو اِیمان کا اِقرار کرنے والے اکثر مسیحی اِتنی سمجھ ضرور رکھتے اور فوراً کہتے ہیں: ”ہر گز نہیں۔ میرا اِعتقاد یسوع کے اہلیت رکھنے والے اَعمال پر ہے“۔ لیکن ہم اپنے دِلوں میں بآسانی اِس خیال کو جگہ

دے سکتے ہیں کہ ہمارے اِیمان میں کوئی مورُوثی اہلیت پائی جاتی ہے اور ہم اِس طرف مائل ہو سکتے ہیں کہ خداہمارے اِیمان کے اِظہار کو ایک ایسی نیکی سمجھتا ہے جس کا وہ اجر دیتا ہے۔

ذرااِس بات پر غور کریں کہ آپ مسیحی کیوں ہیں اور کوئی دُوسرا کیوں نہیں۔ کیااِس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے کوئی ایسی راست بازی انجام دی ہے جو آپ کے پڑوسی نے نہیں دی؟ زیادہ تر لوگ علانیہ یہ نہیں کہیں گے کہ: "مَیں مسیحی اِس لئے ہوں کہ مَیں اپنے پڑوسی سے بہتر ہوں "۔ لیکن کبھی کبھار یہی خیال خاموشی سے ہمارے ذہن میں سرک آتا ہے، اور یہ اپنے آپ کو دھوکا دینے والی ایک ہلاکت خیز فریب کاری ہے کہ ہم لمحہ بھر کے لئے بھی یہ سوچیں کہ نجات بخش اِیمان کی طرف ہمارے آنے میں کوئی اہلیت یا نیکی پائی جاتی ہے۔ اگسٹس ٹاپ لیڈی نے ایک گیت "Rock of Ages" میں بالکل دُرُست بات کہی تھی جب اُس نے لکھا: "مَیں اپنے ہاتھ میں کچھ نہیں لاتا، فقط تیری صلیب سے لپٹ جاتا ہوں "۔ اِیمان وہ ظرف ہے جس کے وسیلے سے ہم کسی اَور کی اہلیت کو قبول کرتے ہیں، نہ کہ کوئی ایسی شَے جو کسی قِسم کی نیکی کی بنا پر ہمیں خدا کے حضور نجات بخش فضل کا دعویٰ عطا کرے۔

نجات بخش اِیمان کے عناصر پر غور کرتے ہوئے یہ سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ ہماری نجات خداوند کی طرف سے ہے۔ یہ خدا کے فضل اور مسیح کے کام پر قائم ہے۔ خدا کی راست بازی کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہمارا کوئی کام نہیں، بلکہ یہ صرف مسیح کا کام ہے۔ اِیمان محض اُس اہلیت کو قبول کرتا ہے جو کسی اَور نے ہماری خاطر حاصل کی ہے۔ ہمیں اِس بات سے ہوشیار رہنا چاہئے کہ یہ خیال آہستہ آہستہ ہمارے ذہن اور دِل میں سرایت نہ کر جائے کہ ہم خدا کی برکت کے مستحق ہیں، یا یہ کہ کسی نہ کسی طرح ہم نے اُس کی خوشنودی کو خود حاصل کر لیا ہے۔

ہم محض اِیمان کے اِقرار کے سبب سے نہیں بلکہ حقیقی اِیمان رکھنے کے سبب سے راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اور مسیحی ہونے کے ناتے ہمیں مسیح سے شرمانا نہیں چاہئے، بلکہ لازم ہے کہ ہم لوگوں پر واضح کریں کہ ہمارا اِیمان اُس پر ہے۔

گیارھوں باب

مسیح اور عقیدہ

یہ ممکن ہے کہ ہم خوش خبری کے مضمون سے متعلق کسی اِلٰہیاتی اِمتحان میں سو فیصد نمبر حاصل کرلیں اور پھر بھی حقیقی نجات بخش اِیمان نہ رکھتے ہوں۔ خوش خبری کا علم، حتیٰ کہ اُس علم کی محض ذہنی توثیق، ہمیں نجات نہیں دیتی۔ جو ہمیں نجات دیتا ہے، بے شک، وہ مسیح ہے۔ توثیق ۷ ایوں بیان کی گئی ہے:

ہم توثیق کرتے ہیں کہ اگرچہ دُرُست عقیدہ رُوحانی صحت اور اِستحکام کے لئے نہایت اہم ہے، مگر ہم عقیدے کے وسیلے سے نجات نہیں پاتے۔ عقیدہ اِس بات سے ہمیں باخبر کرتا ہے کہ ہم مسیح کے وسیلے سے کیسے نجات پاسکتے ہیں، لیکن نجات دینے والا خود مسیح ہے۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ خوش خبری کے عقائد کو کسی نقصان کے بغیر ردّ کیا جاسکتا ہے۔ خوش خبری کی تردِید رُوحانی تباہی کا باعث بنتی اور ہمیں خدا کی عدالت کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ مسیح ہماری رُوحوں کا نجات دِہندہ ہے۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مسیح کے عقائد اور خوش خبری سے متعلق عقائد غیر اہم ہیں۔ عقیدہ ہمیں نجات نہیں دیتا، لیکن یہ رُوحانی صحت اور اِستحکام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مارٹن لوتھر نے اپنے ایک ہم عصر

''اِراسمس '' کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اُس نے ''پوپ اور اُس کے پیٹ پر حملہ کیا، لیکن مَیں نے اُس کے عقیدے پر حملہ کیا ہے ''۔ آج کے زمانے میں کسی کے پیٹ پر حملہ ہونا اُس کے عقیدے پر حملہ ہونے کی نسبت کہیں زیادہ باعثِ رسوائی سمجھا جاتا ہے، کیوں کہ ہم ایسے دَور میں زندہ ہیں جہاں لوگوں کے نزدیک عقیدہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ ایک اور موقع پر لوتھر کو اِس لئے اِعتراض کا سامنا کرنا پڑا کہ اُس کے بعض پیروکاروں کا طرزِ عمل باعثِ رُسوائی تھا۔ اُس نے اِس بات کا اِعتراف کیا کہ اِصلاحی تحریک میں بہت سے لوگ بدعنوان تھے اور خوش خبری کے لئے باعثِ ٹھوکر بنے، لیکن اُس نے یہ بھی واضح کیا کہ یہی صُورتِ حال ہر اُس گروہ میں پائی جاتی ہے جو اِیمان کا اِقرار کرتا ہے۔ اُس نے نشان دِہی کی کہ اُن کے پاس جو چیز موجود تھی وہ دُرُست عقیدہ تھا۔ لوتھر کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ دُرُست عقیدہ بدعنوان طرزِ زندگی کو جواز فراہم کرتا ہے۔ کوئی شخص دُرُست عقیدہ رکھتے ہوئے بھی بدعنوان زندگی گزار سکتا ہے، لیکن کوئی بھی شخص ایسی زندگی نہیں گزار سکتا جو خدا کو پسند ہو، اگر وہ اُس سچائی کو نظرانداز کرے جو خدا نے ہمیں بائبل مقدّس کے وسیلے سے عطا کی ہے، کیوں کہ عقیدہ دراصل اُسی سچائی کا نام ہے۔

ہم عموماً یہ سوچنے لگتے ہیں کہ عقیدہ محض نظریاتی بیانات کی ایک فہرست ہے جو کُتب خانوں کے گرد آلود ہالوں یا علمی اِداروں کے درس گاہی کمروں تک محدود ہے، اور جس کا ہماری عملی روزمرہ زندگی پر کوئی خاص اَثر نہیں پڑتا۔ یہ بات یوں کہنے کے مترادف ہے کہ بائبل مقدّس کا ہماری زندگیوں پر کوئی اَثر نہیں۔ ہم کبھی کبھار راست عقیدے اور راست عمل کے درمیان اِمتیاز کرتے ہیں، یعنی عقیدے اور عمل کے درمیان، لیکن ہمیں اِن دونوں کو ایک دُوسرے سے جُدا نہیں کرنا چاہئے، کیوں کہ دُرُست زندگی کا بہاؤ اُس دُرُست فہم سے نکلنا چاہئے

جو خدا نے بائبل مقدّس میں ہمارے لئے منکشف کیا ہے۔ خوش خبری کو سمجھنے کے معاملے میں یہ حقیقت خاص طور پر دُرُست ثابت ہوتی ہے۔

ہم مسیحیوں کے لئے یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ ہم خوش خبری کو دُرُست طور پر سمجھیں، کیوں کہ خوش خبری ہی نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے، یہ ہمارے لئے بائبلِ مقدّس میں منکشف کی گئی ہے اور اپنے اندر مسیح کی ذات اور اُس کے کام کو سموئے ہوئے ہے، یعنی اُس کی بے گناہ زندگی، اُس کی کفارہ بخش موت اور اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔ یہ سب وہ سچائیاں ہیں جو ہمارے لئے بائبلِ مقدّس میں ظاہر کی گئی ہیں اور مجموعی طور پر یہی خوش خبری کے مضمون کو تشکیل دیتی ہیں۔ ہماری اِس دستاویز میں شروع سے آخر تک اِسی بات پر زور دیا گیا ہے کہ خوش خبری کے مضمون میں شامل مخصوص عناصر کو واضح اور نمایاں رکھا جائے۔

فرض کریں کہ کفارے کے بارے میں آپ کا عقیدہ غلط ہے۔ فرض کریں کہ آپ یہ اِیمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح صلیب پر ہماری جگہ خدا کے عدل کو مطمئن کرنے کے لئے نہیں، بلکہ محض اپنے آپ کو ایک اَخلاقی نمونے کے طور پر پیش کرنے کے لئے مرا۔ صلیب کے بارے میں ایسے غلط عقیدے، یعنی کفارے کے بارے میں ناقص تعلیم کے ساتھ، آپ خوش خبری کو دُرُست طور پر نہیں سمجھ پاتے۔ خوش خبری کے بارے میں آپ کا عقیدہ، کفارے کے بارے میں آپ کے عقیدے کے ساتھ ہی دُرُست یا غلط ٹھہرتا ہے۔ اگر آپ مسیح کے جی اُٹھنے کا اِنکار کرتے ہیں تو آپ نہ صرف اُس عقیدے کی سچائی سے محروم رہتے ہیں، بلکہ خوش خبری کا دُرُست فہم بھی آپ کے پاس نہیں ہوتا، کیوں کہ قیامت خوش خبری کا ایک جُزوِ لازم ہے۔ اگر آپ کفارے پر اِیمان رکھتے اور مسیح کے جی اُٹھنے پر بھی اِیمان رکھتے ہیں، مگر یہ سمجھتے ہیں کہ نجات

پانے کے لئے کسی نہ کسی طور آپ کو مسیح کے کام کے فوائد اپنے اَعمال کے ذریعے حاصل کرنے ہوں گے، تو تب بھی آپ خوش خبری کو دُرُست طور پر نہیں سمجھتے، کیوں کہ آپ اُس نکتے سے محروم رہ جاتے ہیں کہ مسیح کا کام اِنسان کی زندگی میں کس طرح منسوب اور لاگو ہوتا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں: "مجھے کسی عقیدے کو جاننے کی ضرورت نہیں، مجھے بس یسوع کو جاننا کافی ہے "۔ اصل سوال یہ ہے کہ یسوع کون ہے؟ جو نہی کوئی اِس سوال کا جواب دینے لگتا ہے، وہ عقیدے کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اِس سوال کا جواب دینا دراصل مسیح کے بارے میں اپنے عقیدے کی وضاحت کرنا ہے۔ وہ مسیحی جو یہ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں اِلٰہیات کو جاننے کی ضرورت نہیں، اصل نکتے سے محروم رہ گئے ہیں۔ بات یہ نہیں کہ آپ کو ایک پیشہ ور اِلٰہیاتی عالم ہونا ضروری ہے، لیکن اِس معنی میں آپ کا ماہرِ اِلٰہیات ہونا لازم ہے کہ خدا کے بارے میں آپ کے پاس کچھ نہ کچھ معرفت اور مسیح کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ اِدراک موجود ہو۔ خوش خبری کو سمجھنے کے لئے آپ کے پاس خدا کا عقیدہ، اِنسان کا عقیدہ اور مسیح کا عقیدہ ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا سوال یہ نہیں کہ آپ کے پاس علمِ اِلٰہی کی باقاعدہ تعلیم ہے یا نہیں، اصل سوال یہ ہے کہ آپ کے پاس دُرُست اِلٰہیات ہے یا غلط اِلٰہیات، صحیح عقیدہ ہے یا باطل عقیدہ۔

کلیسیا میں جن بڑے مباحث کا ہمیں سامنا ہے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ نجات کے لئے کون سے عقائد بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، یعنی وہ کون سے عقائد ہیں کہ اگر اُنہیں ردّ کر دیا جائے تو اِنسان مسیحی نہیں رہتا۔ کلیسیا بہت سے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے اور ہر فرقہ اپنے مخصوص عقائد رکھتا ہے، اور وسیع تر معنوں میں اِس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کلیسیا میں غلطی کے کئی پہلو داخل ہو گئے ہیں۔ خدا کی سچائی میں کسی بھی قسم کا بگاڑ یقیناً ایک سنجیدہ معاملہ ہے، لیکن ہر

بگاڑ یکساں طور پر سنجیدہ نہیں ہوتا۔ اِسی لئے ہم اُن باتوں کے درمیان فرق قائم کرتے ہیں جو بنیادی ہیں اور اُن کے درمیان جو بنیادی نہیں ہیں۔

ایک مرتبہ کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا مَیں بائبل کی لاخطایت پر اِیمان رکھتا ہوں، اور مَیں نے کہا "جی ہاں! مَیں رکھتا ہوں"۔ پھر اُس نے پوچھا: "کیا آپ کے نزدیک یہ نجات کے لئے لازمی ہے؟" مَیں نے کہا: "نہیں! میرا یہ خیال نہیں ہے کہ نجات پانے کے لئے یہ ماننا ضروری ہے کہ بائبل خدا کی طرف سے اِلہام ہے اور یہ لاخطا ہے"۔ مَیں یہ بات نجات کی اصل بنیاد کے حوالے سے کہتا ہوں کہ نجات پانے کے لئے یہ ماننا لازم نہیں کہ بائبل خدا کا کلام ہے، کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ مَیں کلامِ مقدّس کی لاخطایت کو غیر اہم سمجھتا ہوں؟ ہرگز نہیں! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم کلیسیا یا مسیحی کے وجود اور کلیسیا اور مسیحی کے رُوحانی اِستحکام کے درمیان امتیاز قائم کرتے ہیں۔ کلامِ مقدّس کا مضبوط عقیدہ کلیسیا اور مسیحی کے رُوحانی اِستحکام کے لئے نہایت اہم ہے، اگرچہ یہ ایسا عقیدہ نہیں جس پر اِیمان رکھنا نجات پانے کے لئے لازم ہو۔ تاہم، کیا مسیح کا کفارہ محض مسیحی یا کلیسیا کے رُوحانی اِستحکام سے متعلق معاملہ ہے؟ ہرگز نہیں! یہ اِس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ وہ بات ہے جس پر نجات پانے کے لئے اِیمان رکھنا ضروری ہے۔ کلیسیا کے وجود اور اُس کے رُوحانی اِستحکام کے درمیان یہ اِمتیاز تارِیخ کے دوران مددگار ثابت ہوا ہے۔

پھر، جیسا کہ ہماری دستاویز بیان کرتی ہے، عقیدہ اِس لئے ضروری ہے کہ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم نجات کیسے پاسکتے ہیں۔ خوش خبری کے بارے میں جو بھی معلومات ہم منتقل کرتے ہیں وہ عقیدہ ہی ہوتی ہیں۔ پس اگر ہمارے پاس عقیدہ نہ ہو تو ہمیں خوش خبری کی کوئی سمجھ نہیں

رہتی۔ اگر ہمارے پاس عقیدہ نہ ہو تو ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہمیں کس بات پر اِیمان رکھنا ہے۔ ہمیں فلپی کے اُس قید خانے کے داروغے کا واقعہ یاد ہے، جب زلزلے کے باعث اُس کا قید خانہ ٹوٹ گیا اور اُس نے خوف اور گھبراہٹ میں پولس رسول کو پکارا؟ اُس نے کہا! "اَے صاحبو! مَیں کیا کرُوں کہ نِجات پاؤں؟" (اعمال ۱۶: ۳۰)۔ وہ معلومات طلب کر رہا تھا۔ اُسے یہ جاننے کی ضرورت تھی کہ نجات کے لئے کون سے تقاضے لازم ہیں اور رسول نے اُسے بتادیا کہ نجات پانے کے لئے اُسے کیا کرنا ضروری ہے۔

مضمون ۷ اکی تردِید یوں بیان کی گئی ہے: "ہم اِس بات کی تردِید کرتے ہیں کہ خوش خبری کے عقائد کو بغیر نقصان کے ردّ کیا جا سکتا ہے۔ خوش خبری کی تردِید رُوحانی ہلاکت کا باعث بنتی ہے اور ہمیں خدا کی عدالت کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے"۔ جب دستاویز رُوحانی ہلاکت کی بات کرتی ہے تو اِس سے مراد حتمی اور قطعی رُوحانی ہلاکت ہے۔ خوش خبری کو ردّ کرنے والا شخص خود کو خدا کی عدالت کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔

خدا کی طرف سے خوش خبری کی پیش کش محض بہت سے اِختیارات میں سے ایک اِختیار نہیں ہے۔ ہم دیکھتے آئے ہیں کہ آج بہت سی کلیسیاؤں میں عبادت کے اِختتام پر ایک نام نہاد "دعوت" دی جاتی ہے، جہاں گنہگاروں کو آگے آنے اور اپنی زندگی مسیح کے سپرد کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ مَیں یہ بات سمجھتا ہوں کہ لوگ نہ تو متکبر بننا چاہتے ہیں اور نہ ہی فریب دینے والے، یا حیلہ بازی کرنے والے ٹھہرنا چاہتے ہیں، لیکن "دعوت" کی یہی زبان مفہوم کو دُرُست طور پر منتقل نہیں کرتی۔ ہماری ثقافت میں عموماً دعوت کے ساتھ ایک کارڈ ہوتا ہے جس پر "RSVP" لکھا ہوتا ہے، یعنی آدمی اِس دعوت کو قبول بھی کر سکتا ہے اور ردّ بھی، اور وہ بِلا کسی

نقصان یا باز پرس کے اِس دعوت سے اِنکار کر سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پولس نے اریوپگُس کی پہاڑی پر اعلان کیا: "پَس خُدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اَب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ تَوبہ کریں" (اَعمال ۱۷:۳۰)۔ نئے عہد نامے میں خوش خبری کی منادی کا اِعلان دُنیا کے سامنے ایک اِلٰہی حکم کے طور پر آتا ہے۔ خدا ہر جگہ اور سب لوگوں کو مسیح کو قبول کرنے اور خوش خبری کو قبول کرنے کا حکم دیتا ہے۔ خوش خبری کو سُننے کے بعد اُسے ردّ کرنا رُوحانی ہلاکت کو قبول کرنا اور خود کو خدا کی عدالت کے سامنے لا کھڑا کرنا ہے۔

عقیدے کا مطالعہ کرنا ایک خطرناک کام بھی بن سکتا ہے۔ نئے عہد نامے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ عِلم غرُور پَیدا کرتا ہے لیکِن محبّت ترقّی کا باعث ہے (۱۔کرنتھیوں ۸:۱) اور ہم اِلٰہیات یا عقیدے کے مطالعہ میں محض ایک خالصتاً ذہنی دِلچسپی بھی رکھ سکتے ہیں، صرف اِس لئے کہ دُنیا کو یہ دِکھائیں کہ ہم نے اِس مواد پر عبور حاصل کر لیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ ہمارا عقیدے کا مطالعہ اِس نیّت سے ہو کہ ہم دُوسروں کی نظر میں خود کو بڑا ثابت کریں اور اِس مفہوم میں یہ مطالعہ ہمیں غرور سے بھر دیتا ہے۔ اِسی لئے یہ بات سمجھنا نہایت اہم ہے کہ عقیدہ بذاتِ خود کبھی کسی کو نجات نہیں دیتا، بلکہ نجات دِہندہ صرف مسیح اور صرف مسیح ہی ہے۔ ہمیں جذبے اور دِل جمعی کے ساتھ عقیدے کی سمجھ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، کیوں کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُن باتوں کی سمجھ کے حُصُول میں سرگرمِ عمل ہیں جو خدا نے اپنے کلام میں ہم پر ظاہر کی ہیں۔

بارھواں باب

خوش خبری کی مُنادی کرنا

اِرشادِ اعظم، مسیح کا وہ حکم ہے جو اُس نے اپنے آسمان پر اُٹھائے جانے سے عین پہلے اپنے شاگردوں اور اپنی کلیسیا کو دیا، تب اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیا کہ وہ تمام دُنیا میں جا کر اور ساری خلق کے سامنے خوش خبری کی منادی کریں، ہر ایک قوم، قبیلے، اُمت اور اہلِ زبان کو شاگرد بنائیں (متی ۲۸:۱۹-۲۰؛ مکاشفہ ۷:۹)۔ پہلی صدی سے یہ فرمان کلیسیا کی مشنری خدمت کی واضح بنیاد رہا ہے، اور یہ دستاویز "یسوع مسیح کی خوش خبری: ایک بشارتی تقریب" کے آخری مضمون کا مرکزی نکتہ ہے، جہاں توثیق ۱۸ یوں بیان کی گئی ہے:

ہم اِس بات کی توثیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح اپنے پیروکاروں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ساری خلق کے سامنے خوش خبری کی منادی کریں، ہر جگہ اور ہر شخص تک خوش خبری پہنچائیں، اور اِیمان لانے والوں کو کلیسیائی رفاقت کے اندر شاگرد بنائیں۔ مسیح کی کامل اور وفادار گواہی میں اپنی ذاتی گواہی، خداترسی پر مبنی زندگی، اپنے پڑوسی کے لئے رحم دِلی اور خیرات شامل ہیں، اور اِن کے بغیر خوش خبری کی منادی بے پھل اور بے کار دِکھائی دیتی ہے۔

اِس کے بالمقابل تردِید یوں بیان کی گئی ہے:

ہم تردِید کرتے ہیں کہ ذاتی گواہی، خداترسی پر مبنی زندگی اور اپنے پڑوسیوں کے لئے رحم دِلی اور خیرات، خوش خبری کی منادی کے بغیر منادی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مَیں نے ایک دفعہ ایک مشنری سے بات کی، جو دُنیا کے ایک دُور دراز حصے میں کام کر رہی تھی اور ایک ایسے گروہ کی خدمت کر رہی تھی جس نے پہلے کبھی کسی مغربی شخص کو نہیں دیکھا تھا۔ یہ مشنری کئی سالوں تک اِس قبیلے کے ساتھ محنت کرتی رہی تھی، اور جب وہ آخر کار خوش خبری کو سمجھنے لگے، تو کئی لوگ مسیح میں اِیمان لائے، جس میں گاؤں کا سردار بھی شامل تھا۔ ایک موقع پر، سردار نے مشنری سے پوچھا: "یسوع مسیح زمین پر کب تک رہا تھا؟"۔ مشنری نے دو ہزار سال کے فاصلے کو اِس گروہ کی زبان میں سمجھانے کا ایک طریقہ تلاش کرنے کی کوشش کی۔ وہ اِس بات کو لوگوں کی سمجھ میں لانے کا کوئی طریقہ تلاش نہ کر سکی جب تک کہ وہ نسلوں کے سلسلے میں گفتگو نہ کرنے لگے۔ پھر سردار نے کچھ لکڑیاں لیں اور ہر لکڑی کو ایک نسل کی نمائندگی کرنے کے لئے رکھا۔ اُس نے پوچھا: "کیا یسوع مسیح نے میری نسل کے زمانے میں زندگی گزاری تھی؟"۔ اور مشنری نے کہا: "جی نہیں"۔ پھر اُس نے دُوسری لکڑی لی اور کہا: کیا اُس نے میرے باپ کے زمانے میں زندگی گزاری؟ جی نہیں! پھر تیسری لکڑی: میرے دادا کے زمانے میں؟ جی نہیں! اور ہر لکڑی کو زمین پر رکھتے ہوئے، اُس کا چہرہ مزید پریشانی سے بھر جاتا۔ جب آخر کار اُس کے سامنے زمین پر لکڑیوں کی ایک قطار پھیلی ہوئی تھی جو پہلی صدی تک پہنچ رہی تھی، وہ مکمل طور پر حیرت زدہ ہو گیا اور اُس نے پوچھا: "اگر یسوع مسیح اِتنا عرصہ پہلے زندہ تھا، تو ہم اُس کے بارے میں اب کیوں سُن رہے ہیں؟"۔

بد قسمتی سے، ہم نے یسوع مسیح کے اِرشادِ اعظم کے ساتھ اِتنی وفاداری نہیں برتی جتنی کہ برتی جانی چاہیے تھی۔ آج بھی دُنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یسوع مسیح کا نام کبھی نہیں سنا۔ شاید کوئی اَور نسل اِرشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے اِس قدر معافی کی خواست گار نہ ہو

جتنی کہ ہماری نسل ہے۔ کیوں کہ دُنیا ماضی کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہو گئی ہے اور ہمارے پاس اِس کام کے لئے ہر قسم کی سہولیات اور جدید آمد و رفت کے متعدد ذرائع موجود ہیں۔

توثیق ۱۸ ہمیں یہ بات یاد دِلاتی ہے کہ یسوع مسیح اپنے پیروکاروں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ساری خلق کے سامنے خوش خبری کا اِعلان کریں، اور ہر ایک تک، ہر جگہ، خوش خبری کی منادی کریں۔

آج بعض لوگ بشارت کے عمل پر منفی ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے معاملات تک محدُود رہنا چاہئے، اور دُوسروں کو اِس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کہ وہ جس مذہب میں ہیں اُسے ترک کریں اور یسوع مسیح کو قبول کریں۔ درحقیقت، بہت سی کلیسیائیں خاموشی کے ساتھ یہ مفروضہ قائم کر لیتی ہیں کہ بعض افراد یا گروہ بشارت کے لئے دائرۂ کار سے باہر ہیں۔ چناں چہ ہم میں سے بہت سے لوگ اپنے بشارت کے دائرۂ کار میں غیر متحرک یا محدُود ہو جاتے ہیں، اور یوں تمام اِنسانوں تک، ہر جگہ، خوش خبری کی منادی کرنے کے بارے میں "اِرشادِ اعظم" کی تکمیل سے قاصر رہتے ہیں۔

ہم نہ صرف بین الاقوامی سطح پر ناکام رہتے ہیں، بلکہ مقامی سطح پر بھی، جہاں ہم رہتے ہیں، اِرشادِ اعظم کی تکمیل میں کوتاہی کرتے ہیں۔ حکم یہ ہے کہ ہر ایک اِنسان تک، ہر جگہ، خوش خبری کی منادی کی جائے، اور اِیمان داروں کو کلیسیا کی رفاقت میں شاگرد بنایا جائے۔ اِرشادِ اعظم کا تقاضا محض منادی تک محدُود نہیں، بلکہ اِس میں تعلیم دینا، یعنی شاگرد بنانا بھی شامل ہے۔ یسوع مسیح نے خوش خبری کی منادی کرنے اور شاگرد بنانے کا حکم دیا۔ شاگرد وہ ہوتا ہے جو سیکھنے والا یا طالبِ علم ہو اور اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگ خوش خبری کے جواب میں اِیمان لاتے ہیں تو

اُنہیں کلیسیائی زندگی میں گہرے طور پر شامل ہونے کے لئے بلایا جاتا ہے، کیوں کہ کلیسیا محض منادی ہی کے لئے قائم نہیں، بلکہ اِس لئے بھی موجود ہے کہ مسیح کو قبول کرنے والوں کو خدا کی باتوں کی گہری سمجھ میں مضبوطی سے قائم کرے۔ یسوع مسیح نے خوش خبری کی منادی کرنے اور شاگرد بنانے کا حکم دیا۔ شاگرد وہ ہوتا ہے جو سیکھنے والا یا طالبِ علم ہو، اور اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگ خوش خبری کے جواب میں اِیمان لاتے ہیں تو اُنہیں کلیسیا کی زندگی میں گہرے طور پر شامل ہونے کے لئے بلایا جاتا ہے، کیوں کہ کلیسیا محض منادی کے لئے ہی قائم نہیں، بلکہ اِس لئے بھی موجود ہے کہ مسیح کو قبول کرنے والوں کو خدا کی باتوں کی گہری سمجھ میں مضبوطی سے قائم کرے۔ اِبتدائی کلیسیا نے عقائد کی تعلیم اور منادی کے درمیان اِمتیاز قائم رکھا۔ جو لوگ بشارت کے جواب میں اِیمان لاتے تھے اُنہیں بعد ازاں کلیسیا کی رفاقت میں شامل کیا جاتا اور یوں مسیح کے شاگرد اور پیروکار کے طور پر اُن کی پرورِش اور شاگردیت کا آغاز ہوتا تھا۔

توثیق ۱۸ مزید یہ بیان کرتی ہے: ''مسیح کے لئے کامل اور دیانت دار گواہی میں اپنی ذاتی گواہی، اور اپنے پڑوسی کے لئے خیرات اور رحم دِلی بھی شامل ہیں، جن کے بغیر خوش خبری کی منادی بے پھل دِکھائی دیتی ہے''۔ اِس مضمون کے اٹھارہویں حصے میں مسیح کے لئے گواہی دینے کے مختلف طریقوں پر گفتگو کی گئی ہے۔ نئے عہد نامے میں بشارت اور گواہی کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ عصرِ حاضر کے مسیحی اکثر لفظ گواہی کو بشارتی عمل کے مترادف کے طور پر اِستعمال کرتے ہیں، گویا یہ دونوں ایک دُوسرے کے متبادل اِستعمال کئے جاسکتے ہوں۔

مسیح کے لئے گواہی دینا یہ ہے کہ مختلف طریقوں سے اُس کی جانب توجہ مبذول کرائی جائے۔ ہم یہ کام خدا ترس طرزِ زندگی کی اُس مثال کے ذریعے کرتے ہیں جسے قائم کرنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ ہم اَعمال اور رحم کے کاموں کے وسیلے سے مسیح کی حضوری کو ظاہر کرنے، یا اُس کے لئے گواہی دینے کی کوشش کرتے ہیں: بھوکے کو کھانا کھلا کر، پردیسی اور مسافر کو پناہ دے کر اور اور اِنسانی خدمت سے متعلق دِیگر سرگرمیوں میں شریک ہو کر۔ یہ سب گواہی دینے کی مختلف صورتیں ہیں، مگر یہ سب بشارتی عمل نہیں ہیں۔ بشارتی عمل گواہی کی ایک صورت ہے، لیکن ہر گواہی بشارتی عمل نہیں ہوتی۔ ہم مسیح کی حاکمیت کے لئے کئی طریقوں سے گواہی دیتے ہیں، جن میں سے ایک خوش خبری کی منادی ہے۔

ہم اِس بات پر زور کیوں دیتے ہیں؟ یہ اِس لئے ضروری ہے کیوں کہ لوگ کہتے ہیں: " مَیں کبھی بھی اَلفاظ کے ساتھ مسیح کی منادی نہیں کرتا۔ مَیں اپنی زندگی کے ذریعے مسیح کی منادی کرتا ہوں"۔ کیا آپ کی زندگی لوگوں کو خوش خبری کے مضمون کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہے؟ وہ چاہے اب سے لے کر بادشاہی کے قیام تک آپ کو دیکھتے رہیں، پھر بھی وہ مسیح کے کفارہ، مسیح کے مُردوں میں جی اُٹھنے یا محض اِیمان کے وسیلے سے راست بازی کے عقیدے کے بارے میں کچھ نہیں جان پائیں گے۔ کوئی شخص محض آپ کی زِندگی کو دیکھ کر یہ سب کیسے سمجھ سکتا ہے؟ آپ کی خداترس مثال شاید کسی کو یہ سوال کرنے پر آمادہ کر دے: "آپ اپنی زندگی اِس انداز میں کیوں بسر کرتے ہیں، جیسے آپ کر رہے ہیں؟"۔ یہ اُن کے لئے خوش خبری کی وضاحت کرنے کا موقع بن سکتا ہے۔ لیکن خداترس طرزِ زندگی کی مثال محض خود لوگوں تک خوش خبری کو منتقل نہیں کرتی۔ بعض اوقات ہم خاموش رہنے اور لوگوں کے سامنے خوش خبری کی منادی نہ کرنے کے لئے یہ عُذر پیش کرتے ہیں کہ: "مَیں زبانی طور پر اپنے نظریات دُوسروں پر مسلّط نہیں کروں گا۔ مَیں اُس وقت تک اِنتظار کروں گا جب تک وہ میری غیر معمولی مثال کے جواب میں خود ردِ

عمل ظاہر نہ کریں "۔ ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم میں سے بہت کم لوگ تقدیس کے عمل میں اِس قدر آگے بڑھ چکے ہیں کہ دُنیا خود ہمارے دروازے پر دستک دے، یہ دریافت کرتے ہوئے کہ ہمیں کون سی چیز منفرد بناتی ہے، اور ہم سے اِلتجا کرے کہ ہم اُسے بتائیں کہ وہ یہ سب کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

دُوسری جانب، اگر ہم اپنے پڑوسیوں کی روزمرہ بنیادی ضروریات کے بارے میں کوئی فکر ظاہر نہ کریں، اور جو کچھ ہم کرتے ہوں وہ صرف یسوع کے بارے میں اُن کے سامنے منادی کرنا ہو، تو ہماری منادی اُن کے نزدیک غیر موثر محسوس ہو گی۔ جی ہاں! خدا نے منادی کے وسیلے سے ہی دُنیا کو نجات دینے کا چناؤ کیا اور یہ خوش خبری ہی ہے جس کے وسیلے سے خدا اپنی قدرت کو ظاہر کر کے لوگوں کو مسیح کے پاس لاتا ہے۔ لیکن نیا عہد نامہ ہمیں خبردار کرتا ہے: " اَے میرے بھائِیو! اگر کوئی کہے کہ مَیں اِیمان دار ہُوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائِدہ؟ کیا اَیسا اِیمان اُسے نِجات دے سکتا ہے اگر کوئی بھائِی یا بہن ننگی ہو اور اُن کو روزانہ روٹی کی کمی ہو۔ اور تُم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سَلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو مگر جو چِیزیں تن کے لِئے درکار ہیں وہ اُنہیں نہ دے تو کیا فائِدہ؟" (یعقوب ۲:۱۴-۱۶)۔

اگر ہم محض لوگوں سے یہ کہیں کہ گرم رہو اور سیر ہو جاؤ، تو یہ کیسی گواہی ہے؟ یہ ایک بے پھل گواہی ہے۔ مضمون ۱۸ کی تردِیدیوں بیان کی گئی ہے: "ہم اِس بات کی تردید کرتے ہیں کہ ذاتی گواہی، خدا ترس طرزِ زندگی اور اپنے پڑوسیوں کے لئے رحم دِلی اور خیرات جیسے اَعمال، خوش خبری کی منادی کے بغیر، بشارتی عمل پر مشتمل ہیں"۔ میرا خیال ہے کہ ہم میں سے اکثر یہ دیکھ سکتے ہیں کہ محض ہماری زندگی کی مثال بشارتی عمل نہیں کہلا سکتی۔ کلیسیا کو چاہئے کہ وہ

لوگوں کی دُنیوی ضروریات، یعنی خوراک، لباس، اَمداد، روزگار اور رحم اور خیرات کے دِیگر کاموں کو پورا کرنے میں سرگرم ہو، لیکن صرف کسی کو روٹی کا ایک ٹکڑا یا ٹھنڈے پانی کا ایک پیالہ دے دینے سے خوش خبری کا کوئی مضمون منتقل نہیں ہوتا۔ وُصول کرنے والا شخص اب بھی خوش خبری کو نہیں جانتا۔

مضمون ۱۸ کی تردِید میں گواہی کی ایک اور صُورت یعنی ذاتی گواہی کا ذِکر ہے، جو اِس کہانی پر مشتمل ہوتی ہے کہ لوگ اِیمان تک کیسے پہنچے اور مسیحی بننے کے نتیجے میں اُن کے ساتھ کیا کچھ واقع ہوا۔ یہ لوگوں تک خدا کی باتیں پہنچانے کا ایک اہم پہلو ہے اور اِس میں ذاتی گواہی اِنتہائی گراں قدر ہے۔ لیکن ذاتی گواہی بذاتِ خود خوش خبری نہیں۔ خدا نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ ہماری ذاتی گواہی اُس کے حضور کبھی بے اَثر واپس نہیں لوٹے گی۔ خدا نے دُنیا کو نجات دینے کے لئے ہماری ذاتی گواہی کی قدرت کو وسیلہ نہیں ٹھہرایا۔ ہماری ذاتی گواہی بالواسطہ طور پر مسیح کی بات کرتی ہے، مگر خاص طور پر ہمارے بارے میں اور ہمارے مخصوص حالت کے بارے میں گفتگو کرتی ہے، اور یہ ضروری نہیں کہ یہ اُس شخص سے متعلق ہو جس سے ہم بات کر رہے ہوں۔ لیکن خوش خبری ہر ایک سے متعلق ہے۔ خوش خبری ایک معروضی اور قائل کرنے والی سچائی ہے اور یہی وہ حقیقت ہے جس کی ہمیں منادی کرنی ہے۔

جس دستاویز کا ہم جائزہ لے رہے ہیں یعنی "یسوع مسیح کی خوش خبری: ایک بشارتی تقریب" اُس کا اِختتام اِس بیان پر ہوتا ہے:

خوش خبری اور بشارت میں متحد ہونے کی حیثیت سے، ہم ایک دُوسرے کی نگرانی اور دیکھ بھال کرنے، ایک دُوسرے کے لئے دُعا کرنے اور ایک دُوسرے کو معاف کرنے اور محبت

اور سچائی کے ساتھ خدا کے لوگوں تک ہر جگہ پہنچنے کا عہد کرتے ہیں، کیوں کہ ہم ایک خاندان ہیں، روحُ القدس میں ایک ہیں اور مسیح میں ایک ہیں۔

صدیوں پہلے بجا طور پر یہ کہا گیا تھا کہ ضروری اُمور میں یگانگت ہونی چاہئے، اور جو اُمور بنیادی نوعیت کے نہیں، اُن میں آزادی ہونی چاہئے اور ہر بات میں محبت ہونی چاہئے۔ ہم اِن تمام خوش خبری پر مبنی سچائیوں کو ضروری سمجھتے ہیں۔

اِس اِختتامی عہد کا مدعا یہ ہے کہ اگرچہ مختلف عقائد اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اِس دستاویز کی تیاری میں شامل تھے، اور اگرچہ وہ اِس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ مختلف نکات پر مبنی اَلٰہیاتی مسائل ہمیں اب بھی تقسیم کر سکتے ہیں، پھر بھی وہ خوش خبری میں متحد تھے۔ یہی وہ لازمی نکتہ ہے جس پر مسیحی رفاقت میں اِکٹھے ہو سکتے ہیں، کیوں کہ خدا کے پاک کلام میں ہمیں دی گئی سچی خوش خبری، اور فقط خوش خبری ہی، نجات بخشتی ہے۔

مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول لیگونیئر منسٹریز کے بانی، سینٹ اینڈریوز چیپل، سانفورڈ، فلوریڈا میں منادی اور تعلیم کے پہلے خادم، رِیفارمیشن بائبل کالج کے پہلے صدر اور ٹیبل ٹاک رِسالہ کے اِنتظامی مدیر تھے۔ اُن کا ریڈیو پروگرام: "Renewing Your Mind" آج بھی دُنیا بھر کے سینکڑوں ریڈیو اسٹیشنوں پر روزانہ نشر ہوتا اور آن لائن بھی سنا جا سکتا ہے۔ وہ ایک سو سے زائد کتب کے مصنف تھے، جن میں: The Holiness of God, Chosen by God, and Everyone's a Theologian. شامل ہیں۔ وہ کلامِ مقدس کی لاخطایت کے مدلل دِفاع اور خدا کے لوگوں کی جانب سے اُس کے کلام پر یقین اور اِستقامت کے ساتھ قائم رہنے کی ضرورت کے سبب دُنیا بھر میں پہچانے جاتے تھے۔

کیا آپ خوش خبری پر ایمان رکھتے ہیں؟

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ خدا بھلا ہے، اِس لئے اگر ہم اچھی زِندگیاں بسر کریں تو وہ ہمیں قبول کرلے گا۔ لیکن یہ خوش خبری نہیں، کیوں کہ ہم میں سے کوئی بھی خدا جتنا نیک نہیں۔ اگر ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیا جائے تو ہمیں وہی ملے گا جس کے ہم اپنی زندگیوں کے باعث حقیقی طور پر مستحق ہیں: یعنی اُس کی عدالت۔

اِس کتابچے میں، ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول خوش خبری کی وضاحت کرتے ہیں، جو ہم جیسے گنہگار لوگوں کے لئے خدا کی خوش خبری ہے۔ اگرچہ ہم کبھی بھی اپنے آپ کو اُس کی منصفانہ عدالت سے نجات نہیں دِلا سکتے، اِس لئے خدا ہمیں اپنے بیٹے، یسوع مسیح پر اِیمان لانے کی دعوت دیتا ہے، جو فقط اپنی راست باز زندگی، کفارہ دینے والی موت اور فتح مند قیامت کے ذریعے ہمیں نجات دے سکتا ہے۔

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول لیگونیئر منسٹریز کے بانی، سینٹ اینڈریوز چیپل، سانفورڈ، فلوریڈا میں منادی اور تعلیم کے پہلے خادم اور رِیفارمیشن بائبل کالج کے پہلے صدر تھے۔ وہ ایک سو سے زائد کتابوں کے مصنف تھے، جن میں ”دی ہولینس آف گاڈ“ بھی شامل ہے۔

لیگنیئر لائبریری

UCRT
URDU CENTER FOR REFORMED THEOLOGY
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی